حالات ومناقب الاولیاء سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب رحمتہ اللہ المسمیٰ

۱۴

تحفۃ الاولیاء

مؤلفہ

شمس العلماء قاضی مولوی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری
اعلیٰ مدرس علوم شرقیہ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

مترجم

میاں ظاہر شاہ قادری
ایم اے، منشی فاضل، مولوی فاضل، فاضل درس نظامی

مکتبہ غوثیہ مدین سوات
دار الاخلاص محلہ جنگی عقب قصہ خوانی پشاور شہر

ہدیہ ۲۵ روپے

Marfat.com

1 5786

حالات ومناقب الاولیاء سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب رحمۃ اللہ المسمٰی

5186

تحفۃ الاولیاء

مؤلفہ

شمس العلماء قاضی مولوی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری

اعلیٰ مدرس علوم شرقیہ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

مترجم

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے، منشی فاضل، مولوی فاضل، فاضل درس نظامی

ملنے کا پتہ: مکتبہ غوثیہ مدین سوات

ہدیہ ۲۵ روپے

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب	تحفۃ الاولیاء
مؤلف	میر احمد شاہ رضوانی
مناقب و حالات	سید اولیاء عبدالوہاب المعروف بہ اخوند پنجو باباؒ
صفحات	
مترجم	میاں ظاہر شاہ قادری
سائز کتاب	18 x 23
ناشر	مکتبہ غوثیہ مدین سوات
تعداد	ایک ہزار
سنہ اشاعت	1999ء
مقام اشاعت	مدین سوات
ہدیہ	25 روپے
کمپوزنگ	ایڈوانس کمپیوٹر سنٹر

8164

Marfat.com

فہرست مضامین

۱	ابتدایہ	۶
۲	اغاز اور سبب تالیف کتاب ہذا	۱۰
۳	حضرت اخوند پنجو بابا کے ابتدائی حالات	۱۳
۴	آپ کے سلسلہ طریقت اور شجرہ پیران عظام	۱۴
۵	حضرت کے بعض پیران عظام کا ذکر مخدوم خواجہ علاؤالدین احمد صابر	۱۷
۶	حالات شیخ عبد القدوس گنگوہی	۱۹
۷	حالات شیخ جلال الدین تھانیری کابلی بلکی	۱۹
۸	حالات شیخ ابوالفتح کماچی	۲۰
۹	اخوند پنجو کی ولادت اور گجو خان کو خواب میں بشارت	۲۲
۱۰	حضرت اخوند پنجو کی ہجرت علاقہ یوسف زی کی طرف	۲۵
۱۱	چوہا گجر میں سکونت اختیار کرنا اور آپ سے کرامات کا ظہور	۲۶
۱۲	اکبر پورہ میں تشریف آوری	۲۸
۱۳	احوال پیر تاریک جو کہ پیر سرمست اباحتی کا پیر تھا	۳۱
۱۴	حالات سرمست پیر تاریک افغانان داؤدزئی	۳۱
۱۵	اکبر پورہ میں تعلیم و تدریس و لقب اخوند پنجو	۳۲
۱۶	میر ابوالفتح قنباچی کا اکبر پورہ میں آنا	۳۳
۱۷	اخوند صاحب کا اڑتالیس سال ریاضت کرنا	۳۴
۱۸	حضرات صابریہ کا طریق شغل و ریاضت	۳۴
۱۹	شیخ میاں علی صاحب اخواند صاحب کی خدمت میں	۳۵
۲۰	ہندو لوگوں کے آپ کے چہرہ کے دیدار سے مشرف بہ اسلام ہونا	۳۸

Marfat.com

۲۱	عشق کی حرارت کا غالب ہونا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا	۳۹
۲۲	پشاور کے علماء کا امتحان اور مباحثہ	۴۰
۲۳	غرق شدہ جہاز سے اپنے مرید کو نکالنا	۴۱
۲۴	واقعہ قاضی صاحب شاہ کا	۴۳
۲۵	واقعہ مبارک شاہ	۴۳
۲۶	ایک مردود مرید کا ہندوستان سے آنا اور اس کے حق میں دعا کرنا	۴۴
۲۷	شہزادہ مجذوب موضع ترخہ	۴۶
۲۸	حالات دریا خان بابا چمکنی کو آپ کی توجہ	۴۷
۲۹	بعض اسرارات کہ حضرت نے حاجی دریا خان کو بیان کیے	۴۸
۳۰	لنگر مزار حضرت اخوند پنجو صاحب کے بیان میں	۴۹
۳۱	نذور و شکرانے و جاگیر	۵۱
۳۲	آپ کے بعض خلفاء۔ شیخ میاں علی خان بابا	۵۳
۳۳	شیخ عبدالغفور عباسی المعروف بوڈا بابا کا تذکرہ	۵۵
۳۴	شیخ رحم کار المعروف کا کا صاحب	۵۷
۳۵	اخوند سالار کابل گرام کوہستان	۵۹
۳۶	اخوند سالاک غازی اکبر پورہ جہاد کافروں کے ساتھ تک	۶۰
۳۷	حالات مستانہ فقیر چنبل بیگ خٹک خیر آبادی	۶۲
۳۸	جلال الدین اکبر حضرت اخوند پنجو کی خدمت میں	۶۵
	ذکر مدینۃ الالیاء اکبر پورہ	۶۹
۳۹	حضرت اخوند درویزہؒ کا اکبر پورہ میں تشریف لانا	۷۲
۴۰	بعض مریدین حضرت اخوند پنجو	۷۳
۴۱	وفات حضرت پنجو صاحب	۷۴

Marfat.com

۴	ذکر اولاد امجاد	۷۵
۴۴	ذکر حضرات اخوند خیلان	۷۵
۴۴	تعمیر مزار حضرت اخوند پنجو صاحب کا	۷۶
۴	وہ حضرات جنہوں نے بعد وفات فیض پایا۔	۷۷
۴	احوال میاں صاحب گجر	
۴۷	قاضی حافظ میر عبداللہ اکبر پورہ ________	۷۹
۴۸	قاضی میر شرف الدین اکبر پورہ	۸۵
۴	صاحبزادہ صاحب قادرگی اکبر پورہ	۸۵
		۸۷
۵۰	مولانا ملا محمد غفران اکبر پورہ ________	۹۰
	بیان وکمال اور ولدیت	
۵	ملا صاحب بونیر ____________	۹۲
۵۲	برات غیبی کا ذکر کہ آپ کے روضہ سے عطاء ہوئی	۹۲
۵۳	تتمہ کرامات اولیاء اللہ کے بارے میں	۹۶
۵۴	بیان ولی اور ولایت	۹۸

Marfat.com

سلطان الاولیاء حضرت شیخ اخون پنجوؒ

از

میاں طاہر شاہ مدین سوات

سلطان الاولیاء حضرت اخون پنجو رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے ایک نامور بزرگ ہو گزرے ہیں ۔ آپ سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔ چونکہ اولیاء کرام رحمہ اللہ حضور انور ﷺ کے سچے وارث ہیں دین محمدی کے لئے سیرابی ان نفوس قدسیہ نے سرانجام دیئے ہیں حضور انور ﷺ سے فیوض و برکات حاصل کر کے دنیا کے گوشے گوشے میں علم عرفان اور ایمان کے انوار سے لوگوں کے دلوں کو روشن کئے حضرت اخون پنجو بابا بھی ان میں سے ایک ہیں مختلف مولفین نے آپ کے حق میں کچھ نہ کچھ اظہار خیال فرمائے ہیں ان میں سے ایک صاحب تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ہے اس تذکرے کا مولف حضرت العلامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ ہیں آپ اپنی اس تالف میں حضرت اخون پنجو باباؒ کے متعلق لکھتے ہیں آپ کا نام نامی واسم گرامی سید عبدالوہاب ہے اور والد کا نام سید غازی بابا ہے آپ اخون پنجو بابا کے نام سے مشہور ہیں آپ کو کتب تاریخ وسیر میں شیخ پنجو سنبھلی لکھتے ہیں نیز آپ بھی اپنی نسبت سنبھل سے کرتے آپ کے جو بزرگوار وہاں سے ہی آئے تھے اس لئے آئین اکبری میں شیخ ابو الفضل نے آپ کو شیخ پنجو سنبھلی لکھا ہے (تذکرہ نمبر 14 علماء و مشائخ) آگے مزید لکھتے ہیں '' آپ کے بزرگوار عرب سے آ کر ہندوستان میں بمقام سنبھل آباد ہوئے جب سلطنت لودھیہ کو زوال ہوا تو آپ کے والد محترم جناب سید غازی بابا صاحب براستہ چھچھ ہزارہ ہوتے ہوئے علاقہ یوسف زئی میں بمقام ترکئی قیام کیا ۔ جناب سید غازی بابا صاحب نہایت ہی پرہیز گار اور زاہد تھے مذکورہ گاؤں میں قناعت

Marfat.com

اور عزت کے ساتھ وقت بسر کرتے جناب صالح محمد صاحب المعروف دیوانہ بابا کی خالہ سے شادی کی اور اکبر بادشاہ کے زمانہ میں پشاور شہر میں آ کر سکونت پذیر ہوئے اور یہی آپ کا انتقال ہوا آپ کا مزار قلعہ بالا حصار کے نیچے وائرلیس گراونڈ میں درختوں کے گھنی چاؤں میں موجود ہے 945ھ میں جناب سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخون پنجو بابا موضع اکائے علاقہ یوسف زئی میں پیدا ہوئے آپ علم لدنی رکھتے تھے مگر بھی ظاہر علوم سے فراغت حاصل کی۔ (تذکرہ نمبر 17 ومشائخ)

حضرت عبدالروف نوشهروی نے بحر الانوار کتاب بزرگان دین کے متعلق تحریر کی ہے اس کتاب میں ایک پورا باب حضرت اخون پنجو باباؒ کے متعلق ہے اس کتاب میں حضرت اخون پنجو بابا کے متعلق لکھتے ہیں ''بابر کے زمانہ میں آپ کے والد ماجد حضرت غازی باباؒ براستہ ہزارہ یوسف زئی کی طرف تشریف لائے قصبہ یار حسین کے قریب ترکئی نامی گاؤں میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں آپ 945ھ میں حضرت میر ابو الفتح جو حضرت جلال الدین تھانیسری کا خلیفہ تھا اکبر پورہ میں تشریف لائے تو آپ نے اس سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور پھر عبادت میں مزید ریاضت کر کے دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت میں مشغول ہو جاتا سونا جب آگ سے نکلتا ہے تو صاف ہو جاتا ہے تو اس وقت آپ کی بزرگی کی شہرت پھیل گئی۔'' (بحر الانوار ص 205) مفتی غلام سرور صاحب خزینۃ الاصفیاء میں آپ کے متعلق تحریر کرتے ہیں '' طریقہ اہل چشت سائی وسرگرم وطریقہ ایں عین طریقہ مولانا درویزہ پشاوری بود ومخزن الاسلام را نہایت دوست داشتی ومرد مانرا بہ تعلیم علم رغبت دادی۔ اگرچہ تکلم بزبان افغانی نمودی اما اشعار فارسی گفتی۔'' (خزینۃ الاصفیاء ج 1 ص 480) ترجمہ: آپ کا طریقہ سلسلہ چشتیہ تھا اور آپ نے اس میں بہت کوشش کی اور سرگرمی دکھائی اور آپ کا سلسلہ وطرز حضرت اخون درویزہ بابا کی طرح تھا اور آپ کی کتاب مخزن الاسلام کو زیادہ

Marfat.com

دوست رکھتا اور لوگوں کو علم کی طرف تعلیم کی رغبت دیتے تھے اگرچہ آپ پشتو زبان میں بات چیت کرتے تھے لیکن فارسی میں بھی اشعار کہتے۔ حضرت عبدالحلیم اثر افغانی نے روحانی رابطہ نامی کتاب اولیاء کرام کی سیرتوں کے متعلق لکھی ہے اس میں بہت سے اولیاء کرام کے تذکرے موجود ہے اس کتاب میں پورا باب حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب المعروف اخون پنجو بابا کے متعلق ہے۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں '' حضرت مولانا شیخ قدوۃ العلماء والعارفین عبدالوہاب المعروف بہ اخون پنجو بابا رحمتہ اللہ علیہ پشاور روادی کے اکبر پورہ نامی قصبہ میں ایک مشہور عالم اور روحانی شخصیت گزر چکا ہے جو شمال مغربی پاکستان کے اولیاء کرام میں آپ کو بڑا اونچا مقام حاصل ہے (روحانی رابطہ ص 462) ایک چھوٹی سی کتاب بنام تذکرہ غوث الزمان جناب السید عبدالوہاب المعروف بہ اخوند پنجو صاحب حال ہی میں چھپ چکی ہے اس کا مرتب کنندہ صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب ہے جو موضع گڑیالہ مردان کا باشندہ ہے۔ کتاب تو چھوٹی ہے لیکن اس نیک فالی میں بھی وہ شامل ہوئے اور ایک بزرگ ہستی سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں '' اکبر پورہ کے ایک فصیح اللسانی شاعر ابوسعید عرف خاکی نے صرف سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب کے حالات فارسی اشعار کے طرز پر لکھ کر علیحدہ کتاب کی شکل میں پیش کی میاں صاحب (صاحبزادہ محمد حنیف نے 1198 ھ میں اخوند پنجو صاحب کی وفات کے ایک سو چھپن سال بعد پشتو ابیات میں ترجمہ کر کے پیش کیا تاکہ باباجی کی اولاد اور معتقدین اس سے استفادہ کر سکیں۔ (تذکرہ غوث الزمان اخوند پنجو بابا)

ان مناقب میں سے ایک کتاب تحفتہ الاولیاء بھی ہے اس کتاب کو شمس العلماء حضرت میر احمد شاہ المعروف بہ رضوانی نے تالیف کی ہے اس کتاب میں حضرت اخون پنجو بابا کے مناقب و حالات درج ہیں فقیر نے 1998ء میں اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کر کے عوام کے

Marfat.com

استفادہ کے لئے پیش خدمت کیا یہ معمولی سی کاوش کو فقیر حضرت اخون پنجو بابا کی روحانی توجہ کے لئے پیش کرتا ہے اور قبولیت کا بھی امیدوار ہے فقیر نے ایک کتاب بنام اخون درویزہ باباؒ تالیف کی ہے جو تقریبا پانچ سو پچاس صفحات پر مشتمل ہیں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے تذکرہ الابرار میں آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت مولانا عبدالرحیم مانکراوی اور حضرت مولانا عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کو اچھے الفاظ سے یاد کئے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد حسن صاحب رامپوری نے آئینہ تصوف میں حضرت مولانا سید عبدالوہاب کی بیعت حضرت اخون درویزہ باباؒ سے نقل کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں'' مولانا عبدالوہاب 11 ذی القعدہ بروز دوشنبہ 997ھ میں مقام قلعہ تمن پشاور شہر میں حضرت اخون درویزہ باباؒ سے سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کی پھر آپ سے اخوند سالاکؒ نے بیعت کی پھر اس سے شیخ اخوند اللہ داد چشتی سہروردی جس کا مزار الہ ڈھنڈ ملاکنڈ میں ہے پھر اس سے شیخ اخوند محمد صدیق پھلواڑی کو بیعت دی پھر اس سے حافظ عبدالمقتدر المعروف بہ حافظ الپوری کو پہنچی اس لئے آپ نے اپنی دیوانی میں حضرت اخون درویزہ بابا کی منقبت لکھی ہے۔

حضرت شمس العلماء قاضی مولوی میر احمد شاہ رضوانی نے کتاب تحفتہ اولیاء فارسی زبان میں تالیف کی اور 1321ھ میں م مفید عام پریس لاہور سے طبع فرما کر شائع کر کے اجر دارین سے نوازے گئے۔ اس کتاب کو عام فہم زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کے اس دیرینہ خواہش کو پورا کیا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ○

میاں ظاہر شاہ قادری مدین سوات حالاً پشاور شہر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے حمد و ثناء کے بعد اور رسول مقبول ﷺ کی نعت کے بعد یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو مناقب و حالات قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین مادر زاد ولی فخر الابدال اور اوتاد سید التارکین اور سلطان العاشقین آفتاب خراسان اور خضر ظلمات ہندوستان طائر بلند پرواز عالم ملکوت اور شہباز اوج لاہوت قطب دوران غوث زمان سیدنا و مخدومنا و مطاع بحر و بر حضرت اخون پنجو صاحب اکبر پورہ پشاور پر مشتمل ہے

کہ یہ قدیمی خادم اور نیاز مند میر احمد شاہ رضوانی عفی اللہ عنہ نے تبرکاً وتیمناً اس ترتیب کا بیڑا اٹھانے کا عزم کیا اور اس امید پر کہ آنحضرت کی روح سے فتح حاصل ہو جائے اور اس رسالہ کو تحفۃ الاولیاء کے نام سے موسوم کیا اپنے لئے سعادت کے حصول کا وسیلہ بنایا اور حضور کے وسیلہ سے اور بطفیل صاحب لولاک سے مجھے صحیح فکر اور حسن ارادت ومحبت اولیاء و اصفیاء میری نصیب فرمادیں۔

ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے دوستی اور ولایت سے نوازے ہیں اور ان کو عظیم شان بخشا ہے اور عالم کے متصرف بنائے ہیں کہ وہ مقبول درگاہ اور مستجاب الدعوات ہوتے ہیں اور ان کو قسم قسم خوارق اور کرامات سے مخصوص کئے ہیں چنانچہ وہ ہوا میں اڑتے ہیں اور پہاڑ کو دعا سے دوسری جگہ ہٹا سکتے ہیں کیونکہ حضور علیہ اصلوۃ والسلام کا قول ہے اگر تم نے اللہ کی معرفت حاصل کی جو ان کی شان ہے تو تم دریاؤں پر چلو گے اور تمہاری دعا سے پہاڑ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جائیں گے اور ان حضرات کی نگاہ کرم اکسیر ہے کہ سیاہ خاک کو زر بناتے ہیں اور ان کی صحبت آب حیات ہے کہ مرے ہوئے دلوں کو زندہ کرتے ہیں۔

آنا نکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

Marfat.com

آیا برد که گوشه چشمه بما کنند

سبب تالیف کتاب ہذا۔

۱۳۰۴ ھ میں اجمیر شریف میں حضرت سلطان الھند شیخ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز کے قرب و جوار میں معتکف تھا اور میں نے اس سال آنحضرت کے مناقب میں ایک کتاب لکھی تھی بڑے ذوق وشوق سے بہت سی قصائد غراعربی و فارسی کے اس کتاب میں درج کئے تھے ایک رات میں نے حضرت اخوند پنجو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوخواب میں دیکھا کہ مزار مبارک کے صحن میں تین آدمیوں سمیت حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب میں ان کے قریب پہنچا تو میری طرف متوجہ ہوئے بڑی مہربانی سے پشتو زبان میں مجھ سے پوچھا کہ تم وہی مولوی ہو جو خواجہ صاحب کے مناقب لکھے ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں جناب! آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا یعنی بہت خوب پھر میں نے عرض کیا کہ بندے کا گھر اکبر پورہ میں ہے اگر اجازت ہو میرے قبلہ گاہ قاضی صاحبزادہ اس کتاب کو کتب خانہ سے نکال کر آپ کی خدمت میں پیش کریں اس گفتگو میں اچانک آواز آئی کہ لنگر تقسیم ہو رہی ہے وہ اٹھے اور اس طرف تشریف لے گئے ان کے ساتھیوں سے میں نے پوچھا کہ یہ جناب کون تھے اس نے کہا کہ یہ حضرت اخوند پنجو صاحب ہیں جب میں بیدار ہوا تو میں نے تعجب کیا کہ ان کا خواجہ صاحب کے ساتھ کیا نسبت ہے تو میں نے اپنے قبلہ گاہ مولانا ملا محمد غفران اخوند زادہ کو یہ حقیقت لکھ کر روانہ کیا اس نے جواب دیا کہ اخوند پنجو صاحب گیارہواں واسطہ سے خواجہ بزرگوار کے مرید ہیں اس دریافت سے مجھے پتہ چلا کہ اس فعل سے مجھ سے وہ خوش ہوا ہے مناقب کی طرف توجہ کا خیال ہے دوسری بات یہ ہے کہ خاص و عام میں یہ مشہور ہے کہ خواجہ صاحب اگر کسی پر مہربان ہو جائے تو اس کو

Marfat.com

چھٹا یعنی برات غیبی عنایت کرنا ہے کہ اس سے افلاس تنگی دور ہو جاتی ہے میں نے بھی اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر ایک برات غیبی مجھے عنایت ہو جائے تو اس کتاب مناقب کی یہ تصدیق ہوگی اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں تو اس برات غیبی کو مجھے اس کے مرید کے مزار اخوند پنجو رحمۃ اللہ علیہ سے خواب میں عطاء ہوا اور اب تک یعنی پندرہ سال سے ماہ بماہ اوصول ہو جاتے ہیں درخواست کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم کیا شکرانہ دو گے تو میں نے عرض کیا کہ جو طاقت کے موافق مل جائے لہذا میں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر فرصت ملے تو حضرت اخوند پنجو رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب لکھو اور اس توجہات کے شکرانہ کیسے یادگار ہوگا اگرچہ اخوند سالاک صاحب کابل گرام بنیر اور شیخ عبدالغفور صاحب چہل گزی اور میاں علی صاحب مورث شیخان اکبر پورہ اپنے فرزند شیخ عبدالرحیم کے وساطت سے آنحضرت کے مناقب کو فارسی نثر میں لکھے تھے اس کے بعد 1198ھ میں خالی نامی شاعر اکبر پورہ نے شیخ ابوسعید صاحب ابن شیخ عبدالرحیم کے زبان سے ان حالات کو فصیح نظم سے لکھ دیا اور پھر اس کے بعد میاں بادشاہ نے اس کتاب خالی کو پشتو زبان میں ترجمہ کیا جو کہ بعض لوگوں کے ساتھ موجود ہے لیکن یہ تین کتابیں جو پہلے ذکر کیے گئے بالکل نایاب ہیں اور چوتھی کتاب مالکان بخل کی وجہ سے کوئی بھی اس سے مستفید نہیں ہوتی ہے اور کافی حالات ایسی ہیں جو اسمیں درج نہیں اور بعض مطالب اس کے مشکوک معلوم ہوتے ہیں اس وجہ سے میں نے چاہا کہ عوام کے افادہ کے لئے ان خصوصیات پر مشتمل ایک کتاب لکھو اور شائع کردو چنانچہ اس معاملہ میں میں نے بہت تحقیق اور تفتیش کی اور صحیح حالات کو میں نے اکٹھا کیا اس لئے میں نے بہت سی کتابیں بزرگان دین کی جو ان کے قرب وجوار میں تھے خصوصاً والد ماجد مخدومی ملا محمد غفران اخونزادہ صاحب اور محبی مخلصی صاحبزادہ میاں فضل قادر صاحب اخوند خیل ترنگزئی کے کہ ان کے ساتھ بہت سی معلومات تمام خاندان اخوند خیالان کی ہیں ان سے اس معاملہ میں

Marfat.com

استفادہ کیا اور جو میں نے دکھایا از مایا حضرت شیخ المشائخ قطب الوقت اور زمانے کے غوث جناب شیک عبدالغفور صاحب المعروف صاحب سوات کے جو میں نے بالمشافہ ان سے اخوند پنجو باباؒ کے متعلق سن چکے تھے ان حالات ومناقب کو جمع کر کے قارئین کرام کے لئے پیش کیا شاید کہ صاحب دل لوگ اس کو دیکھے اور اس سے محظوظ ہو جائے اور نیک دعاؤں میں یاد کریں اور محبت صالحین پہلے سے میرے دل میں چھپا ہوا ہے البتہ اگر چہ میں ان میں سے نہیں ہوں۔

احب الصالحین ولست منهم

لعل الله یرزقنی فلاحاً

میں نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہوں اور اگر چہ ان سے نہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی نصیب فرمادیں گے۔

حضرت اخوند پنجو باباؒ کے ابتدائی حالات

آپ کا اسم مبارک آنخضرت عبدالوہاب ہے آپ حضرت سید غازی بابا نوسلجامی کے صاحبزادہ ہیں جو کہ سادات حسینی سے تعلق رکھتے ہیں اور عربستان سے ہندوستان تشریف لائے ہیں آپ علاقہ یوسف زئی پشاور میں پیدا ہوئے آپ مادرزاد ولی تھے آپ کی پیدائش کے دن نیک بختی کے اثار اور ولایت اور اقسام کرامات آپ سے نمودار ہوئے اور روز بروز لوگوں کی توجہ اور رجوع آپ سے زیادہ ہوئی۔ آپ ابتداء میں مجذوب الحال تھے اور لوگوں سے چھپ جاتے اور اکثر اوقات دور دور آبادی سے رہتے تھے اور ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول اور مستغرق ہوتے لیکن لوگ آپ کے تلاش رہتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرانے میں وسیلہ بناتے اور جب آپ کے پاس

Marfat.com

آتے تو گائے اور بھینس بطور شکرانہ پیش کرتے تاکہ ان کے مال مویشی زیادہ ہو جائے اور دودھ اور گھی کے دریا میں غوطہ لگائے پھر وہ شہر اور آبادی کی طرف رخ کرتے سید غازی بابا موضع چوہا گجر جو پشاور کے گردنواح میں ہے تشریف لائے اور یہاں اپنے لئے گھر بنایا اور یہاں مقیم ہوئے ان کو سبق کے لئے دارالعلوم کو بھیجا آپ علم لدنی تو رکھتے تھے لیکن علوم ظاہری سے بھی بہرور ہوئے بمصداق العلماء ورثۃ الانبیاء کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور اس آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ کہ علماء اللہ سے ڈرتے ہیں کا مظہر ہوئے اور تمام سال علوم حقانی کے تدریس اور تکمیل علوم کے لئے بسر کئے اور تین سو علماء نے جو مشاہیر وقت تھے علوم ظاہری میں آپ سے دستار فضیلت باندھی اس اثناء میں میرا ابوالفتح کنباچی جو کہ شیخ جلال الدین تھانسیری کے خلفاء میں سے تھے ہندوستان سے آپ کی تلاش میں پشاور آئے اور بمقام اکبر پورہ میں آپ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں مرید کیا جو امانت بزرگوں سے آپ کو ملے تھے آپ کے سپرد کئے اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز کیا اور اللہ تعالیٰ سے معرفت میں واصل کیا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں بے شک وہ اللہ تعالیٰ سے بعت کرتے ہیں آپ پر ذوق وشوق کا غلبہ ہوا اور ایک مدت تک مجاہدہ اور مشاہدہ میں لگائے اور شریعت اور طریقت و حقیقت استغراق اور محویت میں پہنچے اور اڑتالیس سال غوثیت میں رہے۔

جو کوئی آپ کا ذکر سنتا ہے وہ مرغ کی طرح تڑپتا ہے اور ہندو آپ کا چہرہ دیکھتے فوراً مسلمان ہوتے اور کئی سو طالبان حق کو ابدال واوتاد کے درجہ کو پہنچایا چنانچہ مشاہیر اولیاء افغانستان اخوند سالاک صاحب کا بلگرامی اور شیخ رحم کار صاحب خشک اور شیخ عبدالغفور عباسی اور میاں علی خان شیر پادی اور پیر بدلی اور اخوند موسیٰ صاحب بٹ کوٹ وغیرہ تمام آپ کے خلفاء اور مرید ہیں اور کئی ہزار لوگ آپ کی روحانیت سے فیضیاب ہو گئے مثلاً شیخ یحییٰ صاحب گجر گھڑی اور اخوند

Marfat.com

صاحب اتمانزئی اور شیخ معین میاں صاحب ذکری اور مانیری کے اخوند صاحب وامثالھم۔ آپ کے تصرفات اور تاثیرات آج تک اس حد تک ہیں کہ بیان نہیں کیا جا سکتا مگر ہر آدمی نے عقیدت کے اندازہ کے مطابق دیکھا ہے اور آزمایا ہے اور میں اللہ تعالیٰ پر قسم کھاتا ہوں وانه لقسم لو تعلمون عظیم اور بے شک وہ بڑے قسم سے ہے اگر تم جانتے ہو اور مجھے ان کے برات غیبی سے عطاء کیا گیا اور آج تک یعنی پندرہ سال تک مجھے ماہ بماہ ملتا رہتا ہے اور ایک رات مجھے چاندی کے گھوڑے پر سوار کیا صبح دشمن پر میں نے فتح حاصل کی اور مجھے خواب میں بڑے اونچے مینار پر کھڑا کیا اور زرین دستار میرے سر پر باندھا صبح بادشاہ وقت کی طرف سے مجھے شمس العلماء کا خطاب اور خلعت فاخرہ عطا کیا گیا اور اعلیٰ ترین توجہات ان کے یہ ہیں کہ اس ناچیز کو اپنے دیدار سے خود مشرف فرمایا اور افتخار ہم کلامی اور مخاطبہ کے شرف سے نوازا۔ شاہان چہ عجب گر بنوازد گدارا۔

اور بزرگان دین کے دیدار اور ان کے ساتھ بات چیت ایسی نعمت ہے کہ اس کے برابر کوئی نعمت نہیں۔ فالحمد لله علی نعمائه والشکر علی آلہ.

روئے زمین به طلعت ایشان منور است
چون آسمان به زهره و خورشید و مشتری

دامن مکش ز صحبت ایشان که در بهشت
دامن کشان سندیس خضر ند و عبقری

زمین ان کے طلوع سے منور ہے جس طرح آسمان زہرہ وخورشید ومشتری سے منور ہے۔ ان کی صحبت سے دامن کو مت کھینچو کہ بہشت

Marfat.com

میں دامن کو سندس اور عبقری سے کھینچنے والے ہیں۔

آپ کے سلسلہ طریقت اور شجرہ پیران عظام۔

حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب المعروف بہ اخوند پنجو صاحب اکبر پورہ پشاور مرید حضرت میر ابوالفتح کنباچی (قنباچی) ہے اور وہ مرید حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ ہے اور وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ہے اور وہ شیخ محمد صاحب کا مرید اور فرزند ہے اور وہ مرید و فرزند شیخ عارف صاحب کا ہے اور وہ مرید شیخ مخدوم احمد عبدالخالق صاحب رودلوی کا ہے اور وہ مرید شیخ جلال الدین محمود کبیر پانی پتی کا ہے اور وہ مرید شیخ شمس الدین ترک پانی پتی کا ہے اور وہ مرید شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیر (کہ سلسلہ صابریہ مقابلہ نظامیہ ان کی طرف منسوب ہے) کا ہے اور وہ مرید حضرت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج پاک پٹن شریف کا ہے اور وہ مرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کا ہے اور وہ مرید خواجہ بزرگوار شیخ المشائخ سلطان الھند خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری المعروف خواجہ صاحب اجمیر شریف کا ہے جو سرگروہ مشائخ چشتیہ ہندوستان ہے اور صاحب برات غیبی ہے اور وہ مرید خواجہ عثمان ہارونی کا ہے (ہارون صحیح روایت کے ساتھ نیشاپور کے مضافات میں ایک قصبہ ہے) اور وہ مرید خواجہ شریف زندنی کا ہے اور وہ مرید حضرت شیخ مودود کا ہے اور وہ مرید خواجہ ناصرالدین ابو یوسف کا ہے اور وہ مرید خواجہ ابومحمد کا ہے اور وہ مرید خواجہ احمد کا ہے اور وہ مرید خواجہ ابواسحق شامی کا ہے اور وہ مرید خواجہ ممتاز علو دینوری کا ہے اور وہ مرید خواجہ ہبیرہ بصری کا ہے اور وہ مرید خواجہ حذیفہ مرعشی کا ہے اور وہ مرید سلطان ابراہیم ادہم بلخی کا ہے اور وہ مرید خواجہ فضل بن عیاض کا ہے اور وہ مرید خواجہ عبدالواحد کا ہے اور وہ مرید حضرت خواجہ امام حسن بصری کا ہے اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور وہ مرید حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

حضرت کے بعض پیران عظام کا ذکر

حالات مخدوم خواجہ علاء الدین علی احمد صابر کلیر شریف بانی سلسلہ چشتیہ صابریہ۔

آپ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج کے داماد اور بہن کا صاحبزادہ ہے اور آپ کا خلیفہ بھی ہے آپ عارف کامل اور صاحب ارشاد و جامع سیادت ونجابت وشریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت اور صاحب شوق وذوق ووجد وسماع وخوارق وکرامات تھے اور فقر میں آپ مقامات عالیہ رکھتے تھے اور آپ کی طبیعت میں شان جلال زیادہ تھا اور آپ نے صابر خطاب اپنے پیر ومرشد سے پایا۔ آپ نے بارہ سال باورچی خانہ کی خدمت سرانجام دیا مگر خود بغیر اجازت کے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا اور درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے جب یہ حال آپ کے پیر ومرشد پر ظاہر ہوا صابر خطاب سے سرفراز فرمایا اور دہلی کا قطب مقرر فرمایا آپ کے لئے فرمان لکھ دیا اور فرمایا کہ ہانسی کی طرف جاؤ اور اس پر مہر حضرت جمال ہانسوی لگاؤ اس لئے کہ دستور تھا کہ حضرت گنج شکر ہر خلیفہ جو خصوص خلافت سے سرفراز کرتے اس پر مہر حضرت جمال ہانسوی کے لئے بھیج دیتے جب آپ ہانسی تشریف لے گئے تو شام کی تاریکی تھی آپ نے شیخ جمال کو فرمایا کہ جلدی اس فرمان پر مہر لگادو تو اس نے فرمایا کہ اب چراغ گل ہوگیا ہے اور صبح کی روشنی میں مہر لگادونگا آپ نے بائیں ہاتھ کے انگلی پر پھونک مارا تو اس وقت انگلی شمع کی طرح روشن ہوئی تو فرمایا کہ اب تو روشنی ہے اس فرمان پر مہر لگادو خواجہ جمال اس حال پر جوش میں آیا اور فرمان کو پکڑا کر پھاڑ ڈالا۔ کہا کہ بابا دہلی اس آگ کی طاقت نہیں رکھتا تو حضرت صابر ناراض ہوگئے اس نے کہا کہ تم نے میرا یہ فرمان پھاڑ

Marfat.com

والا میں نے تمہارے فرقہ ولایت کو ٹکڑے کر دیا اس جگہ سے حضرت خواجہ گنج شکر کے پاس آئے اور اپنا حال سنایا تو آپ نے فرمایا کہ جمال کا پھاڑا ہوا فرید نہیں اکٹھا کر سکتا یعنی سی نہیں سکتا پھر کچھ مدت بعد فرمان ولایت لکھا ان کو کلیر ہندوستان کے رڑ کی شہر کلیر کو بھیجا اس وقت کلیر میں اتنی تعداد میں علماء وفضلاء اور مشائخ تھے کہ چہار سو چڈول یعنی تخت روان نماز جمعہ کے لئے لے آئے اور مخلوق کی ہجوم سے ان کو صف آخیر میں جگہ مل جاتا اور لوگوں کی توجہ ان کی طرف کم تھا آپ نے حضرت خواجہ گنج شکر کو لکھا کہ آپ نے مجھے ایسا ملک تعین کیا کہ کوئی بھی میرا قدر نہیں جانتا یہاں تک کہ جامع مسجد میں مجھے صف آخیر میں بھی جگہ نہیں مل سکتا اور میں حضرت کی اجازت کے بغیر ایک دم نہیں ہل سکتا تو حضرت بابا گنج شکر نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ ولایت اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کے تصرف میں ہے جس طرح آپ چاہے عمل کرے اس اجازت کے حاصل ہونے کے بعد وہ جب جمعہ کے دن جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور صف آخیر میں کھڑے ہو گئے نماز پڑھنے کے لئے تو آپ پر صفات جلالیہ نے غلبہ کیا اور مسجد کو نگاہ خشم سے دیکھا اور فرمایا کہ اے مسجد تمام لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو نے ابھی تک سجدہ نہیں کیا تمہیں سجدہ کرنا چاہئے تو اچانک مسجد بنیادوں سے اکڑ گئی اور زمین سے پیوست ہو گئی اور تمام لوگ ملبہ کے نیچے آ کر مر گئے جب یہ کرامت آپ سے ظاہر ہوئی تو شہر کے لوگ ڈر گئے اور آپ کی طرف رجوع کیا جب یہ خبر حضرت بابا فرید گنج شکر کو پہنچی آپ نے فرمایا کہ میں کیا کروں وہ ملک آپ کے تصرف میں ہے جو کچھ کرتا ہے اس کو اختیار ہے آپ کی وفات جلال الدین خلجی کے عہد میں سماع کی حالت میں واقع ہوئی آپ کی تاریخ وفات ۶۹۰ ھ لکھا گیا ہے اور آپ کا مرقد منور کلیر شریف میں ہے اور اب پیران کلیہ سے شہرت رکھتا ہے۔

Marfat.com

حالات شیخ عبدالقدوس گنگوہی۔

آپ کا اگرچہ بظاہر بیعت وسلسلہ ارادت حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا لیکن نسبت وسلسلہ باطنی شان شیخ احمد عبدالحق کے ساتھ مربوط تھا یعنی آپ کی روحانیات سے فیضاب ہوا اور کمال کو پہنچا آپ نے خود اپنی کتاب انوارالعیون میں لکھا ہے کہ خواجہ احمد کو کمال حد تک تصرف ہے کہ آپ نے پچاس سال اپنی وفات کے بعد مجھے فیض روحانیت کے تکمیل تک پہنچایا اول آپ کا سکونت موضع شاہ آباد مضافات دہلی تھا اور 932ھ میں جب بابر ہندوستان پر مسلط ہوا تو پشتون کے زیادہ سکونت کی وجہ سے اس گاؤں کو ویران کیا اس وقت آپ کا قصبہ گنگوہ جو سہانپور کے مضافات میں تھا تشریف لے آئے آپ کی وفات ۹۴۵ھ میں ہوا۔

حالات شیخ جلال الدین تھانسیری کابلی بلخیؒ۔

آپ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے اعظم خلفاء میں سے تھے آپ تو اصل میں بلخ کے تھے تحصیل علوم کے بعد تدریس میں مشغول ہوئے اور فتوے دے رہے تھے تھانسیری میں رہ گئے آپ چونکہ متشرع تھے اور شیخ عبدالقدوس جب وجد میں آتے اور رقص کرتے تو آپ اس کو نفرت سے دیکھتے ایک دن تھانسیر کے مقام پر آپ کی نظر حضرت شیخ عبدالقدوس پر پڑی آپ سے بیعت کی اور کمال کو پہنچے اور آپ کے

Marfat.com

استغراق اس حد تک تھے کہ برائے ادا کرنے نماز میں جب مریدان حق حق کہتے اور نعرے لگاتے تو اس وقت سکر سے صحو کو لے آتے۔ ۹۸۰ھ میں جب جلال الدین اکبر بادشاہ مرزا محمد حلیم کے فساد دفع کرنے کے لئے اپنے بھائی کو صوبہ پنجاب میں روانہ کیا اور تھانسیر کے مقام پر پہنچے آپ کے حجرہ پر آئے ملازمت حاصل کی آپ کی وفات ۹۸۹ھ میں ہوئی آپ کے مرقد منور تھانسیر میں ہے۔

حالات شیخ ابوالفتح کماچیؒ:۔

آپ سادات سے تعلق رکھتے تھے اور طریقت کی وجہ سے شیخ کے نام سے شہرت پائی اور اس سبب سے بعض کتب میں آپ کو میر اور بعض نے شیخ لکھا ہے اور کماچی لقب دوست کی وجہ سے ملا روٹی کے رکھنے کو کماچہ کہا جاتا ہے اور وہ ایک مشہور قسم ہے کہ زنان زغال پر پکاتے ہیں اور یہ لقب کاکی کی طرح جو شیخ قطب الدین بختیار کاکی کو دیا گیا ہے کہ وہ کاک (جو ایک قسم ہے کہ عورتیں روٹی کو خشک کرتی ہیں مثل بسکٹ جو تر کان کھاتے ہیں) بہت زیادہ پسند کرتا تھا زبان کے تحریف سے کماچی کو قنباچی یا کنباچی کے نام سے مشہور ہوا اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ کنباچی ایک گاؤں ہے ملتان کے مضافات میں یہ بات بالکل لغو ہے شیخ ابوالفتح کہ بعض کتابوں نے غلطی سے آپ کو عبدالفتاح لکھا ہے اندری کے مقام جو شہر شامور جو صوبہ بہار کے حاکم ہندوستان میں سکونت رکھتے تھے اور اپنے وقت کے مشہور فضلاء میں سے تھے اور آپ نے کچھ کتابیں تصنیف کئے ہیں چنانچہ من جملہ تصانیف میں سے کتاب سبع سماء ہے کہ قدیمی کتب خانہ لاہور میں بندہ کی نظر سے یہ کتاب گزری ہے آپ اولیاء کاملین میں سے تھے اور آپ نے شیخ جلال الدین تھانسیری سے طریقت لی آپ ہمیشہ استغراق میں رہتے تھے اور لوگوں سے پوشیدہ رہتے تھے اور جوش کو ضبط کر لیتا اور کسی پر ظاہر نہ کر لیتا اور ہمیشہ جگہ جگہ منتقل ہوتے رہتے

Marfat.com

تا کہ کوئی آپ کے حال سے واقف نہ ہو جائے اور یہی سبب تھا کہ آپ نے زیادہ لوگوں کو مرید نہیں بنایا تھا کہا جاتا ہے کہ آپ کو حضور انور ﷺ کی طرف سے روحانی اشارہ ہوا تھا کہ آپ حضرت اخوند عبدالوہاب کی تلاش میں پشاور تشریف لے آئے اور آپ کو مرید کیا اور جو امانت بزرگوں سے بطور امانت آپ کو ملے تھے آپ نے اس کے سپرد کئے اور خزانوں کے دروازے آپ کے دل پر کھول دیئے اور آپ کو واصلین اور کاملین تک پہنچایا اور خود واپس تشریف لے گئے چونکہ حضرت شیخ جلال الدین تھانسیری نے اپنی زندگی میں تمام مریدوں اور خلفاء اور مشائخ کو خواجہ نظام الدین بن شیخ عبدالشکور تھانسیری بلخی کے سپرد کئے تھے وہ اس کے بھائی کا صاحبزادہ اور داماد اور خلفہ و جانشین اور آپ کے صاحب سجادہ اور ہند کے اعظم اولیاء میں سے تھے اور صاحب تصرفات ظاہری و باطنی اور کمالات صوری و معنوی کے جامع تھے اگر چہ آپ نے استاد سے سبق نہیں پڑھا تھا لیکن جب علام الغیوب نے آپ کو علم لدنی عطاء کیا تھا بہت سی کتب جلیلہ مثل شرح المعات مکی اور شرح لمعات مدنی اور تفسیر ریاض القدس اور شرح سوانح امام غزالی اور رسالہ بلخی اور رسالہ اباحت سماع وغیرہ تصنیف کئے اور اس کے علاوہ علوم اسرار میں سے مثل کیمیا وزریمیا وسیمیا ولیمیا پر کافی عبور تھا اور غیب کے خزانے اور دفائن بے شک آپ کی ذات بابرکات پر منکشف ہوئے تھے جب آپ مسند ارشاد پر بیٹھ گئے تو آپ کی کرامات وکمالات کی شہرت تمام جہاں پر پھیل گیا اور شہزادہ سلیم آپ کا معتقد ہوا آپ نے اس کو بادشاہت کی بشارت دے دی لیکن اکبر بادشاہ کی وفات کے بعد ۱۰۱۴ھ جب جہانگیر تخت پر بیٹھے آپ کے بیٹے شہزادہ خسرو نے باپ کے مخالفت اور بغاوت اختیار کی اکبر آباد سے پنجاب کی طرف رخ کیا اور شیخ کی خدمت میں تھانسیر پہنچے تو دشمنوں نے جھوٹ بول کر کہ البتہ شیخ اس کے حق میں بادشاہی کی دعا کریں گے بادشاہ کو آپ سے بدگمان کیا اور جہانگیر نے حکم دیا کہ شیخ کو ہند کی مملکت سے نکال دو کہ وہ پھر واپس نہ آئے

Marfat.com

لہذا شیخ نے ہندوستان سے ہجرت کی اور حج کو بیت اللہ شریف چلے گئے پچھ مدت کے بعد حضور علیہ کے روحانی اشارہ سے بلخ تشریف لے گئے اور وہاں سکونت اختیار کی اور وہاں کے سات سو طالبان حق آپ کی تربیت سے کمال کو پہنچے اور امام قلی خان نامی بادشاہ آپ کے مرید ہو گئے الغرض کہ شیخ ابوالفتح کماچی نے اس سفر میں شیخ نظام الدین بلخی کے ساتھ رفاقت کی اور پھر آپ کے ہمراہ ترکستان میں رہ گئے اور وہاں واصل بحق ہوئے اور جو حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کا مرقد منور ملتان میں ہے تو یہ غلط فہمی ہے کیونکہ ملتان میں شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کا مزار ہے اور وہ مخدوم جہانیان کے پیرومرشد تھے وہ ۷۸۵ھ میں وفات پا گئے ہیں اور ان دو حضرات کے زمانہ میں دو سو سال سے زیادہ فرق ہے۔

اخوند پنجو کی ولادت اور کجو خان کو خواب میں بشارت اور آپ سے اظہار کرامات۔

سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں حضرت سلطان المشائخ معین الدین چشتی اجمیری تشریف لائے اور بسبب سلطنت اسلامیہ ترکیہ وافغان کے بزرگان سلاسل کی سو اور ہزار سالوں سے قبائل اور اقوام وشرفاء بلاد اسلامیہ عرب اور ترک وتاژک وافغان ہندوستان آئے تھے اور جگہ جگہ آباد ہو چکے تھے۔ حضرت اخوند پنجو بابا کے آباء بھی عربستان سے ہندوستان آئے اور شمالی علاقہ جات میں آپ پیدا ہوئے آپ کے قبلہ گاہ الموسوم سید غازی جو اہل صلاح وتقویٰ دار تھے لوئ یہ خاندان کے زوال ہندوستان سے نکلے اور ہزارہ کے راستہ

Marfat.com

سے یوسف زئی علاقہ میں پہنچے اور دیہات ترکئی میں جو یار حسین سے جنوب کی طرف واقع ہے یہ دیہات ڈھیری گجو خان کے نام سے مشہور تھا آپ نے وہاں اقامت اختیار کی جو کہ قناعت اور عزلت سے اوقات بسر کرتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ پیرہ ابق اور حضرت صالح محمد صاحب جو دیوانہ بابا کے نام سے مشہور ہے اور موضع شل بانڈی جو بونیر میں واقع ہے وہاں آپ دفن ہیں اور وہ اولیاء کرام اور مجذوبان الٰہی سے تھے اور یہ مشہور بدلہ پشتو میں ان کے شان میں ہے۔

پیر بابا بار او رسیگہ تانہ تیریگی دیوانہ بابا لہ زینہ

شرفاء افغان میں یہ دستور ہے کہ جو اہل خیر و صلاح سے دیکھتے ہیں تو اس کو اپنی بیٹی نکاح میں دیتے ہیں اور تبرک کے لئے اپنے علاقہ میں مقیم کراتے ہیں چنانچہ حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا بونیر نے اس وجہ سے اس علاقہ میں اقامت اختیار کی اس وقت یوسف زئی کے خانی اور سرداری ان لوگوں کا تعلق گجو خان خدوخیل کے ساتھ رکھتا تھا جو کہ اس ڈھیری یعنی ترکئی میں وہ رہتے تھے چونکہ یوسف زئی علاقہ دشت تھا اور آبادی کا تعلق صرف باران کے کرم پر تھا اور کئی سالوں سے بے بارانی کی وجہ سے اور خشک سالی سے اس علاقہ تحت قحط پڑا تھا اور لوگ فقر و فاقہ سے تنگ دستی کے شکار تھے۔

چنان آسمان بر زمین شد بخیل کہ لب تر نہ کردند زرع و نخیل

آسمان زمین پر اتنا بخیل ہوا کہ فصلوں اور چارپایوں نے اپنے ہونٹوں کو تر نہ کیا۔

ان دنوں میں یعنی ۹۴۵ ھ کو ہمایون کا زمانہ تھا ایک رات گجو خان نے خواب میں دیکھا کہ بہت زیادہ بارش ہوئی ہے اور علاقہ سرسبز ہوا ہے اور اس رحمت کا سبب اس بچے کا دنیا میں آنا تھا کہ آج شب اس علاقہ میں پیدا ہوا اور اس کا نام عبدالوہاب ہے جب خان خواب سے بیدار ہوئے اور دیکھا کہ رحمت نے بارش برسائی ہے بہت زیادہ خوش ہوئے اور صبح سویرے اپنی لونڈی کو اس گھر کے تلاش میں بھیجا وہ

Marfat.com

نیک بخت بچہ سید غازی صاحب کے گھر عبدالوہاب نامی بچہ پیدا ہوا تو خان صاحب نے آنکھوں اور دل کو اس فیض رسان کے دیدار سے نور و سرور سے مشرف ہوا اس شب کو ایک عارف کامل جو وہاں سکونت پذیر تھا خواب دیکھا کہ نور زمین سے اٹھا اور آسمان کی طرف گیا اور تمام جہاں اس کی نور سے نورانی ہوئے حیران ہوئے اٹھے تو ہاتف نے غیبی آواز دی کہ فلاں گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جو کہ مادرزاد ولی اور فخر الاولیاء ہے اس وجہ سے جہاں نورانی نظر آتا ہے وہ مرد عارف سید غازی کے گھر گیا تاکہ اس کو مبارک دے اور اس بچے کے دیدار سے مسرور ہو جائے لیکن چونکہ افغان یوسف زئی میں اس زمانے کا دستور یہ تھا کہ جب گھر میں نرینہ اولاد پیدا ہو جاتی تو حجرہ میں بیٹھنے والے جھال اور رنگین جوانان اس کے گھر آتے تو خوشی کے لئے اس بچے کے سر کا نذرانہ پانچ روپے صحبت یاران کے لئے بچے کے والد سے مانگتے چونکہ سید غازی اتنی طاقت مالی نہ رکھتے تھے اور توکل کے ساتھ گزر اوقات بسر کرتے اس وجہ سے بچے کی پیدائش کی خبر کو ظاہر نہیں کی اس عارف نے سید غازی کو اس کے نیک بختی کی بشارت دی اور کہا کہ اس بچے کی پیدائش کی خبر جاہلان حجرہ کے ڈر کی وجہ سے انکار نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کی وجہ سے تمام مشکلات کو آسان کرے گا اس وقت حضرت کو باہر لے آیا تو اس عابد نے روپیہ جیب سے نکالی اور بطور نذرانہ آپ کو پیش کی آپ نے ان روپیوں سے منہ موڑا اور اس کو نظر میں نہیں لایا تو خان گجو اس ممانعت کے بعد یہ صحبت اپنے ذمہ لے لی لیکن اکبر پورہ میں یہ رسم تا حال جاری ہے۔

Marfat.com

حضرت اخوند پنجو رحؒ کی ہجرت علاقہ یوسف زئی کی طرف۔

کہا جاتا ہے کہ اس دیہات میں جہاں حضرت صاحب پیدا ہوئے تھے ایک ملا صاحب تھے جو انتہاء درجہ کے ممسک تھا اس کے مرنے کے بعد اخوند صاحب اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا تھے آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ عذاب کس سبب سے ہے اس نے کہا ایک سبب یہ ہے کہ میں زکوٰۃ نہیں دیتا تھا دوسرا یہ کہ میں باغیوں کے ساتھ رہتا تھا اس بات کو اخوند صاحب کے دل میں اثر کیا اور یہ خیال کیا اگر چہ ہم بغیر مال کے عشر و زکوٰۃ سے فارغ ہیں اور صاحب نصاب بھی نہیں لیکن جب ہمارا مسکن یعنی رہنے کی جگہ باغی اور سرکشوں کی ہے تو یہ رہنا نقصان دہ ہے چاہئے کہ یہاں سے ایسی جگہ چلے جائے جہاں حاکم اور امیر ہو اس لئے ان دنوں یوسف زئی کے لوگ بالکل باغی تھے اس لئے کہ وہ تعلق مغل کے ساتھ رکھتے تھے اور دست پردہ بابر اور ہمایون کے تھے اور وان دنوں ہمایون کو شیر شاہ سوری افغانی ہند سے نکالا اور خود بادشاہ بنا گجوخان جو یوسف زئی کا سردار تھا شیر شاہ سے باغی تھا لہذا وہ ۹۵۸ھ کو فخر الاولیاء معرف بالام بخدف ہمزہ چودہ سال کی عمر میں اسلام شاہ کے عہد سلطنت ہند سے یوسف زئی کو آئے اور علاقہ شہر بگرام اور پرشور کو روانہ ہوئے اس وقت حضرات والدین اور جد بزرگوار اور اس کا بھائی بھی ان کے ساتھ تھا اور گزر مشک علی محمد لنڈی دریا کو عبور کیا اور چند دن مصری پورہ کے چراہ گاہ میں گزارے اور وہاں ابھی ان کا مزار ہے مال مویشی جوان کے ساتھ تھے وہ چراتے تھے اس وقت اکبر پورہ گاؤں آباد نہیں تھا اور مرزا کامران ہمایون کا بھائی پشاور کا بادشاہ تھا اور

Marfat.com

قوم داؤدزئی اس کے ساتھ تعاون کرتے تھے پھر بمقام چوہا گجر یہ ایک گاؤں ہے جو پشاور کے قریب ہے یہاں آئے اور اقامت اختیار کی ان دنوں اس جگہ کی آبادی زیادہ تھی اور اکثر وہ مالدار لوگ جو دودھ فروخت کرتے اس جگہ وہ سکونت پذیر تھے۔

چوہا گجر میں سکونت اختیار کرنا اور آپ سے کرامات کا ظہور:۔

چوہا گجر میں پیادہ لوگوں کو حاکم پشاور بیگار پر پکڑتا اور دودھ کو ان کے سر پر رکھ لیتا ان کے ساتھ پشاور کی طرف روانہ کرتے ان کو آگے کرتے اور خود پیچھے چلے جاتے اس خیال سے کہ بیگاری کہیں نہ بھاگے یا ان سے دور نہ ہو جائے جب وہ دیکھتے کہ دودھ کا برتن آپ کے سر کے اوپر ہوا میں اوپر ہو جاتا اور پھر جب دیکھتا تو وہ آپ کے سر پر رکھا ہوا دیکھتا تین چار بار ایسا دیکھا گیا اور خیال کیا کہ آپ کے آنکھوں کو دھوکہ لگا ہے آخر وہ جان گیا کہ معاملہ دوسرا ہے اور یہ مجذوب صاحب حال ہے آپ کے نزدیک آئے اور آپ سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے جو ہم دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا وہ شرمسار ہوا عذرخواہی کیا اور اس کو چھوڑ دیا جب یہ خبر چوہا گجر کے رہنے والوں کو پہنچی تو وہ زیادہ معتقد ہوئے اور ہر آدمی نذرانہ وہ شکرانہ گائے اور بیل بھینس آپ کو پیش کرتے اس وجہ سے ان کے مویشی زیادہ ہوئے ان کے لئے دو تین چپری متصل گاؤں کے بنایا اور اس میں رہتے اور مویشی کے لئے الگ باڑ بنائے جب سبزہ زار اور گھاس چوہا گجر کے حاکم الوقت کا تھا ان کو طلب کیا اور ایک اندازہ پر آپ پر گھی مقرر کیا جو ماہ بماہ سرکار کو دیتے اس وہم سے نافہم لوگوں نے آپ کو گجر خیال کیا حالانکہ آپ اصلاً سید تھے اگرچہ

Marfat.com

آپ اس کا اظہار نہ فرماتے چنانچہ شرفاء نسب تجارت کو عار نہیں سمجھتا۔ اس زمانہ میں ایک بڑا عالم جامع علوم وفنون تھا آپ دینیات کے علوم کے تحصیل کے لئے اس کے ساتھ درس میں مشغول ہوئے کچھ مدت تک طالب علمی کیا اور پھر یہاں سے ہندوستان کی طرف تشریف لے گئے اور روہیل کھنڈو علاقہ شمالیہ میں مقیم رہے اس وجہ سے بعض اشعار افغانی میں آپ کو نوسلچامی لکھا ہے چنانچہ اس شعر میں جو قدیمی پشتو زبان میں ہے۔

پس له دنه ابوالفتح لاثانی دی

پس له ده اخوند پنجو نوسلجامی دی

ہندوستان میں نوسلچام ایک جگہ ہے۔

آپ کے دادا بزرگوار چوہا گجر میں فوت ہوئے اور وہاں دفن ہوئے تیس سال چوہا گجر میں رہائش کے بعد ۹۸۹ھ میں جلال الدین اکبر پشاور آئے شادمان حاکم کو اس جگہ مارا اور پشاور کو فتح کیا آپ شاہ ڈھنڈ کی طرف تشریف لے آئے اور بالا حصار کے قریب اقامت اختیار کی اور پشاور کے شمال میں جو چراگاہ تھا رزق حلال کے لئے مویشیوں کو چراتے تھے اور اس سال اٹک میں اکبر بادشاہ کے حکم سے قلعہ بنایا گیا تھا ایک دو سال کے بعد یہاں بالا حصار میں وفات پا گئے اور بالا حصار کے زیر و بالا میدان جھنگی کہ اب چند درخت وہاں موجود ہیں دفن ہوئے چنانچہ خاص و عام لوگ آپ کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور شکرانے دیتے ہیں اور مقامی مجاور وہ شکرانے وصول کرتے ہیں اور آپ کی اولاد ان شکرانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سید غازی بابا کا قبر بالا حصار کے اندر ہے یہ بات فضول یعنی غلط ہے وہ دوسرے بزرگ کا قبر ہے سید غازی بابا تین سو روپیہ نقد بغیر گائے بیل اور بھینس کے ترکہ میں چھوڑے تھے اس وت آپ کی والدہ اور ایک بھائی حضرت اخوند عبدالوہاب کے وہاں موجود تھے ایک سو روپیہ استاد کے لڑکے

Marfat.com

سے جرمانہ مانگا تو حضرت اخوند صاحب نے اپنے حصہ سے ایک سو روپیہ استاد کے لئے نذر کیئے تاکہ استاد کا لڑکا حاکم کے قید سے رہا ہو جائے اس کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے اس جگہ انتقال کی اور وہ صرف دو بھائی رہ گئے آپ اس وقت گائے اور بھینسوں کو والدہ کی وفات کے بعد خیرات کیئے صرف کتابیں لے گئے یہ دو حضرات چوہا گجر شاہ ڈھنڈ سے تعلقات چھوڑ کر اکبر پورہ تشریف لے گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک یہاں اکبر پورہ میں سکونت پذیر رہے۔

اکبر پورہ میں تشریف آوری:۔

۹۹۰ھ میں سلطان جلال الدین اکبر کے زمانہ میں اٹھائیس سال تک اڑتالیس سال کی عمر میں حضرت اخوند صاحب اکبر پورہ جو پشاور کے قریب ہے اپنے بھائی کے ساتھ تشریف لا کر ٹھہرے یہ جگہ شمال کی طرف ہے اور اب اس جگہ خرماء کی درختیں ہیں اور سائبان بنایا ہے یہاں ایک چھوٹی مسجد بنائی کہ وہ کھجور کی مسجد کے نام سے مشہور ہے اور اب بالکل ویران ہے آپ دس سال اس مسجد میں نماز پڑھاتے تھے اور پھر گاؤں کے اندر دوسری مسجد تعمیر کی اور 33 سال اس مسجد میں گزارے اس کے بعد اس مسجد کو پختہ کیا اور سات سال اس میں نماز پڑھاتے تھے اور یہ وہ مسجد ہے کہ پختہ مسجد کے نام سے اکبر پورہ میں مشہور ہے گویا یہ تمام زندگی اکبر پورہ میں پچاس سال تھی۔

آپ کی تشریف آوری کے وقت

اکبر پورہ کا حال

اس کے متعلق خاکی نے نقل کیا ہے کہ اس گاؤں میں جو قوم آباد تھی وہ داؤدزئی تھی اور ان کے تعلق موضع مٹی کے خانان سے تھا اور چالیس

Marfat.com

محلوں پر مشتمل آبادی تھی اور داؤدزئی افغانان کے لوگ اس میں رہتے تھے اور ہر کندی میں ایک حجرہ تھا اور لوگ اس میں جنگ ورباب بجاتے تھے اور تمام لوگ ان حجرات میں لہوولعب میں مشغول تھے بنگ کا بھی استعمال کرتے تھے رقص اور سرور بھی کرتے تھے اور خدائی پاک سے بالکل غافل تھے یہاں تک کہ تمام گاؤں میں ایک مسجد بھی نہیں تھی اور یہ لوگ ایک گمراہ پیر کے معتقد تھے جو گمراہ تھا اور اس کا نام سرمست تھا اوران کے معتقدین زیادہ تھے اور تمام لہو ولعب میں مبتلا تھے اور دین اسلام کے احکامات کے بالکل پرواہ نہ کرتے تھے اوران کو اباحتی کہلاتے تھے اور یہ سرمست پیروکار پیرتاریک علیہ اللعنۃ کا تھا جو کہ تمام افغانوں کو گمراہ کیا تھا اور اکبر بادشاہ کے ساتھ بھی لڑتے تھے اور پیران تاریک چار تھے اور ہر ایک کو تاریکی کہا جاتا تھا اور وہ خود اپنے آپ کو روشنائی سے موسوم کرتے تھے۔

احوال پیر تاریک جو کہ پیر سرمست اباحتی تھا۔

تاریکی اول:۔

یہ تاریکی اول اعظم میں شمار ہے اس کا نام بایزید تھا اور اس کے والد کا نام عبداللہ ارمڑ تھا اور وہ اصل باشندہ شہر کانڑی کرم کا تھا جو کہ وزیرستان علاقہ میں ہے اور کالنجر شہر میں ملا سلیمان سے علم تناسخ اور وحدت الوجود سیکھا اور گمراہ ہوا اور اس نے اپنے فاسد عقائد میں چار زبانوں میں یعنی عربی وفارسی وافغانی وہندی میں ایک کتاب تصنیف کی اسی کا نام خیرالبیان ہے وہ پشاور میں آئے اور افغانان غوریہ خیل ومہمندزی وہشت نگر میں رسوخ پیدا کیا اور بے دینی ولامذہبی وبیباکی میں لوگوں میں شہرت حاصل کی اور علماء حقانی سے مباحثہ شروع کیا حضرت پیر بابا بونیر حضرت اخوند درویزہ علیہ الرحمت کے ساتھ علاقہ کلہ ڈھیر ہشت نگر میں بہت مباحثہ کیے لیکن اس کا دل سیاہ تھا اور کفر کو نہیں چھوڑا افغان لوگوں کا رجحان اس کے ساتھ زیادہ

Marfat.com

ہوا اور اس نے اکبر بادشاہ کے خلاف بغاوت پر برانگیختہ کیا کوہستانی سادہ لوح خیبر اور تیراہ یعنی آفریدی اور اورک زئی تمام کو اپنے ساتھ متفق کیا اور مختلف علاقوں میں تاراج و غارت گیری شروع کی محسن خان جو صوبہ کا گورنر تھا مدافعت کے طور پر تاریکی سے جنگ کی اور تاریکیان کو شکست دی اور اس جنگ میں بایزید زخمی ہو کر ہشت نگر آیا وہاں مر گیا اور داخل دار البوار ہوا مہمند زئی جو کہ گلوزئی کے متصل ہے اور اکبر پورہ و پشاور راستہ کے وسط میں ہے اس کو صندوق میں رکھ کر فی النار والسقر کیا اور ایک اونچا گنبد اینٹوں اور صاروج کا رس اس پر بنایا جو ابھی تک وہ گنبد وہاں موجود ہے لیکن ان کے بیٹوں نے اس صندوق کو وہاں سے نکال کر اس کی لاش دریائے اٹک میں ڈال دیا۔

تاریکی دوم :۔

اس کا نام جلالہ تھا جو کہ بایزید کا بیٹا تھا چونکہ یوسف زئی میں حضرت اخوند درویزہؒ کے وعظ یوسف زئی قوم میں اثر کیا تھا وہ بایزید کی اولاد کے بیخ کندی میں کوشش کرتے تھے ان میں سے چار ساتھیوں کو قتل کئے اور آگ میں جلائے اور جلالہ بھاگ گیا تو اس نے کابل اور پشاور کے درمیان جو راستہ تھا اس پر چلنے والوں کو لوٹتا تھا اور ان کو ڈراتا تھا اس نے ۹۸۹ھ میں بیس سال تک اکبر بادشاہ کے لشکر کے ساتھ جنگ کیا آخر راجہ مان سنگھ کے تعاقب پر کوہستان غزنی کو بھاگ گیا اور ۱۰۰۸ھ میں ہزارہ کے لوگوں نے اس کا سر کاٹ کر اکبر بادشاہ کو بھیجا۔

تاریکی سوم :۔

اس کا نام امداد تھا یہ شیخ عمر کا بیٹا تھا اور جلالہ کے بھائی کا بیٹا تھا جو کہ

Marfat.com

جہانگیر کے زمانہ میں خیبر کے کوہستان اور تیراہ کے راستوں میں لوگوں کولوٹتے تھے اور آخروہ بھی اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کیفر کردار تک پہنچے۔

تاریکی چہارم :۔

اس کا نام عبدالقادر تھا اور یہ امداد کا بیٹا تھا شاہ جہان کے زمانہ میں شرانگیزی شروع کی اور اپنے لئے موضع پلوسئی میں ایک گنبد بنایا جو کہ ابھی تک وہ پلوسئی میں موجود ہے آخروہ دکن کی طرف چل پڑا اوران ملعونان کا یہ سلسلہ ختم ہوا۔

حالات سرمست پیر تاریک افغانان داؤدزئی۔

سرمست حضرت اخوند پنجو باباؒ کے تشریف آوری کے وقت اکبر پورہ میں ایک گمراہ پیر فرقہ اباحتیہ افغانان داؤدزئی کا تھا اور وہ پیروان جلالہ تاریکی دوم کا تھا سرمست سید احمد ابن حکو کا بیٹا تھا یہ ایک غلام تھا کہ شیخ حسن تیراہی نے ہندوستان سے خریدا تھا آپ کے والد سید احمد پیر بابا کے پاس گیا تھا اور محروم واپس آیا پھر اس نے یہ مشہور کیا کہ میں نے خواجہ کی اولاد سے اذن اور اجازت حاصل کیا ہے سرمست گمراہ شخص تھا اور وہ لہو ولعب اور رقص کو حلال جانتا تھا الغرض کہ سرمست کی وجہ سے ان دنوں میں اکبر پورہ کو ایک قسم کا کفرستان بنایا تھا اور کوئی دینداری اور خداپرستی کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت اخوند صاحب کو برائے ہدایت ان لوگوں کے اصلاح وسرمست کے لئے یہاں بھیجا اور آہستہ آہستہ حضرت اخوند پنجو باباؒ کے

Marfat.com

طفیل یہ جگہ مرکز اولیاء جہان اور مرجع و مآب ابدال و اقطاب اور زیارت گاہ خلائق و منبع فیوض رحمانی بنا۔

اکبر پورہ میں تعلیم و تدریس ولقب

اخوند پنجو

حضرت اخوند پنجو بابا کے زمانہ میں حضرت پیر بابا بونیر زندہ تھے اور دوآبہ وسوات کے لوگ زیادہ ان کے معتقد تھے اور دیندار بھی تھے اور حضرت اخوند درویزہؒ سے وعظ و نصیحت کی وجہ سے یوسف زئی کے لوگوں کے عقائد اچھے تھے اور داؤد زئی قوم میں بدعت نے زور پکڑا تھا اور اخوند صاحب نے یہاں وعظ و نصیحت شروع کیا اور ان کا میلان روز بروز دین کی طرف زیادہ ہوتا جاتا تھا لیکن چونکہ یہ لوگ بالکل جاہل اور بے خبر تھے تو آپ نے پنج بنائے اسلام کی تعلیم شروع کردی اور آہستہ آہستہ نماز اور روزہ کی طرف توجہ دینے لگے سرمست تاریکی کہ ان لوگوں کا پیر تھا جب اس کو اس کا معاملہ کا پتہ چلا تو آپ کے ساتھ مخالفت شروع کی اور حقارت سے آپ کو پنجو کہنے لگے یعنی وہ آدمی جو پنج بناء کے تعلیم اسلام دیتا ہے اور دوسری چیز نہیں جانتے اخوند صاحب کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ اس سے اور زیادہ کیا بہتر ہوگا کہ میرا لقب معلم پنج بنا ہو اور دعاء کی کہ ہمیشہ کے لئے یعنی قیامت تک یہ لقب میرے لئے قائم ہو اور آپ کو ابتداء میں اکبر پورہ میں غنڈی میاں کہتے تھے کیونکہ آپ کا قد درمیانہ تھا اور چونکہ افغانوں میں معلم قرآن اور دینی مسائل کے سکھانے والے کو اخوند کہا جاتا ہے اور اخوند لفظ اصل میں مرخم ہے اصطلاح نورانیاں میں استاد کے لئے استعمال ہوتا ہے تو آپ اخون صاحب اور بعد میں اخون پنجو کے نام سے مشہور ہوئے اور کچھ مدت کے بعد آپ کی

Marfat.com

تعلیمات نے لوگوں پر اثر کیا اور دور و نزدیک کے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور علماء دیر اور فضلاء وقت برائے تبرک و تکمیل خود آپ کے پاس آتے یہاں تک کہ تین سو علماء نامور نے آپ سے دستار فضیلت حاصل کی۔

میر ابوالفتح قنباچی کا اکبرپورہ میں آنا اور اخوند صاحب کا بیعت کرنا

حضرت پیر بابا صاحب بونیرؒ کے وفات کے بعد ۹۹۱ھ علاقہ افغانستان وخراسان قطب سے خالی ہوا تھا اور ہندوستان بھی حضرت شیخ جلال الدین تھانسیری رحمۃ اللہ ۹۸۹ھ کی وفات کی وجہ سے تاریک ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس مشعل کو روشن کرے اور اس کی روشنی سے ملک کو روشن کرائے لہذا بتوفیق الٰہی اور بشارت غیبی سے میر ابوالفتح قنباچی جو کہ حضرت شیخ جلال الدین تھانسیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے اور کاملان وقت اور مشہور ترین ہندوستان کے اولیاء میں سے تھے ہندوستان سے پشاور تشریف لا کر اکبرپورہ میں حضرت اخوند صاحب کو دریافت کیا اور سلسلہ چشتیہ صابریہ میں آپ کو مرید کرایا اور جو کچھ اسلاف سے اس کو ملا تھا آپ کو عنایت کیا اور آپ کو زمانہ کے کاملین میں سے بنایا اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعاء کی اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پنجو چاہا یعنی آپ کو پانچ بادشاہوں کی تصرف سے نوازا کہ دو گزر چکے ہیں اور تین موجود ہیں یعنی ہمایون و شیرشاہ و اکبر بادشاہ و جہانگیر و شاہ جہان خیانکہ اس طرح ثابت ہوا تشریف آوری شیخ ابوالفتح اور بیعت کرنا حضرت اخوند صاحب کا ۹۹۳ھ تھا کہ اسی سال مرزا محمد حکیم والی کابل کا انتقال ہوا اور اکبر بادشاہ پشاور آیا اور زین خان کوکہ نے علاقہ

Marfat.com

سوات اور باجوڑ میں لشکر کشی کی۔

اخوند صاحب کا اڑتالیس سال ریاضت کرنا۔

حضرت اخوند صاحب کے مریدی اور بیعت کے بعد جب فرصت ملتا تو دین کی تعلیم دیتا اور باقی اوقات شب روز عبادت اور ریاضت و ذکر وفکر واوراد وظائف ونوافل میں گزارتا آپ قائم الیل وصائم الدھر تھے اور ہر وقت مجاہدہ واستغراق میں رہتے حتی کہ اڑتالیس سال تمام وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے اور اپنے آپ سے بے خبر رہتے جیسا کہ خاصہ حضرات مشائخ سلسلہ چشتیہ صابریہ کا ہے مستغرق رہنا آپ پر غالب تھا اور نماز کے وقت خادموں کے کندھے مبارک ہلتے تھے یا حق حق کہتے تھے تو ان کو صحو کی طرف لے آتے آپ کے اذکار اس حد تک تاثیر رکھتے تھے کہ جب نعرہ لا الہ الا اللہ لگاتا جو بھی سنتا تو خواہ مخواہ بے قابو ہو جاتا اور اس کے سر سے بے ہوشی چلا جاتا جب پھر الا اللہ کہتے تو ہوش میں آتے کہا جاتا ہے کہ خواجہ الوالمعالی صابری نے چند مشائک کے مجالس میں گائے وبھینس پر امتحان کیا تھا جب گوش میں لا الہ کہتا فوراً زمین پر گر جاتا اور ہوش چلا جاتا پھر جب الا اللہ کہتا تو وہ کھڑا ہو جاتا۔

ذخیرہ

حضرات صابریہ کا طریق شغل وریاضت

ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ صبح سے ایک پہر ذکر جہر نفی واثبات کے

Marfat.com

طریقہ سے اور اسم ذات کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں پھر اس کے بعد آدھے دن تک جس ودم نفی و اثبات وقسم قسم طریقوں سے مشغول ہونے میں مصروف ہوتے ہیں پھر دوپہر کے وقت قیلولہ کرتے ہیں پھر ظہر کے بعد عصر تک حجرہ میں بیٹھتے ہیں شغل سہ پایہ اور سیر وجود میں مشغول ہوتے ہیں پھر نماز وسطیٰ کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں نماز مغرب کے بعد عشاء تک روحانیت پیر سے علوم لدینہ ومعارف غیبہ اخذ کرتے ہیں نماز عشاء کے بعد وضوء میں قبلہ کی طرف منہ کر کے سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف دراز کرتے ہیں شغل سہ پایہ میں مشغول ہوکر صبح تک کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ ایک دم میں سہ پایہ اس طریقہ سے انجام دیتے ہیں کہ اسمیں اسم ذات نو' نو مرتبہ ایک دانہ تسبیح میں کرتے ہیں اور تین سو تک نوبت پہنچ جاتے ہیں۔

شیخ میاں علی صاحب مورث شیخان اکبر پورہ اخوند صاحب کی خدمت میں

جب توجہ حضرت اخون صاحب قلبی اذکار کا شغل زیادہ ہوا تو یہ ضروری تھا کہ احکام شریعت خلیفہ کو پہنچائے تاکہ تاریکیان گمراہی اور حرام کاموں سے صراط مستقیم کی طرف آئے تو آپ نے دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ ایک باوفادار اور معاون ومددگار آپ کو عطاء کرے کہ یہ معاملہ خلافت ووزارت انجام کو پہنچائے تو علی خان افغانی شریف النسب قوم محمد زئی علاقہ یوسف خیلی ساکن شیر پاؤ تپہ ہشت نگر جو کہ

Marfat.com

صاحب املاک واراضی اورنہایت خوبصورت اورشکیل جوان تھا بڑی کوشش سے ایک افغان لڑکی جو آپ پر عاشق تھی اور خان صاحب کو نکاح پر مجبور کرتی تھی تو وہ اپنے علاقہ سے اکبرپورہ میں اپنے خالہ کے گھر آیا جو کہ پہلی اس جگہ سکونت پذیر تھی چند دنوں کے بعد خالہ کی اشارہ سے وہ اخون صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی یہ آپ پہلے مریدوں میں سے ہے کہ کافی مدت تک آپ کی خدمت میں رہے۔اور بہت خدمت کی اور حضرت اخوند صاحب کے مقربان وخاصوں میں شمار ہیں آپ کمال شفقت سے اس کو شیخ جیو کے نام سے یاد کرتے تھے اور آپ کو خاص توجہ فرمائی اور شیخ صاحب مراتب علیہ میں پہنچا اور کاملان اور واصلان سے بنایا اور مدافعت فتنہ بنگ نوشان وچنگیان فرقہ سرمست جن کو خود خلیفہ بنایا تھا اور وقت کا انتظار کرتا تو اتفاقاً ایک واقعہ ہوا جس کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ اور کمال حجالت سرمست کالے کی سبب بنا اور وہ واقعہ یہ ہے۔

داودزئی کے تاریکیان کے سرمست پیر سے طلب امداد اور اکبرپورہ کے باڑے کا بند بنانا اوران کا شرمسار ہونا اور حضرت اخوند صاحب کی کرامات کا ظہور

باڑہ افغانی زبان میں وادی کو کہا جاتا ہے جو کہ تیراہ کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور اکبرپورہ کے آبادی سے متصل گزرتا ہے لنڈی کے دریا سے مل جاتی ہے باڑہ کے چاول علاقہ پشاور کے تحفوں میں سے ہے اسی کی طرف منسوب ہے جب بارش تیراہ کے علاقہ یا دشت کچوڑی میں برستی ہے تو پہاڑ کے پانی اور سیلاب اس پر آتا ہے اور اکبرپورہ کی زمین واطراف کی سیراب کرتا ہے اور اس وجہ سے یہ زمین قدیم زمانہ سے زرخیز تھی پندرہ سال ہوچکے ہیں کہ یہ زمین نہر دریا کابل سے سیراب ہوتی ہے۔حضرت اخوند صاحب کے زمانہ میں باڑے کا پانی بطرف مغرب کی طرف جبہ میں بہتا ہے اور

Marfat.com

اکبرپورہ کی زمین کے سیرابی کا پورانے بند جوکہ اکبرپورہ اور موضع لالہ کے رقبہ کے درمیان ہے سیرابی کے لئے یہ بند باندھا جاتا تھا اور جب سیلاب کا پانی زیادہ زوردار ہوجاتا تو اس بند کے بنانے اور قائم کرنے میں زحمت اور دشواری کا سامنا ہوجاتا اور بغیر بند کے کوئی اور صورت نظر نہیں آتی سرمست کے مریدوں نے بہت کوشش کی لیکن بند نہ بنتا تو اپنے پیر کو شکایت کی اس نے کہا کہ کوئی مشکل بات نہیں بنگ کو کاٹ کر میرے پاس لاؤ اور پانی کے درمیان کھڑا کردو تو بند خود بن جائے گا لیکن اس زور وشور سے کام کیا اور آخرکار بدبختی کے ساتھ گیا اور بند پر کھڑا ہوا تاکہ کرامات سے بند قائم ہوجائے پانی زیادہ زور سے بہنے لگا اور بند ٹوٹ گیا اور سرمست نے پانی میں غوطہ لگایا اور قریب تھا کہ مرجاتا لیکن مریدوں نے تیزی سے اس کو نکالا اس اثناء میں حضرت اخوند صاحب نے اپنا عصاء حضرت شیخ جیو کو دیا یعنی میاں علی خان بابا کو اور وہاں بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہاں پانی میں گاڑھ دو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا جب شیخ صاحب نے اپنا عصاء اس بند میں گاڑھا تو کرامت سے پانی ٹھہر گیا اور بند بن گیا سرمست اور اس کے مریدوں نے جب ان کی یہ کرامت دیکھی نہایت شرمسار ہوئے توبہ واستغفار کیا اور تمام حضرت اخوند صاحب کے مرید بن گئے اور مساجد کو تعمیر کئے اور شرع محمدی کے تابعداری شروع کردی اور خلوص نیت اور حسن ارادت سے حضرت کے دوست بن گئے اللہ تعالیٰ نے حضرت کی وجہ سے ان کا علاقہ آباد کیا اور ان لوگوں کو خوشی وخرامان کیا اور یہ زمین فرشتہ زاد مصداق اس آیت کریمہ کے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ بن گئے جب افغان لوگوں کے اعتقاد جاہل لوگوں کی طرح پختہ ہوتے ہیں لیکن جب ایک چیز کی کمال ملاحظہ کرے تو پھر انکار نہیں کرتے اور پھر اپنے تن ومن ومال کو قربان کرتے ہیں تو روز بروز لوگ حضرت اخوند صاحب کے دست بوسی کے لئے قرب وجوار کے لوگ آتے اور بہرہ یاب ہوتے تو چنگ وچغانہ ومزامیر در ودیوار اور ہر جگہ سے تسبیح

Marfat.com

وتھلیل اور ذکر پروردگار سنائے دیتے تھے اب تک یعنی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ سے یہی علاقہ بفضل خدا اولیاء کرام کے معتقدین اور شریعت مطہرہ پر مستقیم اور اہل بدعت وہوا کے دشمن ہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰب.

ہندولوگوں کے آپ کے چہرہ کے دیدار سے مشرف بہ اسلام ہونا اور احوال شیخ اسلام الدین جدامجد خواجگان اکبرپورہ

آپ کی تاثیرات وکرامات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو ہندو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ لیتا فوراً کلمہ شریف پڑھتا اور مسلمان ہوجاتا چنانچہ ہندولوگ اپنے گھروں میں چھپ جاتے اور آپ کی طرف جو راستہ جاتا تھا ڈر کی وجہ سے راستہ عبور نہیں کرتا تھا اس لئے کہ ان ہندو سے معلوم ہو چکا تھا کہ جب ہم نے حضرت اخوند پنجو کا چہرہ دیکھا تو اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھا اور دل وزبان ہمارے اختیار میں نہ رہا لا الہ الا اللہ زبان پر جاری ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ پہلی بار اس کرامات کا ظہور آپ سے ایسا ہوا کہ ہندو کا ایک گروہ کسی شادی کی برات میں شامل تھے تو دس، نو، نوجوانان آپ کی مسجد سے گزر رہا تو اتفاق سے ان کی نگاہ آپ کے چہرہ مبارک پر ہوئی تو وہ بے ہوش ہوگئے اور زمین پر گر گئے اور خاک پر غوطے لگاتے جب ہوش آیا تو آپ کو چوما اور تمام مشرف بہ اسلام ہوئے

Marfat.com

ان میں سے ایک شیخ اسلام الدین مرحوم مورث پراچگان اکبر پورہ ہے اور کافی مدت تک آپ کی خدمت میں اکبر پورہ میں مقیم رہے اور وہ ایک متقی' عارف' صالح تھے آپ کا بیٹا شیخ قطب الدین اس کا بیٹا شیخ سلطان وہ بیٹا شیخ اللہ دین اس کا بیٹا شیخ حبیب اس کا بیٹا محمد بخش تھے جو کہ حالاً موجودہ وقت میں معتقد اخیار وابرار اور خادم بابا صاحب کا ہے اور میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ یہ تمام نیک لوگ گزرے ہیں۔

عشق کی حرارت کا غالب ہونا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔

جناب ملا خاکی مرحوم زبانی شیخ حافظ محمد سعید ابن میاں جیو شیخ عبدالرحیم جو کہ عارف کامل ومستجاب الدعوات تھے سے اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں وہ اپنے قبلہ گاہ یعنی اپنے والد سے جناب شیخ میاں محمد علی خان بابا صاحب.شیر پادی جو کہ خادمان خاص و معتقدان با اخلاص حضرت اخوند پنجو صاحب کے تھے نقل کرتے ہیں کہ شیخ جیو نے فرمایا کہ موسم سردی کے دنوں میں ایک رات جو سردی شدت سے تھی اور برف بھی پڑا تھا اور لوگ بغیر آگ اور بستر سے گرم نہیں ہوتے تھے میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھا میں نے دیکھا کہ صرف ایک جامہ پہنا ہوا تھا اور سر پر عمامہ باندھا ہوا تھا کہ اچانک عشق کی گرمی نے ان کے تن میں جوش مارا اور آپ کے تن سے پسینہ بہہ رہا تھا نماز عشاء کے بعد مسجد میں تشریف لے آیا میں بھی اٹھا اور آپ کے سایہ کے پیچھے پیچھے گیا میرا یہ خیال تھا کہ شاید گھر کو تشریف لے جا رہے ہیں شمال کی طرف مسجد کے قرب میں تھا آپ وہاں سے صحرا کی طرف چل پڑے میں بھی آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چل پڑا

Marfat.com

اور آپ کے دبدبہ سے میرے بدن پر لرزہ طاری تھا سردی کا خیال مجھے تھا حضرت کمال استغراق ومحوتجلیات تھے میری طرف توجہ نہیں کی تمام رات چار باغ سے پرانے جبہ تک گشت کرتے اور مستغرق ومحو جمال الہٰی تھے جب صبح کا وقت پہنچا تو حوض کے کنارہ بیٹھ گئے اور وہ سردی سے تمام حوض منجمد تھا ہاتھ اس میں مارتے میں عاجزی سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے علی کہ ایک نکتہ اسرار الہٰی کا مجھ سے سن اور یاد کر کہ منصور نے محبت کے جام کی طلب کی اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھا اور دعویٰ انا الحق کیا دیکھو آج رات محبت کے جام مجھے پلایا گیا اور اس خم خانہ میں خالی کیا گیا اور ایک قطرہ بھی باہر نہ ٹپکا۔

شعر آہ من العشق وحالاتہ

احرق قلبی بحراراتہ

اس شعر کے بعد آپ نے میری طرف نگاہ کی اور مجھے بھی خاص واصلان سے بنایا اور اپنے جذبات سے مجھے مجذوب بنایا پھر خادم ومخدوم وجاذب ومجذوب دونوں مسجد کو گئے نماز صبح کی ادا کرنے کے بعد تدریس کی مجلس اراستہ کیا ظاہری حالت لوگوں کے ساتھ اور باطن اللہ کے ساتھ تھا اور یہی معنی خلوت درجلوت کا ہے۔

پشاور کے علماء کا امتحان اور مباحثہ حضرت اخوند صاحب کے ساتھ

جب آپ کی شہرت موری ومعنوی علم ظاہری وفیض باطنی علاقہ افغانستان میں ہوئی کہ آنحضرت علم لدنی رکھتا ہے اور کرامات وخوارق زیادہ آپ سے ظہور ہوتی ہیں تو بہت سے بے عمل علماء اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ نے آپ کی طرف ارادہ کیا

Marfat.com

اور مسجد اکبرپورہ میں جمع ہوئے اور تمام نے اتفاق کیا کہ جب حضرت اخوند صاحب آئے تو کوئی بھی آپ کی تعظیم کے لئے نہیں اٹھے گا اس وقت حضرت صاحب اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور صاجزادہ میاں عثمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس مدعا اور استدعا کا اظہار کیا جب حضرت صاحب نے مسجد میں تشریف لایا تو ان ملا صاحبان نے جب آپ کا چہرہ دیکھا تو بے اختیار آپ کے پائے بوسی کے لئے اٹھے جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو ایک نعرہ لاالہ الا اللہ لگایا یہی تمام علماء بے تاب ہو کر زمین پر بے ہوش ہو گئے اور بے خبری کی حالت میں زمین پر تڑپتے تھے ظہر تک اس حال میں تھے جب حضرت صاحب نماز ونوافل سے فارغ ہوئے تو شیک جیو یعنی میاں علی صاحب اٹھے اور ادب سے آپ کی خدمت میں عرض کیا اگر یہی علماء زمین پر اس طرح بے ہوش اور سرگردان تڑپتے ہوں گے تو شریعت وعلوم کا ہتک ہوتا ہے اس وقت حضرت صاحب نے پھر کلمہ شریف کا نعرہ مارا تو تمام کے ہوش بجا ہوئے جیسا کہ کوئی خواب سے بیدار ہو جائے آپ نے ان کی حق میں دعاء کی اور آپ کی کرامات سے وہ تمام حافظان قرآن اور عارفین کاملین میں شمار ہوئے۔

غرق شدہ جہاز سے اپنے مرید کو نکالنا۔

ملا خاکی مرحوم حافظ محمد سعید کی زبان سے نقل کرتا ہے کہ وہ اپنے قبلہ گاہ شیخ عبدالرحیم صاحب المعروف بمیاں جیو سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ اخوند پنجو بابا کی عادت یہ تھی کہ نماز فجر سے نماز ظہر تک درس وتعلیم میں مصروف رہتے اور عالم لوگ آپ سے استفادہ

Marfat.com

کرتے اس کے بعد مراقبہ کرتے ایک دن حسب معمول آپ مراقبہ میں اپنا سر گھٹنوں پر رکھا ہوا تھا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ دو تین گھنٹے کے بعد اچانک آپ لرزہ براندام ہوئے آپ کا چہرہ مبارک پسینہ الود ہوا اور آنکھوں میں خون کی سرخی نمودار ہوئی اور مسجد کی طرف نگاہ کی کچھ ساعت بعد میں نے دیکھا کہ آپ کا لباس تر ہے اور شور ے والا پانی آپ سے ٹپکتا ہے اور آپ کا سانس پھولا ہوا ہے میں نے دوسرا لباس آپ کے لئے لایا جب آپ نے لباس پہنا اور مجھے حیران دیکھا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ اے علی! میرے کچھ معتقد حجاز کا سفر کر رہے تھے اور سفر دریا کا تھا اور کشتی میں زیادہ مال ڈالا ہوا تھا اور جدہ کی طرف جا رہے تھے ناگاہ باد مخالف آیا اور جہاز کو اٹھایا پہاڑ تک لے گیا جو دریا کے درمیان تھا جب کشتی پہاڑ کے ساتھ ہوئی تو ڈر تھا کہ وہ ٹکڑے ہو جائے تو اس مرید نے اپنے ناامیدی کی حالت میں طلب امداد کی تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس طرف متوجہ ہوا اور کشتی کو اپنے کندھے سے اٹھایا اور اس پہاڑ سے دور لے گیا کہ وہ غرق ہونے سے بچ جائے جب وہ سوداگر اس سفر سے واپس آیا تو حسب توفیق شکرانہ لے آیا اور اپنے جہاز کا واقعہ بیان کیا تو وہی تاریخ تھی۔

اولیاء	راهست	قدرت	ازاله
ترجسته	رابگو	داند	زراه

جب حضرت صاحب خود اپنے زمانے کے غوث تھے تو زیادہ تصرفات رکھتے تھے تو یہ واقعہ بعید از عقل نہیں چنانچہ بہت سے واقعات آپ کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہوئیں۔

Marfat.com

واقعہ قاضی صاحب شاہ کا خواہرزادہ مصنف کتاب :۔

چند سال ہوئے کہ میرے بہن کا لڑکا قاضی صاحب شاہ کچھ ضرورت کے پیش نظر ہشت نگر گیا جب شاہ عالم دریا کو پہنچ گیا تو آپ کا خیال تھا کہ دریا کا پانی کم ہے تو دریا میں چھلانگ لگانے لگا اس جگہ کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا کہ اس سے پوچھ لیتے تو غرق ہونے لگا اور دریا کا پانی سر سے اوپر ہو گیا اور وہ غوطہ زنی بھی نہیں جانتا تھا بچہ تھا دل میں ڈر اور خوف پیدا ہوا تو زبان سے یہ کہا کہ اے اخوند پنجو صاحب! میں غرق ہوا تو کیا دیکھا کہ کسی نے کندھے سے پکڑا اور وہاں سے دور لے گیا اس جگہ پانی کم تھا جو کہ پنڈلی تک پانی تھا وہاں کھڑا کیا جب نظر کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید ریش نورانی شکل اس کے ساتھ کھڑا ہے اور فرمایا کہ اب جاؤ پھر دوبارہ اکیلا اس راستہ پر نہ گزرو جب دو قدم گیا اور میں نے نظر کیا تو وہ بالکل غائب ہوا تھا۔

واقعہ مبارک شاہ برادر زادہ مصنف کتاب :۔

میرے برادرزادہ مبارک شاہ ایک سادہ اور راست گو انسان ہے اور اولیاء کرام کے زیادہ معتقد ہے مجھے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں مویشیوں کے خریداری کے سلسلہ میں دو آبہ پشاور گیا تھا چلتے چلتے میں پیاسا ہوا تو میں ایسے مقام پر پہنچا جو کہ وہاں گنے سے رس نکالنے کا مشین تھا میں وہاں گیا کہ صاحبان تھوڑا سا شربت ہمیں دیں اس کا

Marfat.com

مالک زیادہ ممسک اور بخیل تھا اس نے کچھ پرواہ نہ کی میں مایوس واپس ہوا اور دل میں یہ بات گزری کہ اے اخوند بابا اس شخص نے میرے ساتھ سخت بے رحمی اور بے حرمتی کی آخیر میں تو آپ کا ہمسایہ ہوا اس کم بخت کو اپنا ایک کرامت دکھا دو جب میں دو تین قدم گیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ایک تیر لگا اور وہ ٹوٹ گیا اور وہ صاحب اپنے کام پر خود حیران ہوا اور دل میں یہ بات گزری کہ یہ مہمان ناراض ہوا تھا اور مجھے بددعا کیا میرے پیچھے آدمی روانہ ہوگئے اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں کے ہو میں نے جواب نہ دیا آخر اس نے خود کہا کہ تم حضرت اخوند پنجو صاحب کے علاقے کے تو نہیں ہو میں نے جواب دیا کہ ہاں میں اس علاقے کا ہو تو بہت معذرت کی اور معافی چاہی

سگ اصحاب کھف روزے چند
پیے نیگان گرفت مردم شد

اصحاب کھف کا کتا چند دن نیک لوگوں کے پیچھے چل پڑا تو آدمی بنا۔

ایک مردود مرید کا ہندوستان سے آنا اور اس کے حق میں دعا کرنا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص ہندوستان میں کسی پیر کامل کا مرید تھا کسی وجہ سے اس کا پیر اس مرید سے ناراض ہوا اور اس کو عاق کیا اور اس کے لئے بددعا کی کہ دنیا سے بے ایمان رحلت کرے چنانچہ ملا خاکی مرحوم نے فرمایا ہے۔

دگر از داستان دارم چنین یاد
کہ بودہ از بلاد ہند بہ زاد
فقیرے باکمال معرفت جفت
ہمان ے شد زبانش پرچہ میگفت
مریدے داشت بس نیکو خصالے
تنش گشتہ زہدش چوں ہلالے

Marfat.com

نہ بے دانم چہ ساں از وے برنجید بعین قہر سوے آں جوان دید
کہ بے ایمان روے از دار فانی زدیدار خدا محروم مانے

ترجمہ: گزرے ہوئے زمانہ کی ایک یاد رکھتا ہوں کہ ہندوستان کے شہروں میں ایک صاحب حال تھا وہ فقیر باکمال اور معرفت سے سرشار تھا وہ جو کچھ زبان سے کہتا وہ ہو جاتا وہ ایک نیک خصال مرید رکھتا تھا اور اس کا تن زہد سے ہلال کی طرح دبلا ہوا تھا میں نہیں جانتا کہ کس سبب سے اس کا پیر اس سے خفہ ہوا او قہر کی نگاہ سے اس پر نگاہ کی اور اس کے لئے یہ بددعا کی کہ وہ اس دار فانی سے بے ایمان مرے اور خدا کی دیدار سے محروم رہے''

اس کا یہ مرید بہت پریشان اور مایوس ہوا کسی نے اس کو بتایا کہ پشاور علاقہ میں عبدالوہاب نام کے قطب وقت اور غوث زمان ہے اس کی خدمت میں جاؤ اور اس سے استمداد کی طلب کرو وہ آپ کے حق میں دعائے خیر کرے گا جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے اس کی ایمان کو سلامت رکھنے کی دعاء کی اللہ تعالیٰ نے سوال قبول کیا آپ نے اس کو ایمان کی بشارت دیدی جب یہ خبر اس کے پیر کو پہنچی تو وہ پنجاب سے حضرت اخوند صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس کو میں نے مردوذ کیا آپ نے اس کو کیوں دعا دی اس معاملہ میں دونوں حضرات حضور انور ﷺ کی خدمت میں روحانی حاضر ہوئے اور اخوند صاحب نے کہا کہ میں نے اس خیال سے یہ دعا کی کہ حضور انور ﷺ کی امت میں ایک زیادہ ہو۔ حضور انور ﷺ اس پر بہت خوش ہوئے اور حضرت اخوند پنجو صاحب کے حق میں دعا کی کہ آپ رتبہ پنجگو زیادہ ہو جائے یہی ایک وجہ تسمیہ پنجو کا ہے اور میں نے اکابرین سے سنا ہے کہ یہ مرید وہ شخص ہے جو کہ شہزادہ مغضوب اور پھر تحریف سے شہزادہ مجذوب سے مشہور رہے اور موضع ترخہ اکبر پورہ کی مشرق کی طرف دفن ہے جو کہ زیارت خاص و عام ہے۔

Marfat.com

شہزادہ مجذوب موئمع ترخہ کو حضرت اخوند صاحب کی توجہ :۔

یہ بزرگ ہندوستان کے شہزادوں میں سے تھے پہلے سے یہ شخص خدا پرستی اور تجرید کی طرف تھا اور ہندوستان کے کسی بزرگ سے بیعت کیا تھا مجاہدہ اور ریاضت زیادہ کیا تھا اتفاقاً اس کا پیر اس سے ناراض ہوا وہ بہت پریشان ہوا اور اس پریشانی میں کسی نے حضرت اخوند صاحب کی طرف رجوع کرنے کو کہا کہ وہ غوث وقت ہے وہ پشاور کو آیا اور حضرت اخوند صاحب نے اس کو توجہ کی اور وہ مرتبہ ابدال کو پہنچایا وہ ہر وقت مستغرق ومحو میں مصروف تھا اس لئے لوگوں نے اس کو شہزادہ مجذوب کہنا شروع کیا اور وہ صاحب تاثیرات اور صاحب کرامات وجلال تھے اور وفات کے بعد بہت زیادہ تصرفات آپ سے منسوب ہے بڑے چھوٹے آپ کی بزرگی پر قائل ہیں ان میں سے ایک کرامت اور تصرف آپ کی وفات کے بعد یہ ہے کہ گل بلند ایک افغانی موضع خوش مقام میرا ایک صادق بھائی تھا اپنا تجربہ اور جو واقعہ اس پر ہو چکا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ بہت بارش ہوئی تھی اور سیلاب بھی آیا تھا میرے مویشی بھوکے تھے اور ان کے لئے میرے پاس چارہ نہیں تھا بہت حیران ہوا میں نے چاہا کہ بوسہ اور چارہ کسی سے لے لو اور اس پر گزران کرو جب مجھے یہ خیال ذہن میں آیا تو یہ بھی یاد آیا کہ شہزادہ مجذوب کے قرب وجوار میں کسی نے جوار کے چارے امن وحفاظت کے طور پر وہاں امانت رکھے ہیں میں نے بے حیائی کی اور ایک مضبوط گٹھڑی باندھ کر سر پر رکھا اور وہاں سے چل پڑا جب کچھ دیر گیا تو شب کور ہوا باہر جانے کا راستہ میں میں نے دیکھ سکا مجبور ہوا اور وہاں کھڑا رہا میں نے چاہا کہ سر کا یہ گٹھڑا نیچے

Marfat.com

پھینکو اور ہاتھ و پاؤں میرے حرکت سے بے حس ہوئے پہاڑ بنا رہا اور صبح تک اسی حال پر رہا جب صبح نمودار ہوئی اور لوگ آئے مجھے دیکھ لئے میں رسوا ہوا اور اپنا سرگشت بیان کیا تو آخرالامر میں جو چارہ وہاں سے لے گیا تھا واپس دوبارہ وہاں چوری کے غرض سے نہیں گیا اس قسم کے ہزار کراماتیں لوگوں نے مشاہدہ کئے ہیں اور یہی سبب ہے کہ زمیندار اور دقان لوگ اپنے مویشیوں کے چارے وہاں امانت کے طور پر رکھتے ہیں اور کسی کی قدرت نہیں ہوتی کہ وہاں سے کوئی چیز چرا کر لے جائے۔

حاجی دریا خان بابا چمکنی کو آپ کی توجہ:۔

اولیاء کرام کی نظر اکثیر اعظم کے مساوی ہے کہ سیاہ خاک کو زرخالص بنا دیتے ہیں اور ایک زرے کو اختاب درخشان بنا دیتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت اخوند پنجو صاحب رحمۃ اللہ کسی راستے سے گزر کر رہے تھے کہ کسی نے سوال کیا کہ جنت سوار کسی طرح ہوتے ہیں اس وقت دریا خان افغانی ساکن چمکنی جو کہ ایک خوشرو جوان تھا آپ کے سامنے سے اس کا گزر ہوا آپ نے فرمایا کہ یہ سوار جنت میں سے ہے دریا خان اس توجہ سے اپنے آپ کو بھول گئے اور قلب جاذب الٰہی ہوئے گھوڑے سے نیچے اترے حضرت کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور آپ کے مرید بن گئے اپنا تمام مال خدا کی راہ دے دیا اور تجرد گزین وخلوت نشین بنے پھر حج بیت اللہ شریف گئے اور کاملان وواصلان سے بن گئے اور بڑا مرتبہ پایا اور آپ کا مرقد منور زیارت خاص وعام ہے عوام لوگ آپ کو حاجی دریا خان بابا کہتے ہیں ملا خاکی مرحوم نے اس واقعہ کو اس طرح نقل کیا ہے۔

Marfat.com

کسے پرسید کہ اے صاحب ولایت
چہ سان باشند رکبانان جنت
بہ راہ می رفت دریا خان سوارہ
درآمد مروا اندر نظارہ
بگفتا اے کہ برمرکب سوار است
بزیرش ختلے بس را هوار است
سوار خلد ایں باشد ببیند
زگلزار رخش گلها بچینید

ترجمہ:۔
کسی نے پوچھا کہ اے صاحب ولایت کہ سواران جنت کس طرح ہوتے ہیں اس وقت دریا خان راستے پر جارہے تھے تو آپ کی نگاہ اس چلنے والے پر پڑی تو فرمایا کہ جو شخص اس مرکب پر سوار ہے اور اس کے نیچے گھوڑا ہے بس یہی خیمہ زن یعنی جنتی سواروں میں سے ہے یہی جنتی سوار ہے اس کو دیکھو اور اس گلزار سے پھولوں کو چنو۔

بعض اسرار کہ حضورؒ نے حاجی دریا خان کو بیان کیے:۔

حاجی دریا خان نے آپ سے سوال کیا کہ قیامت کی علامات کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ میری مسجد کا محراب زمین میں گھس جائے تو تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ محراب سال بہ سال پستی کی طرف جارہا ہے اس سے مراد تنبیہ تھی۔ واللہ اعظم بالصواب
دوم یہ جو بھی میرے مزار پہ کوئی مطلب لے کر حاضر ہو جائے تو ناامید نہیں جائے گا لقولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا

Marfat.com

الصّالِحٰاتِ سَوَآءً مَحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ان کی حیات اور ممات برابر ہیں۔
سوم یہ کہ لوگ میری وفات کے بعد میرے قبر سے کرامات کا ظہور ملاحظہ کریں گے جس طرح لوگ اولیاء کرام سے زندگی میں ملاحظہ کرتے ہیں اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ
چہارم یہ کہ اے دریا خان اگرچہ لوگ اپنی زندگی میں لنگر دیتے ہیں لیکن بعد وفات وہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے میرا لنگر میری وفات کے بعد قائم ہوگا اور ہرگز اس میں کمی نہیں آئے گا اور یہی سبب ہے کہ جتنے لوگ آپ کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں جو کھانا تیار ہوگا وہ ان تمام کے لئے کافی ہوگا چنانچہ اس عاجز بندہ نے لنگر سے چند روٹیاں تبرکا لے گیا اور دھقانوں کو اور چند دوسرے لوگوں کو دیا وہ تمام کھا کر سیر ہوگئے اور اب کچھ ٹکڑا میرے ہاتھ میں تھا۔

لنگر مزار حضرت اخوند پنجو کے بیان میں:۔

سلاطین مغل اگرچہ آپ کے لنگر کے مصارف کے لئے آپ کی اولاد کو جاگیر دینے کے لئے زیادہ کوشش کرتے تھے لیکن چونکہ آپ متوکل علی اللہ اور تارک الدنیا تھے ہرگز قبول نہیں کیا اور اپنے بلند ہمتی کسی کا احسان نہیں جتاتے تھے اور فقر و فاقہ پر فخر کرتے تھے حضرت نظام الدین اولیاء سے نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج جو کی روٹی سے افطار کرتے تھے اور حضرت شیک نصیر الدین محمود چراغ دہلوی سے منقول ہے کہ میرے پیر حضرت نظام الدین اولیاء کئی مدت سے زنبیل اپنے ساتھ رکھتے تھے اور حضرت نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہے کہ ایک رات میں حضرت فرید الدین گنج شکر سے دولت خانہ

Marfat.com

میں ڈیلہ و باٹا سیر ہو کر کھائے تو وہ عید کا دن ہوتا اور یہ دوسرے لوگوں کے لئے محال معلوم ہوتا ہے میانی دعاء کو جو کہ محلات قدیمہ رقبہ موضع اکبر پورہ جو کہ حالا تصرف دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اگر چہ بطور سیرئی (وہ زمین جو بزرگوں کو عطاء کی جاتی ہے) بابا صاحب کے خادموں کو نذر کیا تھا لیکن آپ ان چیزوں کے ساتھ کوئی تعلق اور میلان نہیں رکھتے تھے اور مشائخ چشتیہ کے روش کے مطابق فقر پر خوش تھے چنانچہ خادمان مزار وہ زنبیل کو استعمال کرتے تھے اور اس پر ان کا گزارہ تھا اور مسافر لوگ تبرک کے طور پر اس کو کھاتے تھے اور اس نعمت عظیمہ کو فخر جانتے تھے چنانچہ بعض لوگ جو مالدار ہوتے ہیں مزار کو آتے ہیں اور پلاؤ کے دیگوں کو پکاتے ہیں اور لوگوں پر کھلاتے ہیں اور خود خادموں کے ساتھ لنگر جو کہ اس زنبیل سے حاصل کیا ہوتا ہے تبرک کے طور پر کھاتے ہیں نقل ہے کہ ایک دفعہ شاہ شجاع بادشاہ کابل اکبر پورہ کو آئے تھے اور مزار کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے تو شاہانہ طعاموں کو پکھاتے اور مزار کے خادموں کو دیتے اور خود زنبیل کی روٹی لنگر سے لیتے اور بڑے شوق سے کھاتے اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کے تبرکات میں بہت زیادہ خوبی عطا کی ہے اور لوگ ان سے فائدے حاصل کرتے ہیں چنانچہ یہ مشہور ہے کہ جب حضرت خواجہ بزرگوار شیخ معین الدین چشتی کو اتفاق صحبت حضرت ابرہیم قندزی ہوا تو آپ نے اس کی خدمت میں انگوروں کے خوشے پیش کی حضرت ابراہیم قندوزی نے اپنے زنبیل سے ایک خشک روٹی کا ٹکڑا نکالا اور منہ میں رکھ کر چبایا اور اللہ تعالیٰ نے اس قدر مراتب عالیہ سے اس کو کامیاب بنایا اور مجھے یقین ہوا تھا کہ حضرت اخون پنجو صاحب کو تقسیم لنگر اور میزبانی مہمانوں کی طرف بہت توجہ ہے اس لئے کہ آپ کو میں نے اجمیر شریف میں آپ کو خواب میں دیکھا تھا اور میرے ساتھ مناقب کے متعلق گفتگو کیا تھا جس وقت لنگر کے لئے آواز دی گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ بمعہ اپنے ساتھیوں کے اس طرف گئے اور یہی سبب لنگر کی برکات کی ہے کہ اگر ہزار ہاں لوگ آجائے تو بھی ان کے لئے

Marfat.com

وہی لنگر کافی ہو سکتا ہے۔

نذور و شکرانے و جاگیری مزار فیض آثار۔

عہد قدیم سے رقبہ اکبر پورہ کے وسیلہ سیلاب اور قرب و جوار دیہات کے آب سیلاب جو باڑہ کے پہاڑوں سے نکل آتے تھے اور اس کے لئے بند باندھنے کی صورت نہیں بن سکتی تھی چنانچہ اس کا حال گزر چکا ہے اور مقابلہ تاریکی استحکام بند آپ کی کرامت سے ہوا تو ہر دھقان اور زمیندار اپنے فصلوں اور گیاہوں' درختوں اور قطعات خاصہ مجاور ان کے لئے و خدام مزار کے لئے مقرر کیا تھا کہ فصل بفصل محاصل ان کو دیتے تھے اگر خدانخواستہ ادا کرنے میں یا کسی شخص کی نیت میں قصور پیدا ہوتا تو خدا کی قدرت یہ تھی کہ ان کا خرمن جل جاتا یا باغ کو کیڑا لگ جاتا تھا یا فصلوں کو اوے پڑتے تھے چنانچہ انہوں نے خود ازمایا اور اپنے آنکھوں سے دیکھا تو وہ تائب ہو جاتے اور اس طرح مالدار لوگ اور مویشیوں کے مالکان گیارہویں یا جہلم کو دودھ اور دہی کو ایک وقت کے خادمان دربار کو دیتے اگر اتفاق سے کوئی بھول ہو جاتا یا کمی کے باعث نہ دیتا تو گائے' بھینس دودھ نہ دیتے اور پستانوں سے دودھ کے بجائے خون نکلتا تھا یا ان کے گائے، بچھڑے مردار ہو جاتے اور دور علاقہ جات مثلاً گدون ومہابن اور کوہستان کے لوگ بھیڑ و بکری ان کو دیتے اور اگر وعدہ خلافی کرتے تو پھر دیکھتے کہ ان کے مویشی چیتوں نے کاٹے یا ان کے بکریوں کو بھیڑئے کھاتے اور جو ان معاملات میں مخلص تھے تو اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتے اور رہزنوں وقطاع الطریق سے محفوظ رہتے یہاں تک کہ اکبر پورہ کے بعض ہندو لوگوں نے جو حضرت سے

Marfat.com

معتقدین میں سے تھے چراغ کے لئے کچھ مقرر کرتے اگر کوئی چور ان کے اموال کو چوری کرنے کا ارادہ کرتے تو وہ اندھے ہو جاتے اور محروم وہاں سے چلے جاتے یا گرفتار ہو جاتے یا مرجاتے اور یہ بھی بارہا مشاہدہ میں آیا تھا کہ آپ کے لئے وقف شدہ جائیداد کو کبھی بھی کیڑا نہیں لگ گیا تھا اور نہ گیدڑوں نے وہاں سے کوئی خوشہ اٹھایا تھا اور جو محالات مزار کے ساتھ ہیں ان کے اردگرد سرسبز اور زرخیزی ہے اور اس علاقے کے میوے کمال شیرینی رکھتے ہیں اس لئے اس جگہ کا نام مصری پورہ ہوا حالانکہ اس مزار سے پہلے یہ علاقہ شورے والا تھا اور یہ کرامت نمونہ کرامات ان کے بڑے پیر صاحب شیخ فریدالدین گنج شکر کی ہے کہ نمک کو شکر بنایا تھا چنانچہ بیرم خان جو اتالیق اکبر میں شمار ہے وہ لکھتے ہیں

کان نمک جہاں شکر شیخ بحروبر
آن کزنمک شکر کندوازنمک شکر

اور ہزارہا لوگوں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ یہاں مصری کی بارش ہوئی تھی یہاں تک کہ یہاں سے پشاور اور جوانب شہر کو یہ بارش پہنچی تھی اور لوگوں نے اس کو کھایا اور دوسرے علاقے کے لوگوں کو دیئے اور یہ بات کئی اخباروں میں شائع ہوئی اور میرے ہوتے ہوئے ایک دفعہ یہ بارش ہوئی تھی تو میں نے افغانی میں یہ کہا۔

پیخور هسے وطن دے په جهان
چه وره وی دمصرو په کے باران

ترجمہ

پشاور ایسا علاقہ ہے جہان میں کہ یہاں مصری یعنی شکر کی بارش ہو جاتی ہے اگرچہ حضرات اولیاء کرام کو مفاتیح کنوز غیبی ان کے ہاتھ میں ہے اور لوگوں کی خدمت وشکرانے کی حاجت ان کو نہیں ہے لیکن یہاں مجاوران اور خادموں کے لئے ایک قسم احترام اس میں پوشیدہ ہے تو ہذا اگر کسی کو توفیق وہمت عطاء کرے تو ان اشیاء کے ادا کرنے میں

Marfat.com

سراسر مصلحت اور بہبودی ہے وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ اور میں نے اپنے دل میں یہ جانا ہے کہ اولیاء کرام شکرانوں کے ادا کرنے میں خوش ہوتے ہیں چنانچہ ایک رات مجھے برات غیبی آنخضرت نے عطاء کی اور صریحا یہ بھی فرمایا کہ اگر برات تم نہ وصول کیا تو شکرانہ بھی دو گے اس سے میں نے معلوم کیا کہ شکرانہ تفرحِ ارواح طیبہ کا سبب ہے چنانچہ شکر نعمات الٰہی باعث زیادتی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر تم نے شکر ادا کی تو میں تم پر انعام زیادہ کروں گا۔

آپ کے بعض خلفاء ومریدوں کا تذکرہ:۔

مرید اور خلفاء آپ کے بہت زیادہ ہیں اور اس مختصر کتاب میں اس کا بیان ممکن نہیں لیکن ان میں سے بعض جو ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بعض کے حالات حسب ذیل ہیں۔

شیخ میاں علی خان بابا المعروف بہ میاں علی صاحب کا تذکرہ۔

آپ کے پرانے اور بڑے مرید اور زیادہ محترم اور خادم صمیم محرم اسرار قدیم اصل شیر پاؤ ہے جو ہشت نگر میں واقع ہے اور شریف خاندان افغانان یوسف خیل جو زیادہ اراضی واملاک وقوم سے تعلق رکھتے ہیں شکل آپ کا نوانی وچہرہ نورانی اور جوانی میں جو اجمالاً آپ کا ذکر گزر چکا ہے اپنے خالہ جو اکبر پورہ میں رہتی تھی ان کے پاس آیا اور سبق کے ارادہ سے حضرت اخوند پنجو بابا علیہ الرحمت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت خدمت کی اور حضور کے ساتھ خلوت اور جلوت میں

Marfat.com

آپ کے ساتھ رہے اور حضرت اخوند پنجو بابا کے زیادہ توجہ واسرار وکرامات کے متعلق جو معلومات آپ کو ہے وہ کسی دوسرے خلیفہ اور مرید کو نہیں ہے اور جو مرتبہ اس کو پیر کی طرف سے ملا تھا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا تھا اور تاریکیان کے مدافعت اور مباحثات اخوند صاحب کے ساتھ ان گمراہوں کے رد میں زیادہ دخل اور معاونت شیخ میاں علی خان کو حاصل تھا اس سبب سے اس کو حضرت اخوند صاحب کا وزیر کہا گیا ہے آپ کو پیر کی جانب سے حصہ واخر وفیض کامل ملا تھا لیکن حتی الامکان اور پیر کے ادب کے خاطر اپنے کمالات وکرامات کو ظاہر نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو چھپاتے تھے اور آپ جمالی صفات سے متصف تھے حضرت اخوند صاحب کمال محبت وشفقت سے اس کو شیخ جیو کہتے تھے چنانکہ پیر کی زندگی میں تمام کام آپ کے سپرد تھے اور پیر کے وصال کے بعد حضرت کے تصرفات میں آپ کو زیادہ دخل ہے خزائن غیبی کے ہمراہ حضرت اخوند صاحب کے آپ تھے چنانچہ وہ شخص جس کو برات غیبی روضہ مبارکہ حضرت اخوند صاحب سے مجھے عطاء کیا تھا وہ یہی میاں علی بابا تھے جتنی گفتگو دوسری بار خواب میں مزار آنحضرتؐ بندہ کے ساتھ ہوا تھا وہ یہی خلیفہ فیاض تھے اور یہ خوبصورت قد جوان تھے نہایت فصیح ورحم دل کہ سمت شرقی روضہ مبارکہ ستون کے ساتھ قبلہ کی طرف بیٹھا ہوا تھا اور مجھے دیکھا اس سبب پر (کہ میں لمبے سفر ہندوستان سے واپس آیا تھا اور اجمیر شریف میں خواجہ کے درگاہ پر چہلہ کیا تھا) میرے ساتھ ہندوستانی زبان میں گفتگو کیا جو کچھ مجھے خواجہ صاحب اجمیر شریف سے میں نے مانگا تھا تو اسی کو آپ کے مریدوں میں یعنی اخوند پنجو صاحب نے میاں علی بابا کے ذریعہ سے مجھے حاصل ہوا

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید　دیگر آن نیز کنند آنچہ مسیحا کرد

خلاصہ یہ کہ کرامات وبرکات میاں علی صاحب تمام خلفاء حضرت اخوند صاحب کے زیادہ ہے اور شیخ میاں عبدالرحیم صاحب جو دفن ہے ڈینگ کے کنارہ متصل مخارہ آپ کا فرزند او جمند ہے جو صاحب

Marfat.com

لفظ و مستجاب الدعوات و صاحب تصرفات کثیرہ اور بہت سی کرامات آپ سے ظاہر ہوئی اور وہ میاں جیو کے لقب سے مشہور تھے ۔ کتاب مناقب حضرت اخوند پنجو صاحب تصنیف میاں علی صاحب جو کہ مشہور ہے دراصل میاں عبدالرحیم نے اپنے والد ماجد کے زبان سے خود فارسی نثر میں لکھا اس لئے کہ میاں علی خان بابا لکھنے والا نہیں تھا پھر میاں حافظ محمد سعید صاحب ابن میاں عبدالرحیم اس کتاب کے مطالب کو ملا خاکی صاحب نے پیش کیا اور اسی کتاب کو فارسی نظم میں منظوم کیا اور حافظ محمد سعید صاحب پشتو کے اشعار اچھے انداز سے کہتے چنانچہ میں نے ہندوستان کے کسی قدیم کتب خانہ بادشاہی میں اشعار دیکھے تھے اور عنوان اس کا حافظ محمد سعید ساکن اکبر پورہ لکھا تھا اور خاندان شیخان اکبر پورہ تمام اولاد میاں علی صاحب کے ہیں اور ابھی تک اس کی اولاد سے شرافت و نجابت ظاہر ہے اور ان کی تعویذات خصوصاً ناف کے زیادہ مجرب ہے اور باقی دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ۔ میاں بادشاہ ساکن کندی شیخان اکبر پورہ کہ اب اکبر پورہ مشرق کی طرف بارہ آباد ہے نیک مرد اور شاعر و حکیم و عامل اس خانوادہ میں موجود ہے کہ کتاب مناقب خاکی کو افغانی زبان میں نظم کیا ہے یعنی منظوم ترجمہ کیا ہے مرقد مبارک میاں علی صاحب اکبر پورہ میں بیرون دروازہ مشرق کی طرف مزار حضرت اخوند پنجو صاحب کے ساتھ ہے ۔

شیخ عبدالغفور عباسی المعروف بوڈا بابا کا تذکرہ

یہ صاحب نہایت اخلاص مندان و فدایان اخوند صاحب کا تھا آپ حضرت عباس کی اولاد میں سے تھے جو کہ حضرت محمد ﷺ کے چچا تھے

Marfat.com

لہذا اس لئے اس کو عباسی کہتے ہیں اگر چہ عباسیان زیادہ دشمن اہل بیت تھے اور اپنے دور خلافت میں اہل بیت کا استصال کیا تھا اور تواریخ اس سے پر ہے لیکن بوڈا بابا اہل بیت کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا تھا آپ اصلا ترکستان کے تھے چونکہ ضعیفی و پیری میں حضرت اخوند صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس لئے بوڈا بابا کے نام سے مشہور ہوئے اس لئے کہ بوڈا افغانی زبان میں عمر رسیدہ آدمی کہا جاتا ہے شیخ صاحب ترکستان سے پشاور آئے موضع پیاری شغاری جو داؤدزئی کے علاقہ میں واقع ہے وہاں اقامت اختیار کیا اور وہاں کے باشندہ ہوئے یہ گاؤں دریائے کابل کے جنوب میں تھا یعنی دریا کے جانے کا راستہ ادی زئی کی طرف تھا اور داؤدزئی و اکبر پورہ میدان تھا کافی مدت بعد دریا نے اس طرف طغیانی کیا شیخ صاحب ۳۲ سال اپنے پیر کی خدمت میں رہے آپ کے رتبہ اور کرامت کا سبب یہ تھا کہ ایک دن اپنے پیر سے رخصت ہوا اور اپنے گھر آئے آپ روزہ سے تھے تو آپ کی افطاری کے لئے جوار کی روٹی اور سبزی پیشتر سے ساگ جو کہ مشہور ساگ ہے پکایا جب اس سے افطار کیا تو زیادہ ذائقہ دار معلوم ہوا فرط محبت سے چاہا کہ اپنے پیر کے لئے تحفہ دیگچی (یعنی ساگ کی ہانڈی) پختہ چند سکڑک یعنی جوار کی روٹی اپنے سر پر رکھ کر چل پڑا جب اکبر پورہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا پیر بڑے لاہور کو تشریف لے گیا ہے اپنے پیر کی زیارت کے لئے یعنی شیخ ابوالفتح قنیاچی کہ ان ایام میں وہاں اقامت پذیر تھے شیخ صاحب نے وہی دیگچی سر پر رکھ کر لاہور روانہ ہوئے جب راستے میں اپنے پیر سے ملے تو وہی سوغات پیش کئے حضرت اخوند پنجو صاحب نے جب اس کی یہ تکلیف اور خلوص دیکھا آپ پر بہت مہربان ہوئے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا اور فیضاب کیا اور بڑے مرتبہ تک پہنچایا پھر دونوں لاہور گئے جب واپس آ گئے تو حضرت اخوند صاحب نے حضرت عبدالغفور کو ضعیف العمری کے سبب اس کے علاقہ میں رہنے کی اجازت دی مرقد مبارک حضرت شیخ صاحب کا علاقہ خلیل دہات

Marfat.com

بارو زئی موضع کو چیان مقبرہ چھل گزی میں ہے بعض اخوند خیلان کہتے ہیں کہ بوڈا بابا کی اولاد نہ تھی لیکن بعض اکابر کہتے ہیں کہ خاندان میاں غلام علی شاہ' اکبر شاہ ساکنان اکبر پورہ میاں عظیم شاہ ساکن گھڑی مومن و بہرام شاہ اس بوڈا کی اولاد میں سے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں حضرت شیخ عبدالغفور صاحب نے مناقب اخوند پنجو صاحب پر کتاب لکھی ہے جو کہ زیادہ نایاب اور کم یاب و نادرالوجود ہے شیخ عبدالغفور صاحب کے زیادہ مریدین تھے ان میں سے ایک شیخ صاحب ریگی و اخوند بابا جد شیخان باڑہ کہ میاں مظفر شاہ و شیخ اکبر صاحب ان کی اولاد سے ہے اور اخوند صاحب بٹی محاذی اچینی جو کہ مرجع آفریدیوں کی ہیں اور مشہور ترین تمام مریدین میاں جی صاحب مٹی تھا جو کہ علاقہ ننگہار کا تھا اور خوارق و کرامات کا ظہور زیادہ اسی سے ہوا کہ لوگ اس سے واقف ہیں کہا جاتا ہے کہ میاں جی صاحب مٹی ہر روز گرم پانی کا لوٹا طہارت پیر کے لئے خود مٹی سے بھر کر موضع پیاری جو کہ ایک کروہ کا فاصلہ تھا وہاں سے لے آتا اس وقت یہ دونوں گاؤں کے درمیان میں پانی نہ تھا اب دریا کابل اس کے درمیان میں حائل ہوا ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

حضرت شیخ رحمکار المعروف

کاکا صاحب کا تذکرہ

کاکا صاحب ایک کا صاحبزادہ ابن مست بن غالب ہے یہ صاحب نسلاً ترکستان کے سادات سے تھا اور خٹک قوم میں مقیم ہو کر خٹک کے ساتھ منسوب ہوئے آپ کے والد شیخ ایک صاحب پہلے حضرت اخوند پنجو کے مرید ہوئے اس نے خواب دیکھا کہ میرے کف سے

Marfat.com

زہرہ ستارہ آسمان کی طرف بلند ہوا ہے حیران ہوا حضرت اخوند صاحب اکبرپورہ کی خدمت میں آ کر یہ خواب بیان کی حضرت نے خواب کی تعبیر یہ کی کہ تمہارا ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کی شہرت و برکات آپ سے زیادہ ہوگی جب وہ واپس گھر گیا تو اس کا لڑکا پیدا ہوا تھا اس نے کپڑے کے اس ٹکڑہ میں جس میں بچہ باندھا جاتا ہے لیکر پیر کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس نومولود کو دعا کی اور اس کا نام رحمکار رکھ دیا شیخ ابک نے بطور شکرانہ سات گز کپڑا اور ایک سفید مرغا حضرت کی خدمت میں پیش کی چنانچہ ابھی تک آپ کی اولاد وہی شکرانہ سال بہ سال اخوند پنجو بابا کے مزار پر لے جاتے ہیں کاکا صاحب کی کرامات وخوارق بہت زیادہ ہیں بیان نہیں کیا جا سکتا آپ کے مفصل حالات آپ کے فرزندار جمند میاں حلیم گل صاحب نے فارسی میں نقل کیا ہے اور وہ کتاب طبع ہوچکی ہے کاکا افغانی زبان اور خٹک میں محترم مرد کے لئے استعمال کرتے ہیں آپ کے زیادہ ریاضت کی وجہ سے آپ کا چہرہ زرد تھا اسی سبب سے آپ زیڑی کاکا کے نام سے مشہور ہوئے اس لئے کہ زیڑی افغانی زبان میں زرد کو کہا جاتا ہے ملک خوشحال خان جو خٹک قوم کا سردار تھا بسبب بددعا کاکا صاحب کے ہمیشہ ذلیل وخوار ہوا اور آخر اورنگزیب عالمگیر نے اس کو قید کیا اور ہندوستان لے گیا اس نے جیل میں یہ شعر افغانی زبان میں کہا۔

زہ پہ بند داورنگ نہ یم چہ بہ خلاص شم
زبندکڑے رحم کار زیڑی کاکایمہ

مرزا گل صاحب اور شیخ بابر صاحب واخون چنبل بیگ صاحب کہ جذبات وتصرفات آپ کے بہت زیادہ مشہور ہیں اوران بزرگوں کی خوارق وکرامات لوگوں کی زبانوں پر ہیں یہ تمام کاکا صاحب کے مریدوں میں سے تھے۔

Marfat.com

اخوند سالاک کابل گرام کوہستان کا تذکرہ

سالاک مشہور زبانوں کو کتابوں میں چالاک ہے اور کابل گرام کوہستان چغرزئی میں ایک قصبہ ہے ساحل اباسین پر آباد ہے اخوند سالاک صاحب اصل میں ترکستان کے ہے اخوند سلاک اور اس کے بھائی بھی مرید اخوند پنجو صاحب کا ہے جو علاقہ یوسف زئی تپہ سدوم گاؤں بھڑوچ بفاصلہ چار میل موضع رستم شمال کی طرف ہے اخوند سالاک صاحب تصانیف عدیدہ مشہورہ تھے ان کتابوں میں سے فتاوی غریبہ دینی مسائل میں ہے کہ بہت سے علماء نے اس سے اخذ کئے ہیں اور اسلامی ممالک میں معتبر مانے جاتے ہیں چنانچہ اسماعیل دہلوی نے سید بادشاہ کی طرف سے غنائم کی تقسیم میں بموقع موضع ہنڈ وزیدہ اور قتل سردار یار محمد خان بدی اس کتاب غریبہ سے روایت پیش کیا تھا آپ کی دوسری کتاب بحر الانساب ہے تمام عالم انساب اور خصوصاً انساب افغانان اور اتراک اور سادات اور مشائخ طریقت بسط انداز سے اس میں تحریر ہے تیسری کتاب غزویہ ہے اس میں غزوات کافروں کے ساتھ اور کوہستان سے چیلاس تک وغیرہ بیان درج ہے اور یہ تین کتابیں فارسی زبان میں ہے اور اس میں عربی الفاظ زیادہ درج ہیں اور چوتھی کتاب مناقب اخون پنجو صاحب کے متعلق ہے جو کہ بہت زیادہ معتبر مانا جاتا ہے۔

Marfat.com

ذکر اخون سالاک غازی اکبرپورہ سے جہاد کافروں کے ساتھ تک:۔

اخوند سالاک صاحب ترکستان میں جائیداد واراضی وزیادہ زمینوں کے مالک تھے اور اسکے رشتہ داران پر متصرف ہوئے اور آپ میں صفات جلالیہ زیادہ تھے حضرت اخوند پنجو صاحب جہاد اکبر جو کہ جہاد نفس کے ساتھ ہے زیادہ توجہ رکھتا تھا کیونکہ حضور ﷺ کا قول ہے کہ اپنے دشمن کو دشمن جانو جو تمہارے دو اطراف کے درمیان ہے اخوند سالاک صاحب جہاد اصغر کی طرف زیادہ مائل تھا لہذا پیر کی اجازت سے کافروں کے ساتھ جہاد شمال کوہستان کو روانہ ہوئے پیر صاحب نے اس کے حق میں دعا کی اور سواری کے لئے ایک گھوڑا اور ایک تلوار تبرک کے طور پر آپ کو عنایت کی اور فرمایا کہ اس کے لیۓ شیخ رحم کار سے طلب امداد کر۔ اخون سالاک صاحب صرف دو ساتھیوں کے ہمراہ اکبر پورہ سے روانہ ہوۓ اور شیخ رحم کار کی خدمت میں حاضر ہوۓ وہ چشتی نوجوان تھا اپنے ضمیر کا اظہار کیا آنجناب نے اس کو اپنے مرید فقیر چنبل بیگ مستانہ کے ساتھ روانہ کیا (یہ اصل میں خٹک دریا خیرآباد اٹک کا رہنے والا تھا اور اس کا پورا نام چنبل خان تھا طریقت کے بعد خانی کو ترک کیا بارہ آدمیوں کے ساتھ دف ڈھولک اور بانسری کے ساتھ وجد کی حالت میں گھومتا تھا) جو کہ اس کے آگے جارہے تھے اور اس کی طاقت کو مضبوط کیا۔ چنبل بیگ صاحب زیادہ پرجوش اور نہایت صاحب تاثیر تھا جب سماع کی حالت وجد میں آتا اور شعلہ زن ہو جاتا اور جو کچھ اس کی زبان پر آجاتا وہی ہو جاتا آپ کے پیران صاحبان غلبہ شریعت کی وجہ سے جوش وعشق الٰہی کو ضبط کرتے اور سماع نہ کرتے لیکن آپ ضبط کی طاقت نہیں رکھتے

Marfat.com

تھے اور حضرت نظام الدین اولیاء اور شاہ عبدالقدوس گنگوہی وغیرہ حضرات چشتیہ بے ہوشی میں بھی رقص کرتے تھے اور دوسروں پر بھی رقص کی حالت طاری ہوتا جب اخوند سالاک نے چنبل بیگ سے امداد طلب کی برائے مصارف غازیان ومجاہدان دین کے لئے ذخیرہ پہنچادیں تو آپ نے چھ دف بجانے والے اور چھ بانسری بجانے والے کو جمع کیا اور حکم دیا کہ اس کو بجادو تو جب انہوں نے دف اور بانسری بجانا شروع کردیا تو آپ حالت وجد میں آئے اور افغانی زبان میں یہ مصرعہ شروع کیا۔

په دے خوړ کیی سره اوسپین انبارانبار دی
فقیر نه اخلی او نه ئیے سه پکار دی
اخون سالاک سومره چه اخلی وادخلی
که خواری نه وی دنه وی

ان ابیات کا معنی یہ ہے کہ اس وادی میں چاندی اور سونا انبار انبار پڑے ہیں فقیر نہ کچھ لیتا ہے اور نہ اس کے لئے ضرورت ہے اور اخون سالاک جتنا لیتا ہے لے لے اگر فقیری نہ رہے تو نہ رہے جب اخون سالاک نے نگاہ کی تو تمام پتھر درہم یا دینار ظاہر ہوتے تھے جتنا وہ لے سکتا تھا لے لیا اور جہانگیر نے سے گزر دریائے لنڈی عبور کیا اور یوسف زئی آیا اور رزڑ وابا خیل کے لوگوں کو بمقام شیوہ شیخ جانا کہ ان ایام میں ان کا رئیس عمر خان نیک مرد تھا اس کو لیکر پنجتار آیا ۔ باگو خان اس وقت پنجتار کا خان تھا اس کے ساتھ ہوا اور پھر وہاں سے علاقہ مدہ خیل وحسن زئی گیا۔ باڈوما کافر اس وقت اس علاقے کا سرکردہ تھا اس کے ساتھ غزا کیا اور تمام علاقہ پکلئی والائی وننداڑ وکوہستان چیلاس کو گیا اور کافروں کو مسلمان کئے ان علاقہ جات کے فتح کرنے کے بعد اخون سالاک نے ان چار کو چار خوانین اور یوسف زئی کے لوگوں کو بطور انعام دیا ایک تلوار باگو خان پنجتار کو خان خدو خیل اور سجادہ عمر خان رزڑ خان شیوہ اور ڈوما کی بیٹی اور تمام

Marfat.com

قیدی کو بڈو خان جورزڑ کے لوگوں کا خان تھا اور ڈوما دوسرے خان کو دیا چنانچہ اولاد خانان اس ڈوما کی بیٹی کی ہے اسی سبب سے ان کو رانی زئی کہتے ہیں اس لئے کہ رانی ہندی زبان میں ملکہ کو کہا جاتا ہے اور یہ تمام حالات کتاب غزویہ میں موجود ہیں۔ اخون سالاک اس کے بعد اس علاقے کابل گرام میں مقیم ہوئے اور وہاں دفن ہوئے اولاد اخون سالاک تقریباً دو ہزار خاندان پر مشتمل ہیں آپ کی اولاد ان دوگاؤں کابل گرام و ہزار خانہ موضع چینئی مہابن میں اور علاقہ گدون میں اور اس طرح سوات و بونیر و پکلئی میں آباد ہیں کہ اخون خیل اکبر پورہ کو بطور شکرانہ فصلانہ فی ہل کے حساب سے ایک صاع غلے کا دیتے ہیں جو کہ انگریزی پانچ سیر کے برابر ہے۔ مریدان اخون سالاک میں سے اخون یونس صاحب جو کہ ڈھیرئی خاوو میں مدفون ہے اور صاحب وجد و سماع تھا اور اخون صاحب شاہ ڈھنڈ علاقہ ہوتی مردان اور بہت سے دوسرے لوگ علاقہ یوسف زئی میں اوکوہ بند میں ہیں کہ لوگ ان کی برکات سے بہرہ مند ہوئے ہیں۔

حالات مستانہ فقیر چنبل بیگ

خٹک خیر آبادی

آپ کاکا صاحب کے مرید تھے اور وہ حضرت اخوند پنجو بابا اکبر پورہ کے مرید تھے اکثر اوقات وجد میں رہتے اور مستانہ حرکات کرتے آپ کے بیٹے آپ کو چشتیانہ طریقہ کی حرکات سے ناراض تھے آپ کو شریعت کے لئے تہکال کے قاضی صاحب متھ خیل کے پاس لے گئے کہ یہ شریعت کے خلاف رقص اور سرود بھی کرتا ہے اور ہمیں رسوا کرتا ہے جب قاضی صاحب کے سامنے پیش ہوئے اور طبل و بانسری بجانے والے کو آپ نے اشارہ کیا تو انہوں نے طبل اور بانسری بجانا

Marfat.com

شروع کیا اور یہ مصرعہ کہا۔

که قاضی صاحب زما یه شان مست شی

نو دده او زما به هله شریعت شی

صرف یہ کہنا تھا کہ قاضی صاحب اور اہل مجلس تمام وجد میں آ کر بے ہوش ہو کر رقص شروع کیا جب طبل بجانا بند ہوا تو قاضی صاحب ہوش میں آ گئے اور حکم دیا کہ یہ مجذوب ایک قسم کا مردہ ہے اور مردہ کے ساتھ شریعت نہیں ہوسکتا۔ موتوا قبل ان موتوا.

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کپورہ جہانگیری کے کنارے قصبہ آباد تھا اور اس میں تین چار ہزار گھر آباد تھے وہاں فقیر چنبلبیگ صاحب کسی آدمی کے ساتھ سفارش کے لئے خان کی بیٹی کی منگنی کے لئے گئے خان نے انکار کیا تو اس وقت چنبل بیگ نے طبل بجانا شروع کیا اور یہ الفاظ کہے۔

خار کپور که نه وی نه وی . که سوزی سوزی . دفقیر به سه وی سه وی

یعنی اگر کپور شہر نہ ہو تو ہو اگر جلے تو جلے فقیر کا اس میں کیا ہے۔

پس ناگاہاں شہر پر قہر نازل ہوا اور جب یہ حضرات وہاں سے نکلے شہر کو آگ لگ گئی اور تمام شہر جل گیا اور ابھی تک یہ آباد نہ ہوا نعوذ باللہ من غضب الاولیاء

چنبل بیگ مستی میں آ گئے اپنے پیر کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو نازکی باتیں کہتے۔

کله زیړ شی کله سپین شی کله سور شی

نه رازی نه په پخو پریوزی چه حضور شی

کبھی زرد کبھی سفید کبھی سرخ ہو جاتا ہے نہیں آتا پاؤں کے چومنے والے کہ حاضر ہجائے

یہ حالت فنافی الشیخ کا ہے کہ اپنے آپ کو پیر میں دیکھتا ہے اس حالت میں جب کا کا صاحب اس کی طرف دیکھتے آپ کی مستی دور ہو جاتی اور جب محو کی حالت میں آتے تو بہت زیادہ عاجزی اور تواضع

Marfat.com

کرتے۔

تیسرا واقعہ:۔ کہا جاتا ہے کہ چنبل بیگ مستانہ صوات تھانہ میں آئے اور علی خان کے مہمان ہوئے جلال خان علی خان کا برادرزادہ تھا اور پہلے سے اس کے تباہی کے پیچھے پڑا ہوا تھا تو علی خان نے چنبل بیگ صاحب کو کہا کہ تم آج جلال خان کے مہمان ہو بچارے کے گھر میں کوئی چیز نہیں تھی اپنی والدہ کے پاس آنا چاہتا تھا کہ مہمان کی مہمانی کرے والدہ کے ساتھ صرف گھر میں ایک پیزوان تھا۔

(پیزوان ایک زیور ہے جو عورتیں ناک میں ڈالتی ہیں) اس پیزوان کو بازار میں فروخت کیا اور مہمانی کا بندوبست کیا فقیر اس حقیقت سے آگاہ ہوا دف اور بانسری بجانے والے کو جمع کیا اور سماں شروع کی اور جب وجد میں آئے تو یہ مصرعہ شروع کی۔

ٹیک د وی چارگل دی وی

او پیزوان کہ نہ وی۔ نہ وی

جلال د خان وی تل داوسی

اوعلی خان کہ نہ وی نہ وی

یعنی ٹیک و چارگل ہو اگر پیزوان نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں اور جلال خان ہمیشہ اس کی خانی رہے اور اگر علی خان نہ ہو تو اس کو کوئی حاجت نہیں۔ اس کے بعد کل علی خان کے پیٹ میں درد قولنج پیدا ہوا اور مرگیا جلال خان تھانہ سوات کے خان ہوئے اور اب خانی اسی جلال خان کے نسل سے چل رہی ہے اور اس کے خاطر تھانہ سوات کے زنانہ آج تک ٹیک اور چارگل استعمال کرتی ہیں اور پیزوان کو بالکل ترک کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک سال بارش نہیں تھی خٹک علاقہ اور یوسف زئی قحط سالی سے برباد ہوا تھا تو لوگ مستانہ چنبل بیگ کے پاس آئے تاکہ استسقاء کے لئے دعا کرے تو چنبل بیگ صاحب نے دف اور بانسری بجانے والے کو حکم دیا کہ بجاؤ اور یہ مصرعہ بزبان افغانی شروع کیا۔

Marfat.com

قحط سالی دیره پہ زور ده
پریوتلی کور پہ کور ده
باران د او اوریگی
او سوکڑه که نه وی نه وی

یعنی قحط سالی بہت زور پر ہے اور ہر گھر میں اس کا اثر ہے بارش ہو جائے اور قحط سالی نہ ہو۔
اللہ کے فضل سے ناگاہان بادل نمودار ہوا اور اس حد تک بارش ہوئی کہ تمام مال اور مویشیوں کو سیراب کیا اور کچے دیوار گھروں کو بھی گر پڑے۔

جلال الدین اکبر حضرت اخوند پنجو کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کے لئے دعا کرنا اور آپ کی کرامات کا ظہور:۔

جلال الدین اکبر پہلے سے اولیاء کرام کا معتقد تھا اور پھر خصوصاً حضرات چشتیہ کے ساتھ بہت زیادہ اعتقاد رکھتا تھا اس لئے کہ آپ کی اولاد نہیں تھی شیخ سلیم فتح پور سیکری کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو شہزادہ سلیم عطاء کی شکرانہ کے طور پر اکبر بادشاہ اکبر آباد سے اجمیر شریف تک پیادہ زیارت حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگوار معین الدین چشتی کے لئے گئے مرزا محمد حکیم جو آپ کے بھائی تھے جب ۹۸۹ھ میں فساد کے وقت پنجاب کی طرف آئے تو خواجہ جلال الدین تھانیسری جو کہ پیر ابوالفتح قنباچی کے تھے کی خدمت پہنچے اور وہاں سے فیض یاب ہو گئے اور اس سال اکبر بادشاہ نے اپنے سرحدات کی

Marfat.com

حفاظت کا اہتمام اپنے وزیر سید خواجہ شمس الدین محمد خانی جو کہ دریائے سندھ کے ساحل (نیلاب) قلعہ اٹک بنایا۔ اور شاد مان خان کو مرزا محمد حکیم بادشاہ کابل و حاکم پشاور کے ہاتھوں مارا گیا اور علاقہ شہر بگرام کو فتح کیا اس وقت حضرت اخوند عبدالوہاب صاحب بالا حصار کے قریب اقامت پذیر تھے چونکہ وہ مادرزاد ولی تھے بیعت سے قبل بھی جیسا کہ گزر چکا کہ ہزار ہا کرامات آپ سے ظاہر ہوئی تھی کہ مجذوب باکمال شخص اس علاقہ میں پیدا ہوا ہے یہاں سے جلال الدین اکبر کے دل میں آپ کے دیدار کا شوق تھا لیکن وہ جلدی سے کابل روانہ ہوا ۹۹۳ھ میں جب مرزا محمد حکیم وفات ہوا اور عبداللہ خان ازبک کابل کا ارادہ رکھتا تھا اور اس طرف یوسف زئی کے پٹھان شورش برپا کیا تھا اور فرقہ روشنائی جو کہ تابع جلالہ بن بایزید تاریکی کے تھے اور کوہستان' خیبر و تیراہ میں بڑا فساد برپا کیا تھا اور قافلوں کے راستے بند کئے تھے کہ مسافر راستہ عبور کرے اکبر بادشاہ اٹک آئے اور کچھ مدت وہاں مقیم رہے اپنے علاقے کے استحکام حدود اور یوسف زئی قوم کے استیصال کے لئے شمالی دریا کا مہ حصار خام جو کہ نوشہرہ کے نام سے موسوم ہے اس شہر کو بنایا اور جہانگیری کو بنام جہانگیر ولاہور' یوسف زئی وانبار و دمغار ونگرکوٹ وکوٹلہ محسن خان تعمیر کیا اور نوشہرہ سے اکبر پورہ تک لشکر شاہی اسی چراگاہ میں مقیم ہوئے اور امراء کی آمدورفت اور اراکین کی اس وقت واس علاقہ میں سیر وشکار زیادہ ہوئے۔

ان ایام میں حضرت اخوند پنجو صاحبؒ اکبر پورہ کے باہر مسجد کھجور میں یاد الٰہی میں مشغول تھے اور لباس تحریر و بے تعلقی میں محو تھے خاص و عام میں آپ کی طرف لوگوں کا دھیان آپ کی طرف زیادہ تھا جلال الدین اکبر شکار کرنے والوں کے ساتھ اکبر پورہ آیا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیض حاصل کی آپ کی توجہ و برکات سے اکبر پورہ کو جاہ وجلال بخشا گیا اور دشمنوں کو شکست دی اور ذلیل کرایا یوسف زئی قیدی ہوئے اور فرقہ روشنایاں پراگندہ ومتفرق ہوئے

Marfat.com

اور عبداللہ خان اوزبک سربراہ کابل دربدر ہو گیا بادشاہ کا حسن عقیدت اور خلوص آپ کے ساتھ زیادہ ہوا ملا خاکی اس معاملہ میں لکھتا ہے۔

شاہ شاہان عالم شاہ اکبر   مرید خاص او بود اے برادر

اکبر بادشاہ جو بادشاہوں کے بادشاہ ہے آپ کے مرید خاص میں سے تھے اے برادر۔ جب کہ یوسف زئی کی نسبت معلوم ہوا کہ بادشاہ ان سے نفرت کرتا تھا تو حضرت اخوند صاحب اپنے قدیم اسلاف کے وطن یعنی سنبھل کی طرف منسوب کرتا تھا (سنبھل اس سنبھل سے شہرت رکھتا تھا) اس سبب سے شیخ ابوالفضل وزیر اکبر اپنی کتاب آئین اکبری مندرجہ ذیل عنوان خدیونشا تیں یعنی صاحبان باطن وظاہر اور دین و دنیا کے عزت مند شیخ پنجو سنبھلی لکھا ہے ابوالفضل مشارکت لقب سے خود شیخ اخوند کو ترجیح دیا ہے کچھ مدت بعد غوث اکبر پورہ شہرت پایا۔

نظم:۔

1۔ بیا بیا بکن دیدہ دولت پرنور   بخاکبوسی درگاہ غوث اکبر پور
2۔ گراز زمین نتوانی بہ آسمان رفتن   منادی است کہ طوبے لبیتہ المعمور
3۔ بہ اشتیاق طوافش بیا تماشائن   کہ آسمان بہ زمین آمد است بامہ دہور
4۔ کشادہ بال و پراندر ہوا بہرسویش   ملائکہ امنے نہ خیل کبوتر ان وطیور
5۔ نفوس قدسیہ اولیاء است در صحنش   نہ بوئے نافہ تاتار وعنبر وکافور
6۔ بساخش زادب ہمچو بوصفا پاشوق   گرفتہ جاروے مشرگان بہ پنجہ دیدہ حور
7۔ بزیر ظل ہمائے لوائے اوچندین   چوشہ جہان وجہانگیر واکبر وتیمور
8۔ سرم فدائے رہ کوئے اپخنان حضرت   کہ بست خاک درش تاج وقیصر وغفور
9۔ شہنشاہ یہ کہ بداغ غلامیش نازند   شہان روے زمین ہمچو خسرو وشہپور
10۔ نجا کبوسیش ابدال راشرف حاصل   بدستگیریش اوتاد راست شرح صدور
11۔ برآسمان کمالش نجوم رخشندہ   چورحم کار وچو سالاک وشیخ عبدالغفور
12۔ شعاع قبہ او درسواد ہند بہ منن   نمود وردشب پیدا تجلی کوہ طور
13۔ بخواب دید نجوخان کہ دشت یوسف زئی   شدہ چو باغ ارم ازمیانش معمور

Marfat.com

14۔ ہم اندران شب میلاد او بزرگے دید | کہ گشت مروئے زمین ہمچو آسمان پرنور
15۔ سبوئے شیر چو بالا شد از سرش بہوا | نہاد بر قدمش سر سیا دل مغرور
16۔ چوں بند بازہ پر زور راعصائش بست | شکست نشہ سرمست بے ہوش مخمور
17۔ بہ نفی غیر چوں شمشیر لاالہ کشید | کلاہ مدعیان برزمین فتاد ازدور
18۔ زرویش آں اثرے بود دردل کفار | چنانچہ برق درخشندہ درشب دیجور
19۔ زلطفھا وے است اینکہ ذرہ ناچیز | چوں شمس نصف انہاراست در جہان مشہور
20۔ منم کہ یافتم ازتوجہ خامش | برات غیب بہ تحویل خازن لاہور

ترجمہ:۔ (1) آؤ آؤ اپنے دل کو نورانی بنا دو اور وہ یہ کہ غوث اکبر پور کے درگاہ کے خاک کو بوسہ دو۔
(2) اگر زمین سے آسمان کی طرف نہیں جا سکتے ہو تو یہ منادی ہے کہ خوشی ہے بیت المعمور کے لئے۔
(3) طواف کے ارزومند آؤ تماشہ کرو کہ آسمان زمین کی طرف آیا ہے اپنے چاند اور زمانے کے ساتھ۔
(4) کشادہ بال اور پر ہوا میں ہر طرف ملائک ہیں نہ کہ کبوتر اور پرندوں کے سیل۔
(5) اولیاء کے نفوس قدسیہ اس کے صحن میں ہیں نہ نافہ تا تار کا وعنبر وکافور کی خوشبو ہے
(6) ادب سے بات کرا صفیاء لوگوں کی طرح مشرگان کے پنجہ اور حور کے آنکھوں میں گرفتار ہونا ہے۔
(7) ہما کے سایہ کے نیچے جھنڈا ایسا ہے جیسا کہ شاہجہان و جہانگیر واکبر و تیمور کا۔
(8) میرا سر فدا ہو آنحضرت کے کوچہ میں کہ اسکے در کا خاک قیصر وفغفور کے تاجر کی طرح ہے۔
(9) اس شہنشاہ کے داغ غلامی پر ناز ہے زمین کے شہنشاہ خسرو شاہ پور کی طرح۔
(10) آپ کے در کے خاک کو ابدالوں کو شرف حاصل ہے اور آپ

Marfat.com

کی دستگیری اوتاد کے لئے شرح صدور ہے۔

(11) کمال آسمان پر ستارے روشن ہیں رحم کار وسالاک وشیخ عبدالغفور کی طرح۔

(12) آپ کے قبہ شعاع ہندوستان کے ملک میں ہم پر رات میں کوہ طور کی بجلی کی طرح ہے۔

(13) گجو خان نے دیکھا کہ یوسف زئی کا دشت ہوا باغ ارم ہوا اور اس کی برکت سے آباد ہوا۔

(14) اس رات کو ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ زمین آسمان کی طرح پرنور رہوا

(15) شیر کی طرح اوپر ہوا میں آپ کے کمال کا سر ہے اور آپ کی قدموں پر سرودل مغرور لوگ رکھتے ہیں۔

(16) جب باڑے کا بند جو پرزور تھا عصاء نے باندھا اور سرمست نے شکست کھائی جو نشہ میں بے ہوش تھا۔

(17) جب کلمہ کے نفی غیر اللہ شمشیر کی طرح نکالا تو مدعیان کی ٹوپیاں زمین پر گر گئیں۔

(18) آپ کے چہرے کا کافروں پر اتنا اثر تھا کہ جس طرح درخشندہ برق ہو تاریک رات میں۔

(19) آپ کی مہربانی سے ہے یہ ناچیز نصف النہار کی طرح ہو جہاں میں مشہور۔

(20) میں مانتا ہوں کہ آپ کی توجہ خاص سے برات غیبی خازن لاہور کے سپرد سے میں نے پایا ہے۔

ذکر مدینۃ الاولیاء اکبر پورہ:۔

ماہ شوال المعظم ۹۶۱ھ مطابق اکتوبر ۱۵۵۳ء میں جب نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ غازی ایران سے جب واپس ہوئے اور اپنے بھائی مرزا کامران حاکم کابل وپشاور کو گرفتار کیا اور قلعہ بگرام کو مسخر کیا

Marfat.com

سکندر خان اوزبک کو اس پر حاکم بنایا اور خود مملکت ہندوستان کی واپسی کی طرف خیال کیا اور اس میں سرگرم ہوا کچھ وقت دریائے کامہ کے کنارے تفرر ہے وغم غلطی کے لئے سیر وشکار میں مشغول ہوئے جب اس جگہ کہ اب اکبر پورہ ہے پہنچا تو فضاء کی کشادگی کے سبب اور آب وہوا کے خوبی کے پیش نظر اس خطہ کو بہت پسند کیا اور یہاں باہر کے طور پر چار باغ بنایا اور جب کہ شہر بگرام سے نوشہرہ تک یہ تمام علاقہ دریا کے کنارے اور جنگل ومرغزار تھا اپنے لشکر اور ایران کے تعاون سے ہندوستان کے لئے آسودہ چاق ہوجائے ان ایام میں ارادہ کیا کہ یادگار کے طور پر نئی حد بندی اور تفاول اس سرزمین کو بنام شہزادہ جلال الدین محمد اکبر جو کہ اس وقت ان کے ساتھ تھے کے نام سے موسوم کیا اس وقت جلال الدین کی عمر گیارہ سال تھی اس شہر کو بنایا تو لہذا منعم خان خانان کے اہتمام سے داؤدزئی کو کہ یہ زمین ان کی چرگاہ تھی مٹی سے اور دوسرے دیہات اس جگہ مضبوطی سے آباد کئے اور ان کو تاکید کی کہ یوسف زئی قوم کے لوگ اس سے نہ گزرے کہ نستہ کے گزرگاہ کو عبور کرے اس لئے کہ یہ حدود خالصہ شاہی ہے اس میں دخل نہ آئے اس وجہ اس جگہ کا نام اکبر پورہ ہے۔ اور دیگر محلات یہ گاؤں انعام کے طور پر امراء کو عطاء کی اور محل شہندی کہ اصل میں محل شاہ ہندی ہے جو کہ گھوڑوں کے اور اصطبل کے چارہ شاہی خیمہ کے لئے مقرر ہے ان قدیم عمارتوں کے فیصلے کے لئے خادم تھا اور چالیس محلے جو تھے اور بڑا تالاب جو گاؤں کے درمیان تھا اور چار باغ جو کہ شمال کی طرف ہے تیس سال اس علاقہ کے آباد ہونے کے بعد جب حضرت اخون اس علاقے میں تشریف لائے تو یہاں آبادی زیادہ ہوگئی اور پرانا علاقہ جو اکبر پورہ کے آگے واقع ہے بڑا قصبہ تھا تو جب پانی طغیانی ہوکر سیلاب آیا تو دو حصہ ساکنان کے لوڑ تجار اور پراچہ تھے تو اطراف میں بکھر گئے ان میں ایک حصہ کے لوگ باغبان اور کاشتکار تھے جنوب مغرب کی طرف سکونت رکھتے تھے تو یہاں سے چلے گئے دریائے کابل

Marfat.com

کی طرف اور وہاں مقیم ہوئے جہاں زمین کی سطح مرتفع تھا نیا گاؤں آباد ہو گیا جو کہ جبہ کے نام سے موسوم ہوا دریائے کابل کے طغیانی اور باڑہ کا میلان اکبر پورہ کی طرف جس میں دو دھقانان اور دو مالکان زمین سیلاب کے سبب سے کشتی کے ذریعہ دور چلے گئے تو ہر گروہ اپنی زمین کے قریب گاؤں آباد کیا چنانچہ قرب وجوار کے گاؤں بغیر دیہات محب بانڈہ تمام اکبر پورہ کے شاخیں ہیں اور ۱۰۰۳ھ جب بارہ سال کے لڑائی یوسف زئی افغانوں کے ساتھ زین خان کے ہاتھوں برباد ہوئے تو وہ مطیع مغل ہوئے اور اپنے آپ پر ایک ہزار روپے کو ادا کرنا اپنے آپ پر مقرر کی اور اکبر بادشاہ کو خبرداری تھی اس کے دشمنوں کی طرف سے بہار اور بنگال کہ وہ پٹھان قوم آباد تھی زیادہ توجہ اس طرف پیدا ہوئی جب کہ سرحد کے اقوام کی مدد سے ہندوستان لے گئے پرانے رہنے والے اکبر پورہ میں داؤدزئی تھے اور ان کے مغل کے ساتھ زیادہ خلوص تھا شمالی اضلاع اور ہندوستان کے مشرق کی طرف گئے اور وہاں اس نام سے ایک گاؤں آباد کیا جو ابھی تک موجود ہے اور وہ مقام اکبر پورہ ضلع فیض آباد میں ہے داؤدزئی لوگوں کے یہاں سے جانے کے بعد مختلف لوگ اور ہر جگہ کے رہنے والے یہاں آکر سکونت پذیر ہوئے کہ قدیم ترین اس علاقہ کے جھگڑا اور لودھی خیل ہیں کہ زمانہ مانگہ سپہ سالار اکبر گوجرانوالہ و پنجاب سے آئے تھے الغرض بحکم اس مقولہ کے کہ زینۃ المکان بالمکین یعنی مکان کی زینت مکان میں رہنے والے کی وجہ سے ہے بابا صاحب کے اقامت سے اور اس کے آل واولاد امجاد سبب اجتماع ابرار واخیار واولیاء واصفیاء کہ بطفیل وجود ذی جود حضرت اخوند پنجو صاحب کہ اس سرزمین میں تھے تو اکبر پورہ کو افتخار اور امتیاز حاصل ہوا کہ بہت سے علماء اور فضلاء کو آپ کی شاگردی پر فخر ہے اس علاقہ کے ہیں مثلاً ملا عبدالملک اخوند زادہ محشی قاضی مبارک واخون سیف اللہ صاحب فاضل العصر و ملا عبداللہ صاحب خطاط کہ چار قسم سے خطوط لکھ سکتے تھے اور میرے دادا کے برادر قاضی میر غیاث الدین

Marfat.com

طبیب حاذق و زمال مشہور کہ بلخ و بدخشاں و ترکستان آپ کے کمال پر قائل تھے اور حامیان دین میاں فصیح الدین و شجاع الدین پیشوایان قوم و ملا عبدالرحمان اخون زادہ نظام استاد خراسان اور اس کا بیٹا مولانا محمد غفران صاحب ناظم مصنف غفرانیہ و مرزا محمد نغزی کہ اپنے وقت کے بینظیر شاعر تھے اور اخوند صاحب ناٹال کہ آپ کی دعا سے اباسین واپس گیا و قاضی حافظ میر غلام محی الدین قاضی بادشاہی جد راقم و میاں سعید اخوند خیل معقولی و حاجی ملا احمد جان اخوند زادہ صاحب محتسب خانو اوہ مولف و میاں عظیم شاہ صاحب ادیب و مولانا ملا کندل اخوندزادہ صاحب قاری کہ علم قرات میں کوئی نظیر نہیں رکھتا تھا اور احمد صاحب زادہ صوفی اور ارد گرد یہاتوں میں سے مفتی محمد اکرم اخونزادہ علوی کڑوی جدہ والدہ راقم و مجذوم الملک استاد الکل فخر الاماجد والاماثل جامع فضائل و کمالات فاضل نے ہمہ دان علامۃ الوریٰ قاضی محمد غلام صاحب کڑوی۔

عقل اول نبود ثانی او　　　　نرسد کسبہمہ دانی او

کہ منجملہ آپ کے شاگردوں میں سے ملا شاہ نواز نعمانی و ملا نجم الدین اخوندزادہ مرحوم المعروف بہ ملا صاحب اڈہ مولوی قاضی غلام حسن صاحب کچوالی و قاضی کرسال تھے اور دوسرے فضلاء وقت مثلاً مرجع الافاضل وسند الاماثل الفاضل بن الفاضل جناب حافظ عزت اللہ صاحب المعروف بہ حافظ حاجی صاحب زخی وغیرہ اگر کمی یا ناتراشی اسی جگہ سے ظاہر ہو جائے تو ان پر قیاس نہیں ہوسکتا کہ وجوم بوجہل سے مکہ کی شرافت میں کمی نہیں آسکتی اور یہودوں کی قدامت سے مدینۃ النبی ﷺ میں خلل پیدا نہیں ہوسکتا۔

حسن زبصرہ بلال زحبش سہیل ازروم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

حضرت اخونددرویزہ کا اکبرپورہ میں تشریف لانا حضرت اخوند پنجو صاحب سے ملاقات کے لئے۔

Marfat.com

کہا جاتا ہے کہ حضرت اخون درویزہ رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے پیر کی زیارت یعنی سید علی ترمذیؒ جو کہ 991ھ وفات پا چکے تھے بونیر سے پشاور براہ اکبرپورہ کو تشریف لا رہے تھے کہ حضرت اخوند پنجو سے ملاقات کی غرض آپ مراقبہ میں مستغرق تھے آپ کی پشت کو دیکھ کر حضرت اخوند درویزہ باباؒ یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کو اپنے شغل سے باز رکھے بغیر توقف کے بعد روانہ ہوئے جب حضرت اخوند پنجو باباؒ کو پتہ لگا تو حضرت اخوند درویزہ بابا کے دیکھنے کے لئے آپ اٹھے تو وہ دور چلے گئے تھے آپ کی پشت نظر آ رہی تھی بس اس پر اکتفا کیا اور اپنے جگہ پر واپس تشریف لائے میں تعجب کرتا ہوں اس بات پر کہ حضرت اخوند درویزہ بابا تذکرہ الابرار میں جو کہ 1021ھ میں اختتام پذیر ہوا کیوں حضرت اخوند پنجو عبدالوہاب اکبرپورہ کا ذکر نہ کیا اگر یہ خیال ہو کہ وہ چشتی تھے اور حضرت اخوند درویزہ بابا متشرع ہونے کی وجہ سے پرہیز کیا کہ اکثر اہل وجد سماع کرتے ہیں تو حضرت بابا صاحب خود کمال متشرع اور فاضل تھے اور ہرگز ہرگز اپنی عمر میں دوسرے چشتیہ حضرات کی طرح سماع نہیں کرتے تھے جوش میں اپنے آپ کو ضبط رکھتے اور اپنے حال میں مستغرق بھی ہوتے اور حضرت اخوند درویزہ بالاؒ کے پیر چشتی تھے اور اس سلسلہ میں آپ نے بیعت کیا تھا البتہ طریقہ اخوند پنجو صاحب صابری تھا اور طریقہ اخوند درویزہ نظامی تھا واللہ اعلم

بعض دوسرے مریدین حضرت اخوند پنجو صاحب کا تذکرہ:۔

سالک حقیقت پیر بودلی کہ افغانستان میں مشہور ہے اور جناب میاں موسیٰ صاحب بی کوٹ کہ سانپ اور بچھو دم کرنے کا اجازہ ان کے

Marfat.com

پاس ہے اور تمام جہان ان کے معتقدین سے بھرا ہوا ہے اور میاں محمد عثمان اکبر اولاد اخوند پنجو صاحب کی ہے و میاں فریدالدین فرزند اصغران کا ہے کہ اجمیر شریف میں دفن ہے یہ تمام مریدین حضرت اخوند صاحب اکبرہ کے ہیں۔

وفات حضرت پنجو صاحب :۔

وفات حضرت اخوند پنجو صاحبؒ بروایت صحیحہ بعمر ۹۴ سال موضع اکبرپورہ اپنے دولت خانہ بتاریخ ۲۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقت چاشت ۱۰۴۰ھ میں شاہ جہان بادشاہ کے عہد میں دنیا سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ کی تاریخ غم ہے چنانچہ کسی نے کہا ہے۔

تاریخ وفات صاحب غم
در عہد شاہ جہان خورم

اور یہی تاریخ وفات حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری قادری نقشبندی کا ہے تکفین اور تجہیز آپ کے میاں عثمان صاحب نے کی جو آپ کے بڑے صاحبزادے تھے اور آپ کے بڑے مریدین یعنی اخوند سالاک کا بلگرامی اور شیخ میاں علی صاحب اور شیخ رحم کار بابا و شیخ عبدالغفور صاحب عباسی چہل غازی وغیرہم جنازہ میں موجود تھے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے فرزند ارجمند میاں عثمان صاحب کو سجادہ نشین کیا اور رقبہ مصری پورہ اکبرپورہ کے محلات میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

ذکر اولاد امجاد حضرت اخوند صاحب کے :۔

آپ کے چار صاحبزادے تھے اول میاں عثمان اکبر پورہ جو آپ کے بعد آپ کے سجادہ نشین بنے۔ دوم سلیمان میاں سوم لقمان میاں اور یہ تین صاحبان صاحب اولاد تھے چنانچہ اخوند خیلان عثمان خیل وسلیمان خیل ولقمان خیل یہ تینوں مشہور وموجود ہیں اور آپ کے چوتھے فرزند میاں حاجی فریدالدین تھے کہ حج بیت اللہ شریف کے بعد اجمیر شریف میں مقیم ہوئے اور وہاں عبادت اور ریاضت میں مشغول تھے اور وہاں وفات پا گئے اور اجمیر شریف کے قریب کہ ابھی مجھے وہ نام یاد نہیں دفن ہوئے یہ حضرت لاولد تھے۔

ذکر حضرات اخوند خیلان :۔

یہ تمام ضلع پشاور میں سکونت پذیر ہیں لیکن ان میں سے زیادہ تر طورو علاقہ یوسف زئی میں اور چار خاندان اکبر پورہ میں باقی ہیں باقی متفرق خاندان میں سے گجرات یوسف زئی اور ایک خاندان حمزہ کوٹ میں جس میں میاں صلاب الدین والد ذکری میاں صاحب عثمان خیل دفن ہے اور ایک خاندان ادینہ واسماعیلہ میں ہے اور ایک خاندان ڈھیری ہشت نگر میں ہے دو گھر نیلاوی یعنی اولاد میاں ذکری صاحب دوابہ داؤد زئی چمکنی ملوگو' ماشو' پیر پائی میں ایک ایک گھر آباد ہے اور خوش مقام میں دو گھر ہیں مردان میں تین گھر آباد ہے تھانہ' اتمان زئی میں ایک ایک گھر آباد ہے ایک گھر اکبر پورہ میں تین گھر پہلا گھر اولاد میاں عثمان صاحب کا ہے دوسرا گھر رشید میاں

Marfat.com

اور قدوس میاں کا ہے جو کہ اولاد میاں بہاء الدین کا ہے تیسرا گھر رسول میاں جو کہ حمید اللہ صاحب کے خاندان سے ہے اور یہ تمام اولاد میاں سلیمان کی ہے لیکن صاحب علم وفضائل ان میں سے ایک شخصیت ہے جو کہ ترنگزئی علاقہ ہشت نگر میں ہے جو کہ کئی خوبیوں سے آراستہ ہے اور زہد وتقویٰ کے زیور سے پیراستہ ہے فصیح وتلبیغ ہیں خوش تقریر اور وعظ میں بے نظیر ہے دوسرے مشاہیر میں سے اس خاندان سے میاں صاحب عبدالقادر ہے اکبرپورہ میں کہ جزوکل کا مدار اس پر ہے۔

تعمیر مزار حضرت اخوند پنجو کا:۔

ابتداء میں آپ کا مرقد مبارک زمین کے ساتھ تھا پھر غلام مصطفیٰ جی صاحب پشاوری جو کہ معتقدین اور فیض یافتہ مزار میں سے تھا تو اطراف سے خاک لایا قبہ بلند تعمیر کیا اور مزار کے احاطہ مربع بنایا اور پختہ کیا اور زیادہ حصے میں چونہ استعمال کیا او پر چھت بنایا اور مسجد کو قبہ دار پختہ مزار کے مشرق کی طرف تعمیر کیا اور یہ ۱۲۲۱ھ میں بڑا لوحہ سنگ مرمر کا لگایا اور اس میں تاریخ وفات حضرت اخوند پنجو باباؒ اور تاریخ تعمیر مزار اور دوسرے مختصر حالات فارسی اشعار میں لکھ دیا زمانہ تسلط مہاراجہ رجیت سنگھ سکھوں نے اس لوحہ کو توڑ ڈالا اور اس مسجد کو بھی مسمار کیا یہ ۱۳۱۳ھ میں یہ واقعہ ہوا جب چند قطعات برآمد ہوئے تو میں نے پڑھ لئے تو معلوم ہوا کہ کتبہ مذکورہ ایک مصنف بڑے شاعر کا تھا اور یہ تین اشعار اس میں درج تھے۔

حامی ملت رسول اللہؐ — شیخ پنجو اخون جی بابا
قطب دوران وغوث خلق خدا — چیدہ صاحبان صدق وصفا
الف ودو صد وبست ویک بالا — شد معمر مزار او والا

اور چار دیواری بیرون پختہ اور اردگرد سطح باہر کا اور ہر دو مینار یہ یادگار شہید میاں موضع گجر کا ہے کہ اس میں بیٹھ کر ذکر کرتے اور یہ بھی

Marfat.com

خیال کیا جاتا ہے کہ گجر گاؤں میں بیٹھ کر ہر وقت اپنے پیر کے مزار کے سامنے رہتے اور اس وقت وہ تمام میدان صاف اور بے درخت تھا۔

وہ حضرات جنہوں نے بعد وفات فیض پایا:۔

مصطفیٰ جی صاحب جنہوں نے روضہ کی تعمیر کی اخوند صاحب مانیری کہ برات دیتا ہے اس کا قبر متصل دروازہ کے ساتھ مسجد کی سیڑھی کی شمال کی طرف ہے اخوند قاسم اتمانزئی شیخ ذکریا صاحب المعروف بہ شہید میاں صاحب گجر قاضی حافظ میر عبداللہ صاحب بخاری قاضی عبد احمد شاہ ابدالی اکبر پورہ کہ جدامجد اس کتاب کے مولف کا ہے قاضی میر شرف الدین اکبر پوری برادر جد مولف قاضی صاحب زادہ صاحب ووالد مرحوم راقم الکتاب ملا محمد غفران صاحب ناظم اکبر پورہ ملا صاحب بونیر چنانچہ حالات بعض ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں۔

احوال میاں صاحب گجر المدفون قریہ صاجبی پشاور

اورنگ نامی افغانی از خیل امیزی گاؤں خرکی کے ایک مست جوان تھا جو کہ کھیتوں میں ہل چلاتا تھا اور بڑے ذوق وشوق سے پشتو میں بدلہ بھی گاتا تھا اسی بدلہ کو لنڈئے کہا جاتا ہے اتفاق سے میاں جی صاحب مٹی جو کہ مرید شیخ عبدالغفور صاحب عباسی المعروف بہ بوڈا بابا کا تھا کہ اپنے بڑے پیر صاحب اخوند پنجو بابا کے زیارت کے لئے گیا تھا اور واپس اپنے گاؤں مٹی جارہا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ اس

Marfat.com

جوان کے قریب سے جب گزر رہا تھا تو ایک پرسوز آواز آپ نے سنی متاثر ہوا اور قریب اس کے کھڑا ہوا اور اس کو اس سندرہ کی تکرار واعادہ کے لئے کہا جو کہ اس سے بڑے محظوظ ہوئے فرمایا کہ میرے بچے یہ ہل چلنا آپ کے ساتھ اچھا نہیں لگتا تم دوسرے کام کے لئے پیدا ہوا ہو جب میاں جی صاحب اورنگ کی نظر سے غائب ہوئے جو شکر پورہ کے قریب یہ واقعہ ہوا تھا جوان جذبات سے بے قابو ہوکر زمین پر بے ہوش گر پڑے لوگ اس جوان کے اس فعل سے تعجب کرنے لگے اور اس کو اٹھایا اور گاؤں لے گیا صبح جب وہ ہوش میں آئے بخدمت میاں جی صاحب گاؤں مٹی میں حاضر خدمت ہوئے میاں حاجی صاحب مکاشفہ میں اس کے حال سے باخبر تھے اور پہنچنے کا انتظار کرتے تھے۔اورنگزیب بابا نے اس روز اس سے بعیت کرلی اور سلسلہ چشتیہ صابریہ میں داخل ہوئے اور ریاضت میں مشغول ہوئے اور شیخ اورنگ کے نام سے شہرت پائی جب شیخ اورنگ نے لوگوں کے ساتھ زمین کی تقسیم کی تو اس کے حصہ میں ایک بے آباد زمین بنجر ملی کہ حالاً اس کا نام میاں گجر ہے اور یہاں اس نے ہل چلانا شروع کیا اور یاد الٰہی میں مصروف ہوئے چند خانہ بدوش گجر آپ کے قریب آئے اور گاؤں کو آباد کیا شیخ اورنگ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام شیخ بہار رکھا اور اپنے والد کے طریقہ کار کو اپنایا۔شیخ بہار تیراندازی میں بڑا ماہر تھا اور اکثر اوقات باجوڑ کی طرف جاتا اور کافرستان میں ان سے جہاد کرتا تو غازی بابا کے نام سے مشہور ہوا شیخ ذکریا صاحب اس کا فرزند ہے اور اس نے اپنے والد سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کرلی اور اکثر اوقات اپنے بڑے پیر صاحب اخوند پنجو صاحب اکبر پورہ میں بیٹھ کر ذکر ومراقبہ میں مشغول رہتے چونکہ اس وقت زیادہ شہرت حضرت یحیٰی صاحب نقشبندی المعروف بہ حضرت جی صاحب اٹک کا زیادہ تھا تو طریقہ نقشبندیہ میں تبرکاً اس سے دوبارہ بیعت کرلی لیکن زیادہ میلان چشتیہ کیساتھ رکھتا تھا حضرت میاں عمر صاحب چمکنی بھی اس کے مرید تھے تو جب آپ وجد میں

Marfat.com

آتے وہ کچھ ارزدہ ہوجاتا چنانچہ وہ دونوں حضرات حضرت جی صاحب کی خدمت میں پیش ہوئے اس وقت وہ مسجد میں مغرب کی طرف قلعہ اٹک کے اندر بیٹھے ہوئے تھے (یہ شہر اس وقت قلعہ کے اندر تھا انگریز حکومت کے وقت شہر قلعہ سے باہر ہوا) حضرت جی صاحب نے دونوں کے درمیان صلح کرلی الغرض کچھ مدت کے بعد میاں صاحب گجر کو بادشاہ کی طرف سے دیہات متنی' جالہ بیلہ' آگرہ' منڈوونہ' خزکی' شکرپورہ وغیرہ بطور جاگیر دیا گیا چونکہ بعض دیہات ان میں سے قبل تعلق ارباباں گل بیلہ کے ساتھ تھا تو لہذا اسمیان نوروز دباڑے اربابان گل بیلہ نے حضرت میاں صاحب گجر کے شہادت کا منصوبہ بنایا اور اٹھارہ آدمی گھوڑوں پر سوار ہوکر میاں گجر پہنچے شاہ ولی خان اردبیگی جدگل محمد خان چارسدہ میاں صاحب کے قریب مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کو رخصت کیا حجرہ کے پرندوں نے شور شروع کیا نماز عصر کے بعد آپ مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو وہ سنگ دل لوگ حجرہ کے اندر آئے اور تلوار کی وار سے آپ کو شہید کیا ان میں سے ایک آدمی گرفتار ہوا اور سترہ آدمی بھاگ گئے شیخ محمد صلاح صاحب جو آپ کے صاحبزادے تھے دادخواہی کے لئے احمد شاہ ابدالی پہنچا بادشاہ اس وقت ہندوستان سے خراسان جارہا تھا تو موضع پڑیاں شرقی اٹک میں یہ واقعہ اس کے گوش گزار کیا تو مجرموں کو گرفتار کیا اور بالا حصار پشاور میں تمام کو قصاص کیا میاں صاحب گجر بسیار بابرکات وصاحب خوارق وکرامات وجذبات اور پرتاثیر ولی تھے ذکر جہر وسماع کرتے تھے آپ کا مزار منور قریہ صابئ میں ہے اور آپ کے مختصر حالات مزار کے کتبہ پر مرقوم ہے۔

Marfat.com

قاضی حافظ میر عبداللہ اکبر پورہ کے فیض یابی روحانیت اخوند پنجو سے

آپ سادات اور ذوالاحترام وعلماء عظام ومشائخ کرام میں سے تھے اور اصل میں آپ ترکستان کے تھے زمانہ نادرشاہ والد بزرگوار کی صحبت میں خود میر عبدالرحمان بخاری بخارا شریف سے حج کے ارادہ سے حرمین شریفین کو پشاور آئے اور پھر یہاں سے عربستان و بغداد شریف گئے پھر حج بیت اللہ کے مناسک کے بعد اجمیر شریف گئے پھر وہاں سے اٹک آئے اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت شیخ یحییٰ صاحب المعروف بہ حضرت جی صاحب اٹک سے بیعت کی کچھ مدت تک آپ دریائے نیلاب کے کنارے پر زھد وریاضت میں مشغول ہوئے اور چیل کے کنارے علاقہ چھچھ میں چھلے کاٹے ان حدود میں میاں عنصر صاحب قریشی کو مشاہیر خدارسیدہ لوگوں میں سے تھے اور آپ کے معتقدین سے یہ تمام علاقہ پر ہے۔ بہت خلوص اور اتحاد ان سے پیدا ہوا چنانچہ یہ دونوں حضرات تمام وقت ویرانہ میں ذکر الٰہی وفکر وشغل میں بسر کرتے تھے اس کے بعد محبت والفت کی وجہ سے شیخ ذکریا صاحب المعروف شہید میاں صاحب گجر کہ ان کے پیر بھائی تھے پشاور آئے اور لباس تجرید اور بے تعلقی میں ملبوس تھے اور کئی سال مزار فیض اثار حضرت اخوند پنجو باباؒ کے قریب مراقبہ میں بیٹھتے اور آپ کی روحانیت سے زیادہ فیض حاصل کرتے اور پورا حصہ سے بہرور ہوا اور کاملین وواصلین سے ہوا جب اس کے قبلہ گاہ وصال فرماگئے جو کہ مزار شیخ عبدالرحیم پرانے مقبرہ کنارہ ڈنک کے جوار میں مدفون ہوئے زیادہ کوشش میاں شمس الدین صاحب زادہ میاں نقرالدین اخوند خیلان کہ حافظ بابا کے نام سے مشہور ہے اور ان ایام میں وہ سجادہ نشین تھے اور ان دونوں نے ان سے حفظ قرآن کیا تھا شاگردان رشید تھے اکبر پورہ میں آئے اور مسجد کے قریب خلوت خانہ بنایا اور یہ مسجد قاضیان کے نام سے مشہور ہے اور اس میں سخت

Marfat.com

ریاضت شروع کی اور ہڈیوں پر کچھ گوشت نہ رہا بغیر چمڑہ کے بہت سی کرامات اور خوارق آپ سے ظاہر ہوئیں بہت سی لوگوں نے جو کوچہ اور محلہ کے رہنے والے تھے آدھی رات میں سات اندام الگ الگ بے قراری میں پڑے دیکھے جاتے تھے اور ہر ایک کے گوش میں لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچتی لوگ ڈر کر بھاگ جاتے اور یہ مشہور کرتے کہ آپ کو کسی نے شہید کیا ہے لیکن جب صبح کا وقت آجاتا لوگ دیکھتے کہ آپ سلامت ہے آپ کے محلہ میں والدہ مائی بلی محلہ مصری پورہ میں رہتی تھی شوہر زمیندار تھا تو یہ اپنے گائے کی تلاش میں نکلتی جب رات ہوئی اور حافظ میر عبداللہ کے خلوت خانہ سے گزرتی تو اس کو اندازاندام پڑے ہوئے دیکھتی تو رونا شروع کر کے اپنے گھر کو واپس چلی جاتی اور یہ خیال کرتی کہ میاں صاحب کو کسی نے شہید کرایا جب لوگ جمع ہوجاتے تو اس سے پوچھ لیتے کہ یہ کیا حقیقت تھی کہ اس پارسا عورت نے دیکھی ہے آپ نے فرمایا کہ اس شب کوری نے اچھی طرح نہیں دیکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بینائی سے محروم کیا کہ آئندہ کے لئے خدا کے نیک بندوں کے اسرارت کو فاش نہ کرے کہا جاتا ہے کہ ہر صبح خادمہ آپ کا مصلی جب اٹھاتی تو پانچ روپے نیچے پالتی آپ کے دوسرے واردات اور فتوحات بہت زیادہ ہیں لیکن آپ تارک الدنیا تھے ہر روز جمعہ بغیر مصلیٰ وعصاء تمام اسباب اور اثاثہ اللہ کے نام پر فقراء اور مساکین کو دیتے۔ میاں احمد شاہ صاجزادہ محمد شاہ خادم قدیم اپنے والد سے نقل کرتا ہے کہ ایک دن سخت بارش ہو رہی تھی آپ گھر سے مسجد کی طرف جارہے تھے میں آپ کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ کا لباس ویسا ہی خشک ہے اور بارش کا اثر اس پر ظاہر نہیں سید علی ہجویری غزنوی اپنے مشاہدہ سے اس قسم کی حقیقت اپنے پیر کے بیان کرتا ہے سکھوں نے اپنے عہد حکومت میں اکبر پورہ کی مساجد کو آگ لگایا لیکن اس بزرگ کی کرامات یہ ظاہر ہوئی کہ آگ کچھ اثر نہ کرتی حالانکہ مسجد کا چھت وتیر نیچے اوپر بوریا ڈالے گئے تھے تو فقط دھواں لگ گیا تھا آخر سکھ مایوس

Marfat.com

ہو گئے اور اپنے حرکتوں پر پریشان ہوئے اور چھوڑ کر چلے گئے اور آپ کے گھر میں آپ جہاں ذکر وفکر کے لیئے بیٹھتے تو اگر کوئی بچہ نافہمی کے بنا پر اوپر چڑھتے اور بے ادبی کرتے تو وہ زندہ نہ رہتے اور اگر مرغ آپ کے تخت گاہ کے اوپر چڑھتے تو مردار ہو جاتے آپ نے وصیت کیا تھا کہ اگر میری اولاد پر جو بھی مصیبت آ جائے اگر وہ میری مسجد کے محراب کو آئے اور صدق دل سے دعا کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔کوہستان کے ملایان کا یہ طریقہ تھا کہ وہ مسجدوں میں جمعہ کی رات اتڑ کیا کرتے تھے تو جب وہ آئے اور مسجد میں اتڑ شروع کی تو میں نے منع کیا وہ منع نہ ہوئے کیونکہ وہ اپنی عادات سے مجبور تھے تو وہ تمام وجع مفاصل اور تشنج میں مبتلا ہوئے اور اس بے ادبی سے باز رہے ایک بے دین آپ کے عبادت گاہ کے برابری میں جہاں برادرم حاجی منیر شاہ تھا چوری کے نیت سے سوراخ کی اللہ تعالیٰ نے اس کو اندھا کیا اور کوئی چیز نہ پائی اور پھر اس رسوائی میں مر گیا کہ اس کو بیان نہیں کیا جا سکتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی کو تکلیف پہنچائی میں اس کے لیئے اعلان جنگ کرتا ہوں میں نے پرانے بیاض میں آپ کی کتب میں ایک ورد پایا جس پر آپ کا دستخط تھا اور اس سے پہلے کسی کو اس کی اطلاع نہیں تھی اور اس میں اجازت لکھا تھا کہ یہ اس طریقہ سے پڑھا جاتا ہے اور اس پر ہمیشگی کرو اور اس میں یہ فوائد پاؤ گے میں نے یہ اپنے حق میں تبرک جانا اور اس پر عمل شروع کیا آج تک کہ تیس برس ہو چکی ہیں کہ میرا وظیفہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کے ارشادات کے مطابق مجھ پر فضل فرمایا اور میں نے خیال کیا کہ صاحب نے یہ امانت میرے لیئے رکھی تھی۔ میاں عمر صاحب چمکنیؒ کہ پیر بھائی آپ کے تھے آپ کے کمالات اور فضائل سے باخبر تھے اور آپ کے حق میں بیسیار شفقت اور کمال توجہ کرتے اور اکثر اوقات آپ کو اپنی صحبت سے شرف بخشتے اور آپ سے قرآن شریف سنتے اور آپ کی قراءت پر عاشق تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن آپ

Marfat.com

میاں صاحب کی خدمت میں چمکنی روانہ ہوئے اور آپ کے خاص خادم و خاص شاگرد حافظ محمد شاہ والد میاں احمد شاہ آپ کے ساتھ تھے اس نے کہا کہ آج اس خاطر سے میں نے کھانا اپنے گھر نہیں کھا یا کہ میاں صاحب چمکنی میرے دل کے حال پر واقف ہو کر پلاؤ بری مجھ پر کھلائے آپ نے کہا کہ اے دیوانہ تم اولیاء پر تجربہ کرتے ہو تم خوب پلاؤ کھاؤ گے میں آج دہی گائے بھینس کا اور خمیر روٹی چاہتا ہوں جب وہ میاں عمر صاحب کی خدمت میں پہنچے تو حافظ محمد شاہ خادم آپ کے خواہش پر قرآن مقدس کا ایک رکوع تلاوت کی اس پر میاں بڑے محظوظ ہوئے اس وقت میاں صاحب کے لئے دہی اور روٹی لائی گئی کہ وہ ناشتہ کرے تو میاں صاحب نے حافظ میر عبداللہ کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا آپ نے حافظ محمد شاہ کو بھی اشارہ کیا تو میاں صاحب ہنسے اور فرمایا کہ وہ آج پلاؤ و بری کھائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے وہ پلاؤ لایا گیا احمد شاہ بادشاہ غازی کہ مرید و معتقد میاں صاحب کے تھے اور میر عبدالرحیم قاضی علاقہ جات بیرون پشاور سے ناخوش تھے تو میاں صاحب سے مشورہ اور اجازت کی درخواست کی کہ کسی عالم دین کو تجویز اور تعین کریں کہ وہ فاضل اجل اور عالم باعمل اور بہت متقی اور پرہیزگار ہو میاں صاحب نے حافظ میر عبداللہ کو منتخب کیا آپ اگرچہ بمصداق اس حدیث کے مَنْ جُعِلَ قَاضِیاً فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ جو قاضی بنا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا اور حضرت سفیان ثوری اس منصب سے اعراض کرتے تھے لیکن آپ نے میاں صاحب کے حکم پر اپنے آپ کو راضی کیا تو فرمان شاہی نے قاضی میر عبدالرحیم کو معزول کیا ور آپ کو اس رتبہ جلیل القدر قضاء شاہ آباد اور توابع دیہات و اکبر پورہ و جبہ وغیرہ بتاریخ ۲۴ ماہ رجب المرجب ۱۱۸۴ ھ شرف پر معین کیا اور پھر عہد تیمور شاہ ابدالی ۱۷ ماہ رمضان المبارک ۱۱۸۷ھ اس کی تجدید ہوئی ۔شاہ آباد مصارے خام تھا علاقہ جہانگیر آباد میں مشرق کی طرف کندے تازہ دین پرانے آبادیوں میں سے تھے کہ شاہ جہان کے

Marfat.com

زمانہ میں دوبارہ بنائے گئے اور گزرے ہوئے دنوں میں اس کو دولت آباد کہا جاتا تھا اور جہانگیر کے زمانہ میں پانی کا نہر ترناب باڑہ سے گزرتا تھا اور اس رقبہ کو سیراب کرتا تھا اور ان کھیتوں میں شالی کی کاشت کی جاتی تھی اور اس سبب سے اس کا نام شالی زارہ ہے۔ طغیانی سیلاب وخوڑ کھمارو شاہ آباد کے درمیان گزرتا تھا حالاً اسی کی آبادی ختم اور گر چکی ہیں اور تقریباً دو پلاٹ زمین کا رقبہ تمام قابل زراعت ہے اور اس کے جنوب میں گھڑی وزیر آباد تھا کہ موجودہ نام وزیر گھڑی پر مشہور اور موجود ہے شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ ابدالی اس کو انعام اور جاگیر کے طور پر استعمال کرتا تھا الغرض پابندی منصب قضا قاضی کے بعد امیر عبداللہ صاحب میاں عنصر صاحب کے اصرار پر جو کہ حضرت جی صاحب اٹک کے ساتھیوں میں شمار تھے اور صاحب ولایت اور کرامت تھے اپنے ہمشیرہ صالحہ کیساتھ آپ کا نکاح کیا اور صاحب اولاد بنا اور کچھ مدت۔ کے بعد اس حدیث کے مطابق تنا کحو اتکثروا آپ کے بچے اور نواسے پیدا ہوئے ان میں سے میر محی الدین میر شرف الدین میر غیاث الدین آپ کے صاحبزادے تھے میر غیاث الدین ان تمام میں سے چھوٹا تھا طبیب وحاذق عالم علوم الاسرار کیمیا وسیمیا وجفار تھے اور اکثر سیاحتُ بلخ وبخارا وبدخشاں کے کرتے اس لئے کہ آپ کے اسلاف کا علاقہ تھا اور سال بہ سال بہت سی مال ان علاقوں سے شکرانہ ونذرانہ کے طور پر لاتے اور اکبر پورہ میں کھاتے آخر کافروں سیاہپوش کے ہاتھوں شہید ہوئے میر عین الدین آپ کے چھوٹے صاحبزادے جو کہ آپ کے ساتھ تھے لوٹ مار کے بعد اپنی جان کی سلامت کی خاطر چلے گئے اور چترال پہنچے اور وہاں اپنا وطن بنایا اور اس کا دوسرا بیٹا میر کاظم دین اکبر پورہ میں تھا کہ آپ کے بیٹوں میں حاجی منیر شالالہ حالاً موجود تھے اور حافظ میر غلام محی الدین تمام صاحبزادوں سے بڑے تھے تمام صاحبزادے بڑے عالم وفاضل تھے اور اپنے باپ کے مسند تدریس وتلقین کے سجادہ پر بیٹھے اور ماہ ربیع الاول ۱۲۱۷ھ میں شاہ

Marfat.com

زمان بادشاہ کی طرف سے منصب قضاء موروثی باضافہ تپہ داؤدزئی پر ممتاز اور سرفراز ہوئے۔ طریقت میں مرید اپنے باپ کے تھے اور اپنے والد کے وصیت کے مطابق اپنے آپ پر مزار فائض الانوار حضرت اخوند پنجو صاحب کا لازم کیا تھا تو اس وجہ سے آپ کو بہت سی برکات اور فیوضات حاصل ہوئیں اور واصل ہوئے۔ یاسین خان خان شینکے جو کہ علاقہ پچھ کا رہنے والا تھا اپنی بیٹی اس کو نکاح میں دے دی قاضی میر احمد جی و میر حضرت جی و میر صاحب جی و میر محبوب جی و قاضی میر صاحبزادہ جی والد بزرگوار اس حقیر و میر بادشاہ مجذوب تمام فرزندان آپ کے تھے کہ اولاد میر صاحب جی علاقہ پچ اور اولاد میر بادشاہ کابل اور ان کی دوسری اولاد تمام اکبر پورہ میں قاضی خیلان کے نام سے مشہور ہیں لقب قاضی یہ خطاب شاہی تھا سیادت کے انتساب کی وجہ سے (کہ لوگ قرب وجوار میں ان کو وسیلہ گردانتے ہیں پنجشنبہ کی روٹی اور گیارہویں کی دودھ بنا لیتے) غالب آیا میر شرف الدین مجذوب الحال و تارک الدنیا تجرد گزین اور صحرا نشین تھا اور محبت الٰہی کی وجہ سے دل کو کھینچ لیا تھا اور دنیا و مافیھا سے فارغ کیا تھا اس کا ایک بیٹا تھا کہ اس کا نام میر محمد جی کا کا تھا اس کا قبر جنوب کی طرف اپنے والد کے قبر کی طرف ہے اور اکبر پورہ میں دفن ہے۔ وفات حضرت حافظ میر عبداللہ صاحب ۱۲۰۶ھ میں ہوا آپ کا قبر منور بھی اکبر پورہ میں ہے کہ مقبرہ قاضیان سے شہرت رکھتا ہے۔ اخوند خیل عمری تعلقات ان کے اور قاضی حافظ میر عبداللہ و شاگردان صاحبزادہ حافظ شمس الدین و صاحبزادہ حافظ نقر الدین بابا سجادہ نشینان و بزرگان اخوند خیلان کوچہ قاضیان گزر چکے ہیں اپنے استاد ے ب کے لحاظ سے سلام و دوستی اس طرف کرتے تھے

گرے بے ہنران قدر خرد من نداند اے عقل تجلی میستم از تو کہ تو دانی

قاضی میر شرف الدین اکبر پورہ

آپ فرزند حافظ میر عبداللہ خارجی قاضی اکبر پورہ کے تھے اور علماء

Marfat.com

فاضل اور اولیاء کامل میں سے تھے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے والد کے مرید تھے اس طریقہ سے کہ قاضی میر شرف الدین اکبرپوری مرید قاضی میر عبداللہ بخاری اکبرپوری کے تھے اور وہ مرید شیخ یحییٰ صاحب المعروف بہ حضرت جی صاحب اٹک کے تھے اور وہ مرید حضرت شیخ سعدی صاحب بلخاری لاہور المدفون بہ موضع مزنگ لاہور پنجاب کے تھے اور وہ مرید حضرت سید آدم بنوری المدفون بہ بقیع عثمان بن عفان کے قرب میں ہے۔ (بنور ایک قصبہ ہے کمشنری جالندھر ریاست پٹیالہ میں) وہ مرید حضرت شیخ احمد سرہندی کابلی مجدد الف ثانی کے اور وہ سلسلہ چشتیہ میں مرید خواجہ عبدالواحد وہ مرید شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے کہ وہ بھی پیران عظام حضرت اخوند پنجو بابا کے ہیں۔ میر شرف الدین پہلی عمر میں ذوق وشوق محبت الٰہی رکھتا تھا بہت زہد وریاضت کرتا تھا اور بہت سے چلیے کاٹے صائم الدھر اور قائم الیل تھے اور اکثر اوقات خاموش رہتے یعنی آپ کا دل ذکر وفکر الٰہی میں مشغول رہتے اور بہت بڑھتے تھے صاحب تصرفات تھے اور بہت سی کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں یہاں تک کہ ہزاروں لوگوں نے دیکھے ہیں کہ رات کے وقت آپ کے قبر پر مشعل روشن ہوتا رہتا ہے جب انسان قریب آتا ہے تو وہ غائب ہو جاتا ہے اور تعجب کرتے ہیں کہ اس میں کیا اسرار ہے ایک خوبصورت پتھر آپ کے قبر پر لگا ہوا تھا غلام محی الدین درزی ہمارے محلّہ کے چوری کی نیت سے اٹھایا اس خیال سے کہ اپنے بیٹے کے قبر پر رکھے گا رات کو خواب میں تین چار بار گھبرا گیا اور بے ہوش ہوا اور چارپائی سے زمین پر نیچے گر گیا اور فریاد کرتا تھا اس سے جب لوگ پوچھتے کہ کیا ہوا اس نے کہا کہ ایک بوڑھا شخص مجھے عصاء سے مارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے قبر سے پتھر کیوں اٹھا لے آؤ اس نے تمام رات بے قراری میں گزاری صبح وہ پتھر لے آیا اور قبر پر نصب کیا اور تائب ہوا۔

پیر کامل شرف الدین بخاری شاہ من کہ بود مشعل غیبی بہ مزارش روشن

Marfat.com

آنکه گرسنگ مزارش ببردے آنو پے
نیزہ ہامیزندش برجگروبردل وتن

میرے قبلہ گاہ فرماتے کہ میر شرف الدین ایک دن دھقان جو اس کا مرید تھا اس کے کھیت کے کیارے میں بیٹھا تھا اور وظیفہ پڑھتا تھا ناگاہان بادل نمودار ہوئی اور اولے پڑنے شروع ہو گئے آپ نے چہل کاف شریف پڑھا اور ان کھیتوں کو دم کیا بفضل الٰہی وہ علاقہ محفوظ رہا اور باقی علاقہ دور دور تک تباہ ہوا آپ کا مزار جنوب کی طرف اپنے والد قاضی میر عبداللہ اکبر پورہ میں ہے اور شہید بابا کے نام سے مشہور ہے

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان ازغیب جانے دیگراست

ذکر صاجبزادہ صاحب قادری اکبر پوری:۔

خلف الصدق قاضی حافظ میر غلام محی الدین اکبر پوری جو کہ والد ماجد رقم گناہ گار کا ہے علوم وفنون کے اکتساب کے بعد اپنے اباء واجداد کے رسم کے مطابق افتاء وقضاء کا کام میں مشغول ہوا سلف صالحین کے طریقہ پر اوراد وظائف میں سرگرمی رکھتا تھا اور کافی مدت تک حضرت اخوند پنجو بابا کے قبر مظہر پر جاتا اور آپ کی روحانیت سے استفادہ کیا پھر شیخ عبدالغفور یعنی اخوند صاحب سوات سے بیعت کی اور اس سے ماذون ہوا پچاس سال سے ریاضت کی شب بیداری اور سحر خیزی کو زیادہ دوست رکھتا تھا نہایت صابر ومتوکل تھے اگر رات کو روٹی میسر ہوتی توکل کے لئے فکر نہ کرتے اور اگر روئی کا کپڑا

Marfat.com

پالیتا تو ریشم والے کپڑے کی پرواہ نہ رکھتا ہر حال میں خوش رہتا اور یاد الٰہی کے بغیر کسی چیز کی طرف رغبت نہ کرتا اس کے دل میں پیر کی محبت اتنی تھی کہ جب چند دن اپنے پیر سے دور رہتے تو دوری میں وہ روتے اور پیر کی خدمت میں بے اختیار دوڑ کر حاضر ہوتے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست

می برد ہرجاکہ خاطر خواہ اوست

اور جب کبھی خفہ ہوتے تو پیراول کی خدمت یعنی زیارت اخوند پنجو صاحب سے مشرف ہوتے ایکبار فرط محبت وکشش سے غوث اکبر پورہ کی زیارت کے بغیر سوات گئے تو صاحب سوات سے مکاشفہ سے معلوم کیا اور اس سے کہا کہ جہاں بادشاہ موجود ہوتا ہے تو گدا کی طرف جانا کوئی معنی نہیں رکھتا تمہیں چاہئے تھا کہ اخوند پنجو بابا کی زیارت کرتے اتنا دور میرے لئے حاضر ہونے کی تکلیف کیوں گوارہ کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب سوات کے دل میں اخوند پنجو بابا کے لئے کتنی تعظیم اور احترام پیش نظر تھا اس کا سبب یہ ہے کہ (چنانچہ شیخ محمد شعیب المعروف بہ صاحب زادہ صاحب تورڈھیر کہ آپ کا پیر تھا اپنی کتاب مراۃ الاولیاء میں ذکر کیا ہے) سلسلہ طریقت اخوند صاحب ایک طریقہ بواسطہ شیخ محمد صدیق بیشارنڑی بونیر بحضرت شیخ فریدالدین صاحب ابن حضرت اخوند پنجو صاحب تک سلسلہ پہنچتا ہے یعنی شیخ عبدالغفور صاحب سوات مرید شیخ محمد شعیب صاحب تورڈھیر جو کہ صوابی کا علاقہ ہے اور وہ مرید حضرت حافظ بنی اسرائیل سڑبنی (اس نے طریقت سلسلہ نقشبندیہ طیفوریہ صدیقیہ وقادریہ جنیدیہ آپ سے حاصل کی) ساکن عمرزئی المدفون بہ کلہ ڈھیر علاقہ عمرزئی دیہات ہشت نگر اور وہ مرید حضرت محمد صدیق بیشاونڑی اور وہ مرید اخون مومن گگروی کے تھے یہ گاؤں پشاور میں ہے اور وہ مرید شیخ شہباز صاحب پشاوری المدفون بہ روضہ شیخ حبیب صاحب کے ہے شیخ شہباز جو کہ پبی میں ہے اور مفلوجین کے لئے

Marfat.com

مشہور ہے یہ اور بزرگ ہے) اور وہ مرید شیخ حبیب صاحب کے ہے اور وہ مرید شیخ فریدالدین کے ہے جو کہ صاحبزادہ شیخ عبدالوہاب المعروف بہ اخوند پنجو بابا اکبر پورہ ہے وہ اپنے والد ماجد کا مرید تھا اور اسکے والد ماجد شیخ آدم بنور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہے۔ الغرض کہ صاحب سوات کی توجہ باطنی آپ کی طرف زیادہ تھی جب میں نے اپنے والد کی زیادہ اشتیاق دیکھی اور جب کہ ایک بار وہ صاحب سوات کی خدمت میں جارہے تھے مجھے اپنے ساتھ لے گئے اس وقت میری عمر نو سال تھی۔ تاکہ اس کی دیدار سے مشرف ہو جاؤ جب میں سیدو شریف پہنچا اور انجناب کی زیارت حاصل ہوئی تو میرے والد صاحب اس کی دست بوسی کے لئے آگے ہوئے صاحب مبارک جنوبی مسجد میں چارپائی پر تشریف فرما تھے اور ورد کر رہے تھے اور ہزار زائرین مسجد کے صحن میں کھڑے تھے اور دور سے آپ کے دیدار کر رہے تھے گروہ گروہ اکٹھے ہو جاتے تاکہ اوپر سے ان کے لئے دعا کرے (اللہ تعالیٰ ان کو ایمان نصیب کرے) اور وہ پھر رخصت ہو جائے اور جو خاص لوگ تھے ان کو نزدیک لے جاتے سیڑھیوں سے حجرہ شیخان میں جب چلے جاتے وہ سختی کرتے تاکہ کوئی بے اجازت نہ جائے میں نے اپنے والد کا دامن پکڑا شیخان نے کچھ نہ کہا جب میرے والد کو تلقین کی اور مجھ تک نوبت پہنچی تو فرمایا کہ کوئی (یعنی چھوٹے) تم بھی بیعت کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ اب میں بچہ ہوں احتیاط اداب طریقت کو نہیں بجالا سکتا اور وہ میرے لئے مشکل ہے آپ سے چند حروف تبرک کے طور پر میں پڑھونگا ان ایام میں میں سیراجی پڑھتا تھا بغل سے میں نے نکالا باب مناسخہ میں مجھے سبق پڑھایا اور میرے حق میں دعا کی کہ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عالم و فاضل کرے پھر میرے سینہ پر بازو مبارک رکھ دیئے میں نے چاہا کہ آپ کی دیدار کرو لیکن سیاست اور دبدبہ سے میری آنکھیں نہیں اٹھی رخصت کے وقت میرے والد کو زیادہ تاکید اسی بات کی کہ اکبر پورہ کے غوث کی زیارت زیادہ کرو کہ وہ دل کی آئینہ مسقل ہے چنانچہ تادم

Marfat.com

مرگ وہ ہمیشہ اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہو جاتا اور مرضی موت میں مجھے وصیت کیا تھا کہ بابا کی زیارت کیا کرو اور میرے حق میں بھی دعا کرو آپ کی وفات ماہ صفر 1308ھ میں نماز عشاء شب بہ مرض اسہال سے ہوئی **وَمَنْ مَاتَ مَبْطُونًا فَقَدْ مَاتَ شَهِيْد** جو اسہال پر مرا وہ شہید مرا حالت نزع میں یہ الفاظ مبارک باد مبارک باد فرما رہے تھے اور پھر اس جہان سے آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کی اور واصل الٰہی ہوئے۔

ذکر مولانا ملا محمد غفران اکبر پورہ :

جامع فضائل و کمالات سالک مسالک شریعت و طریقت صوفی صفا مشرب عاشق صادق استاد کل و فیاض الخلق کہ کافی مدت تک بغیر طمع و احسان اور بغیر لحاظ و تفادت کے اپنے فیض کے چشمہ سے عالم کو سیراب کیا ہے اور تمام جہان کو آپ کے شاگردی پر فخر تھا اور کیوں نہ ہو کہ آپ کا کوئی مثل نہیں تو یہ کمال صداقت اور خلوص و نسبت حضرت اخوند پنجو باباؒ کے ساتھ کا ہے اور یہ پہلے سے مجاور مزار فیض آثار لامع الانوار کا ہے حالات آنجناب کا بہت زیادہ آپ کو حفظ ہے اور آپ کی محبت بابا صاحب کے ساتھ بہت ہے اور اس کا اظہار اس کے شاگردوں سے عیاں ہے اوکر بابا صاحب کی حالات و کرامات میں سے جو میں نے قلم بند کی ہے آپ کی صحت اور صداقت سے مجھے پہنچی ہے اور آخری عمر میں جب آپ کا دل محبت الٰہی سے روشن تر ہوا تعلیم و تدریس کو چھوڑ کر کے گوشہ نشینی اختیار کی اور استغراق میں محو رہے اور دوسری جہان کی باتیں کہتے رہتے ہیں اور رموزات و اشارات میں باتیں کہتے رہتے ہیں کہ لوگ ان باتوں کو سمجھتے نہیں اور ظاہر نہیں لوگ آپ کو دیوانہ خیال کرتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ خود دیوانہ ہیں اس لئے کہ اسرارات کو نہیں سمجھتے ایک صاحب حال مجذوب عمر رسیدہ ہندوستان سے آئے تھے اور

Marfat.com

کچوڑی کے خراب دشت میں برہنہ ہو گئے تھے اور بہت سے لوگوں نے اس سے کرامات اور کمالات مشاہدہ کئے تھے اس نے طریقت بھی کیا تھا اور اکثر آپ کی صحبت سے مشرف ہو جاتے تھے پیر کے وفات کے بعد بہت دیگر اور پریشان ہوئے تھے دن رات روداد پڑھتے تھے اور آنکھوں کے آنسو سے طوفان کے چشمے بہہ رہے تھے مرض الموت کے بعد میں اس کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا اور جو مہربانی مجھ پر کرتے تھے اور پہلے سے نظر عنایت اور بے انتہا توجہ مجھ پر تھی میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس نے مجھے دیکھا میں نے جب اس کا نبض دیکھا لیکن اس کے مرض کا مجھے پتہ نہیں چلا میں نے پوچھا تمہیں کیا تکلیف ہے تو وہ روتا تھا اور باتیں نہیں کرتا تھا چند دنوں کے بعد جس وقت میں سفر میں تھا اس کے انتقال کی خبر مجھے پہنچی تو اس نادر العصر کی جدائی پر میں نے افسوس کیا

اے ہم نفسان محفل ما رفتید و ے نہ از دل ما

میں اس کی خوبیاں کسی طرح بیان کروں ایسے فرشتہ سیرت بہت کم پیدا ہوتے ہیں مجھے طالب علمی کے زمانہ کی بات یاد ہے کہ ان کے سامنے مخزن اسرار نظامی و مثنوی ملا جلال الدین رومی پڑھ رہا تھا ایک حاسدان و دشمنان ہنر میں سے کہ ان کے پرانے مخلص میں سے تھے اور اب اسی جہان سے چلے گئے ہیں اس کے پاس آیا ایک آدمی کے حق میں بے وقوفی کی بات کی کہا کہ ملا صاحب اگر آپ اس کو سبق نہ دے اور اس کو چھوڑ دے کہ وہ جاہل رہ جائے تو میں آپکا بڑا احسان مند رہونگا تو ملا صاحب اس شخص کی اس بات سے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے فلانے تم نے بہت برا کیا کہ یہ بات تم نے مجھ سے کی میں اپنا فیض کبھی بھی بند نہیں کرتا اس خصوصیت میں کسی کی بات نہیں سنتا میں جانتا ہو کہ یہ آدمی عالم ہونا چاہتا ہے اور اگر میں اس کے حق میں یہ بیرحمی کروتو کل میں شرم سار رہونگا وہ آدمی رسوا ہوا اور چلا گیا اور اس طالب کی طرف آپ کی توجہ اور زیادہ ہوئی اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا ظاہر ہوا وَاللّٰہُ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔

Marfat.com

ملا صاحب بونیر کا تذکرہ۔

فاضل اجل اور عالم باعمل ہے علوم کے تحصیل کے لئے سفر کئے اور مشاہیر وقت سے استفادہ کیا دنیا میں یگانہ ہو اور کافی مدت تک تدریس کی اور بہت شہرت حاصل کی آخر کشش محبت الہی نے گھیر لیا اور ماسوائے سے دل اٹھ گیا اور اپنے آپ کو پروانہ جمال جہان آرا بنایا مال ومنال کو چھوڑ دیا یار آشنا سے درگزر کیا بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور سر کو مراقبہ میں رکھ لیتا۔ ریاضت وزہد شروع کیا اور مزار فیض اثار کے قریب میں پڑا رہا ایک مخلص دوست اور عاشق باتحقیق ہے اور آپ کی روحانیات سے بہرور ہو اور بابا صاحب کے ساتھ حد درجہ محبت وشفقت پیدا ہوا کہ دوسری جگہ جانے کو دل نہیں چاہتا تھا قبلہ گاہ صاحب مرحوم ملا صاحب کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا تھا اور مرض الموت میں مجھے وصیت کیا تھا کہ اگر اخوند پنجو صاحب کی زیارت کو جاتے ہو تو ایک شخص ابرار واخیار میں سے کہ ملا صاحب بونیر مشہور ہے چھپے ہوئے اولیاء میں سے ہے وہاں اس کی دیدار کرو اور اس کی دیدار سے خوش ہو جاؤ۔ جب میں نے دیکھا تو بہت زیادہ پسند آیا اس اشخاص کا وجود غنیمت ہے اور ایسی اشخاص کی صحبت اکثر سعادت ہے

ابو الصفاء یُحِبُّ الْاَوْلِیَاءَ وَ مَنْ یُحِبُّهُمْ بِخُلُوْصِ الْاِعْتِقَادَاتِ

برات غیبی کا ذکر کہ آپ کے روضہ سے عطاء ہوئی

یہ مسلمہ امر ہے کہ حضرات اولیاء کرام باذن اللہ صاحب حل وعقد اور متصرف امور عالم میں اور تصرفات غوث وفات کے بعد ان کی زندگی کی طرح ہوتی ہیں جن پر وہ مہربان ہو جاتے ہیں ان کی حال پر توجہ کر لیتے ہیں اور ان کو مراتب عالیہ تک پہنچا دیتے ہیں لیکن کہ کوئی ان کے استعداد کے مطابق بقدر نصیب وخلوص اعتقاد آپ جناب سے فیض

Marfat.com

یاب ہو جاتے ہیں اور جو آپ کی کرامات سے بسبب سیاہ بختی سے انکار کر لیتے ہیں اور آپ کے فیض سے محروم رہ جاتے ہیں بندہ خود بہت سے اولیاء کرام سے مشرف ہوا ہے اور ہر ایک کے تصرفات میں نے مشاہدہ کئے ہیں ۔ 1303 ھ میں اجمیر شریف میں مزار فیض آثار حضرت خواجہ بزرگوار شیخ المشائخ سلطان الصند حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری کے قرب کئی بار معتکف اور مقیم رہا ہوں میں نے سنا ہے کہ حضرت خواجہ بہت سے لوگوں کو چھٹ غیبی دیتا ہے اور وہ اپنے غریبی اور افلاسی سے خلاصی پا لیتے ہیں اگر وہ برات غیبی کوئی بد بخت بد بختی رد کر دیتا ہے تو قہر الٰہی اس کے مال اور جان پر نازل ہو جاتا ہے اور اس برات کا طریقہ یہ ہے کہ خواب میں جو سائل ہو اس کو فرماتا ہے کہ فلاں نواب یا راجہ یا سیٹھ کی طرف جاؤ وہ تمہیں یہ چیز دے گا اور جس نواب یا سیٹھ کی طرف یہ آدمی بھیج دیتا ہے اس کو بھی خواب میں یہی کہتا ہے ساعت اور تعداد روپیہ ان دو اشخاص کے درمیان ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کو پہچانتا بھی ہے کہ وہ رقم اس وقت ہمیانہ میں رکھ کر اس شخص کا انتظار کر لیتا ہے جب وہ سائل اس کے سامنے پیش ہوتا ہے بغیر توقف و اظہار حاجت اس کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ تعمیل اپنے حق میں ایک سعادت عظمٰی خیال کرتے ہیں میں نے جب متولی درگاہ دیوان جی خواجہ غیاث الدین خواجہ بزرگوار کی اولاد میں سے ہے اس بات کی تحقیق کی تمام نے تصدیق کر دی ان ایام میں میں نے خواجہ بزرگوار کے مناقب میں ایک کتاب لکھی تھی اس میں بسیار قصائد عربیہ و فارسیہ درج کئے تھیں اور میں نے چاہا کہ اس کتاب میں برات غیبی کا ذکر بھی کروں میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ اگر خواجہ صاحب ایک برات مجھے بھی عطا کر دے تو کتنا اچھا ہوگا اس خیال میں خواب کے لئے گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حسب عادت قدیم میں مزار حضرت اخوند پنجو بابا اکبر پورہ گیا ہوں صحن میں چار اشخاص نورانی شکل نے حلقہ بنایا ہے اور مراقبے میں ہیں جب میں ان کے قریب پہنچا ان میں سے ایک صاحب جو عمر رسیدہ اور

Marfat.com

نورانی تھا میری طرف متوجہ ہوا تو بہت زیادہ مہربانی سے افغانی زبان میں مجھ سے پوچھا کہ تم وہی مولوی ہو کہ خواجہ صاحب کے مناقب لکھے ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت صاحب آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا جب آپ وہاں سے اٹھے تو میں نے ان کے متعلق ان کے ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرت اخوند پنجو بابا اکبر پورہ ہیں میں ان کے دیدار سے زیادہ خوش ہوا اور خدا کا شکر میں نے بجالایا جب میں بیدار ہوا خو میں نے اپنے آپ کو اجمیر شریف کے حجرہ میں دیکھا اس سے میں نے معلوم کیا کہ خواجہ صاحب سلطان الہند ہے البتہ سفارش میرا بادشاہ ملک کو کیا ہے کہ اس کی توجہ میری طرف پیدا ہو جائے لیکن میں نہیں سمجھا کہ یہ تمہید مدعا کا ہے اس واقعہ کے تین سال بعد جب کہ میرے چودہ برس طالب علمی اور سیاحت میں گزر چکے تھے اور اکبر پورہ میں نیچے سرکر کے آیا اور اقامت اختیار کی اور عالم تعلقات میں قدم رکھا چونکہ میں نے کتابوں کے بغیر کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کیا تھا تو اپنے خالی دامنی پر افسوس کیا اور بہت زیادہ میرا دل خفہ ہوا تو میں نے خیال کیا کہ اگر خواجہ اجمیر صاحب ایک برات مجھے بھی عنایت فرمادیں تو حالاً میرا کام آجائے گا اس فکر میں تھا کہ خواب میں اخوند پنجو صاحبؒ کی زیارت پر گیا جب میں مرقد منور پر پہنچا تو ایک نورانی شخص کو میں نے دیکھا کہ مشرق کی طرف متوجہ ہے اور مرقد پر بیٹھا ہوا ہے کچھ پڑھتا ہے تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ صاحب اخوند پنجو صاحب نہیں جس کو میں نے دیکھا تھا شاید کہ کونسا خلیفہ ہے کیونکہ وہ صاحب جس کو میں نے دیکھا تھا بوڑھا تھا اور یہ جوان ہے معلوم ہوتا ہے اور آج شب ادینہ ہے اور چنانچہ مشہور ہے اور شاید کہ آنجناب اب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت سے مشرف ہوا ہوگا میں اس تصور اور فکر میں تھا کہ اس صاحب نے مجھ سے ہندوستانی زبان میں فرمایا کہ بابا کیا مانگتے ہو میں نے کہا کہ مجھے روپیہ چاہئے کیونکہ میں بہت مفلس ہوا ہوں اس نے کہا کہ اگر روپیہ کو پالے تو کیا شکرانہ دو نگے میں نے کہا

Marfat.com

کہ جو پرانا طریقہ ہے اس نے پوچھا کتنا دو گے؟ میں نے کہا کہ پانچ سکے چاندی کے۔ اس نے کہا کہ بہت اچھا جاؤ آدمی سیڑھی پر کھڑا ہے وہ تمہیں برات ڈے گا اس کو لے لو اور خرچ کرو جب میں برآمدہ سے سیڑھی کے ذریعہ مزار کو پہنچا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی منتظر میرا انتظار کر رہا ہے اور درمیانہ قد گندمی رنگ خاکسار سادہ شکل ہے اس نے مجھے دیکھا اور میرے پاس آیا تسبیح جو کہ ستر دانوں پر مشتمل تھی میرے ہاتھ میں دے کر افغانی زبان میں کہا کہ تعداد میں روپیہ تمہیں ہر مہینہ ملے گا میں نے کہا کہ کب؟ اس نے کہا کہ تین ماہ بعد جمعہ کے دن کے بعد میں نے پھر پوچھا کہ کہاں سے اس نے مشرق کی طرف اشارہ کیا وہاں سے میں روانہ ہو چند قدم میں آگے گیا اسی احاطہ میں مزار کے پاؤں کی طرف ایک نوجوان چابک ایرانی وضع خوش منش چہرہ آیا اور فارسی میں کہا کہ بابا کہ کیا چاہتے ہو تو میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ برات مجھے کہاں سے وصول ہوگا اس نے کہا کہ آؤ کہ میں تمہیں نشان دو مینار جو کھڑا ہے ایک مشت خاک زمین سے اٹھایا اور اس پر کچھ دم کیا میں نے کہا کہ اس پر کیا کرتے ہو اس نے کہا کہ اس کو اڑاتا ہوں کہ نیچے سے خزانہ نکل آئے جب وہ خاک اڑایا تو وہ مینار غبار ہوا اور ہوا پر اڑ گیا اور آنکھوں سے غائب ہوا۔ میں نے تعجب کیا صبح کا وقت قریب تھا میں اٹھا نماز کے بعد گھر لوٹا رات کا واقعہ اپنے والد کو بیان کیا اس اثناء میں کسی نے ہمارے دروازے پر دستک دی میں نے اپنے بھائی سلطان سید احمد کبیر کو بھیجا کہ دیکھو کون ہے جب وہ واپس آیا عظیم گل نامی ڈاکی خضر زئی کا تھا بڑا لفافہ اس کے ہاتھ میں تھا مجھے دے دیا تو لاہور کے ایک افسر نے مجھے لکھا تھا کہ تجھے ستر روپے ماہانہ میں نے مقرر کی اور وہ آپ کو راولپنڈی سے ملے گا جلدی سے روانہ ہو جاؤ میں نے کہا کہ بابا خواب کا واقعہ درست ثابت ہوا برات میرا صحیح ہوا جب میں نے خیال کیا کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور پورے تین ماہ میرے درخواست کے ہوئے تھے کہ یہ حکم جواب میں موصول ہوا لیکن ابھی تک اس منارہ کے اڑنا میں نہیں سمجھا

Marfat.com

جب میں راولپنڈی پہنچا معلوم ہوا کہ مولوی شیخ احمد نام افسر وہاں مرا ہوا تھا اور مجھے اس کی جگہ پر مقرر کیا تھا میں نے تعجب کیا اور دل میں کہا
ایں کہ می بینم بہ بیداری است یارب یا بخواب
الغرض یہ وظیفہ مجھے ابھی تک کہ پندرہ سال ہوئے برابر مجھے پہنچتا رہتا ہے اور آج جب میں نے یہ کتاب ختم کی مجھے ترقی کا حکم ملا۔

تتمہ کرامات اولیاء اللہ کے بارے میں

یہ چند کرامات اولیاء کہ مخدوم شیخ علی ہجویریؒ نے کتاب کشف المحجوب میں بیان کی تبرک کے طور پر یہاں درج کیا جاتا ہے۔

1- حضرت رسول خدا ﷺ نے علا بن خضر کو غذا کے لئے بھیجا راستے میں دریا فرات سامنے درپیش ہوا اس نے اس پر قدم رکھا اور تمام نے دریا پار کیا اور کسی کا پاؤں تر نہ ہوا۔

2- عبداللہ بن عمر کے متعلق مشہور ہے کہ کسی راستے پر وہ جا رہا تھا ایک گروہ کو دیکھا کہ راستے میں کھڑا ایک شیر نے ان کا راستہ بند کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا اے کتے راستہ دو تا کہ ہم گزر جائے شیر اٹھا اور اس کے لئے عاجزی سے پیش آیا انہوں نے راستہ طے کیا۔

3- ابراہیم بن ادھم نے کہا کہ میں ایک چرواہے کے پاس گیا اور اس سے پانی مانگا تو اس نے عصا پتھر پر مارا پانی خوش و پاکیزہ اس پتھر سے نکل آیا اور میں نے اسی پر تعجب کی اس نے کہا کہ تعجب کی کوئی بات نہیں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا تابعدار ہو جائے تو عالم اس کی تابعدار بن جاتے ہیں۔

4- ابراہیم سے روایت ہے کہ ابتداء عمر میں ابو مسلم مغربی کی زیارت کا قصد میں نے کیا جب میں مسجد میں داخل ہوا تو وہ امانت کر رہا تھا اور الحمد للہ غلط پڑھ رہا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے فضول وقت ضائع کی تو وہ رات میں نے وہاں گزاری دوسرے دن طہارت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا کہ تا کہ میں فرات کے کنارے جا کر وضوء کرلو۔ راستے میں ایک شیر سویا ہوا تھا تو میں واپس ہوا تو شیر بھی میرے قدم پر آیا جب میں نے دیکھا تو آواز دی اور میں عاجز رہا

Marfat.com

مسلم مغربی اپنی عبادت گاہ سے نکل آیا جب شہر نے اس کو دیکھا تو عاجزی سے پیش آیا اسنے اس کو گوش سے پکڑ کر کہا کہ اے خدا کے کتے میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ مہمانوں کے ساتھ کوئی کام نہ رکھ۔

5- ایک دن میں اور شیخ ابوالفضل ختلی رضی اللہ عنہ بیت الجن سے ارادہ دمشق کا کیا بارش آئی اور ہم بڑی دشواری سے جا رہے تھے شیخ کو میں نے جب دیکھا تو اس کے نعلین اور لباس بالکل خشک تھا۔

6- حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے علی بن عثمان الجلابی کو ایک واقعے کا اتفاق پڑ گیا اور اس طریق کا حل مجھ پر دشوار ہوا تو میں نے شیخ ابوالقاسم گرگانی جو طوس میں تھے کو جانے کا ارادہ کیا اس کو میں نے اس کی مسجد میں پایا اور وہ بعینہ یہ واقعہ ایک ستون کو فرما رہا تھا تو اس کال یعنی جواب میں نے پالیا میں نے کہا کہ اے شیخ یہ تم نے کہاں سے مطلع ہو کر کہنا شروع کیا اس نے کہا کہ اے بچہ اس ستون کو اللہ تعالیٰ نے گویا کیا اور اس وقت اس ستون نے مجھ سے بھی سوال کیا۔

7- فرغانہ میں ایک گاؤں ہے جس کو سلاتک کہا جاتا ہے اس گاؤں میں ایک پیر اوتار الاض تھا اور اس کو بابا عمر کہا جاتا تھا اور اس علاقہ کے درویش اور مشائخ اس کو بابا کہتے تھے اور اس کے پاس ایک بوڑھی تھی جس کا نام فاطمہ تھا تو اس بابا کی زیارت کا میں ننے ارادہ کیا اور گند سے جب میں اس کے قریب گیا اس نے کہا کہ کیوں آگے ہو میں نے کہا کہ پیر صاحب اس کی حال پر میں دیکھو اور وہ مجھ پر نظر کرے شفقت کے ساتھ اس نے کہا کہ اے بچہ میں فلان روز سے دیکھ رہا ہوں اور اتنا زمانہ مجھ سے غائب نہیں ہو جب میں نے دن اور سالوں کو شمار کیا تو وہ دن میرے توبے کا تھا کہا اے بچہ کہ مسافت کو سپرد کرنا یہ بچوں کا کام ہے اس زیارت کے ہمت کر کہ ایک گرامی شخص یہ نہ کر سکے کہ جس کی زیارت کرنے اور اس کی ارواح کی جماعت کے حاضری میں کوئی چیز معلق نہ ہو۔ پھر کہا کہ اے فاطمہ جو تمہاری پاس ہے وہ لاؤ کہ یہ فقر کھالے ایک طبق تازہ انگور کا سے آ ؤ

Marfat.com

وہ وقت تازہ انگوروں کا نہ تھا اور فرغانہ میں اس کا ملنا مشکل تھا۔
8- ایک دن میں اکیلا شیخ ابو سعید رضی اللہ عنہ قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا ایک سفید کبوتر کو میں نے دیکھا کہ وہ کبوتر آئی اور میرے کمر بند میں داخل ہوئی جو کہ قبر پر پڑا ہوا تھا میں نے سوچا کہ کہا چلی گئی جب میں اٹھا اور خیال کیا تو کمر بند میں کوئی چیز نہ تھی دوسرے دن پھر میں نے دیکھا اور اس معاملہ میں تعجب کیا یہاں تک کہ ایک رات میں نے اس بزرگ کو خواب میں دیکھا اور اس واقعہ کے متعلق اس سے پوچھا اس نے کہا کہ وہ کبوتر میرے معاملہ کی صفائی تھی کہ ہر روز قبر میں میرے ہم نشینی کے لئے حاضر ہوتی ہے۔

بیان ولی اور ولایت

ولایت تصرف اور امارت کے معنیٰ میں ہے اور ولی فعیل کے وزن پر ہے اور اولیاء کو والیان ملک اور متصرخان عالم مانے جاتے ہیں کوئی زمانہ ان کی وجود سے خالی نہیں زمانہ حال سے قیامت تک۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کا قول مبارک ہے۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلیٰ الْخَیْرِ حَتّٰی تَقُوْمُ السَّاعَۃُ ○

ترجمہ: ہمیشہ ایک گروہ میری امت خیر پر ہوگا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو۔ دوسری حدیث شریف میں ہے **لَا یَزَالُ اُمَّتِیْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً عَلیٰ خُلْقِ اِبْرَاھِیْمَ** ترجمہ ہمیشہ میری امت میں چالیس آدمی ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق پر ہونگے۔ چہار ہزار ان میں سے مکتومان ہیں اور ان کی ہر ال لوگوں سے پوشیدہ ہوتا ہے اور اخبار کے متعلق بھی روایات وارد ہیں اور جو اہل حل وعقد ہیں اور سرہنگان حق تین سو ہیں کہ ان کو اخبار کہا جاتا ہے اور دوسرے چالیس کو ابدال کہا جاتا ہے اور سات اور ہیں جن کو ابرار کہا جاتا ہے اور چار دوسرے ہیں جن کو اوتاد کہا جاتا ہے اور ان میں سے تین

Marfat.com

دوسرے ہیں جن کو نقیب سے یاد کئے جاتے ہیں اور ایک اور ہے جس کو قطب کہا جاتا ہے اور غوث مانا جاتا ہے اور یہ تمام ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور ایک دوسرے کے اذن کے محتاج ہوتے ہیں ابو علی جرجانی کہتے ہیں کہ **اَلْوَلِیُّ ھُوَالْفَانِیُ فِیْ حَالِہٖ وَالْبَاقِیْ فِی مُشَاھِدَۃِ الْحَقِّ لَمْ یَکُنْ لَہٗ عَنْ نَفْسِہٖ اَخْبَار وَالَا مَعَ غَیْرَ اللّٰہِ** ترجمہ: ولی وہ ہے اپنی حال سے فانی ہو اور مشاہدہ حق میں باقی ہو اس کو اسی کی نفس سے کوئی خبر نہ ہو اور نہ وہ غیر اللہ کے ساتھ ہو۔ جنید بغدادی کہتے ہیں الولی لا یکون لہ خوف وقیل الولی قد یکون س مستورا ولا یکون مشہورا ترجمہ ولی کے لئے کوئی ڈر نہیں اور کسی نے کہا یہ بھی ہے کہ کبھی وہ چھپا ہوا ہوتا ہے اور وہ مشہور نہیں ہوتا۔

بایزید بسطامی فرماتے ھیں اَلْوَلِیُّ ھُوالصَّابِرُ تَحْتَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ

ولی امر و نہی پر صابر رہتا ہے ولی کے لئے علم ضروری ہے اور جاہل ہرگز ولی نہیں ہوسکتا **لَنْ یَّتَّخِذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاہِلًا** ہرگز اللہ نے جاہل کو ولی نہیں بنایا ہے ولی کے لئے لازم ہے کہ زیادہ متشرع ہو اور بے ادب و بیباک نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ بایزید نے سنا کہ فلاں شہر میں ولی ہے دیکھنے کا ارادہ کیا جب وہ مسجد کو پہنچا وہ گھر سے نکل آیا اور مسجد میں قبلہ کی طرف منہ کا پانی گرادیا بایزید واپس ہوا کہ یہ بے ادب ہے ایک دفعہ ایک آدمی ابوسعید کے پاس مسجد میں آیا اور مسجد میں بایاں پاؤں پہلے رکھ دیا پس آپ نے فرمایا اس شخص کو واپس کردو کہ یہ بے ادب ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ جو ولی ہوا تو خدمت سے بیزار ہوا یہ محض گمراہی و ضلالت ہے جان لو کہ ولی پر ظہور کرامت جائز ہے اور کرامت ولی کی صداقت کی نشانی ہے اور جھوٹے پر اس کا اظہار روا نہیں سہل عبد اللہ تستری وابوسلیمان وغیرہ اہل حقائق نے فرمایا ہے کہ ولایت کی شرط طاعت پر مداومت ہے اور جب کبیرہ گناہ ولی کے دل پر گزر جائے تو وہ ولایت سے معزول ہو جاتا ہے اور اولیاء کو

Marfat.com

کرامت پر اختیار نہیں یعنی کبھی وہ کرامت کا ظہور چاہتا ہے لیکن نہیں ہوتا اور کبھی نہیں چاہتا لیکن ظہور ہو جاتا ہے مقام صحو میں اولیاء کا درجہ عوام کا ہوتا ہے اور مقام سکر میں درجہ خاصان کا ہوتا ہے ایک دن حارث کو غیبی مکاشفہ ہوا اس نے کہا عَرَفْتُ نَفْسِیْ عَنِ الدُّنْیَا فَاسْتَوٰی عِنْدِیْ حَجَرُھَا وَذَھَبُھَا وَفِضَّتُھَا وَمَدَرُھَا میں نے اپنا نفس کو پہچانا دنیا سے تو میرے نزدیک برابر ہے اس کے محلات اور سونا چاندی اور ڈھیلے۔ دوسرے دن اس نے دیکھا کہ خرما کے ساتھ کام کر رہا تھا کسی نے کہا کہ اے حارث کیا کرتے ہو اس نے کہا کہ طلب معاش کرتا ہوں کیونکہ اس سے چارہ نہیں پس اس وقت وہ حالت تھی اور اس وقت یہ حالت تھی میں نے استاد ابوالقسم قشیوی سے سنا ہے وہ فرماتے کہ ایک وقت ایک اڑنے والے سے میں نے پوچھا تو اس نے ابتدائی حال بیان کی کہ پہلے مجھے گھر میں پتھر کی ضرورت تھی اور ایک وقت سر غش میں یہ بھی آیا کہ میں جو بھی پتھر پکڑ لیتا وہ جوہر بن جاتا۔ فقط کتاب کی اختتام ربیع الثانی 1321ھ شہر لاہور میں ہوا اور ترجمہ کی اختتام بروز جمعہ بوقت ساڑھے پانچ بجے شام 2 ربیع الثانی 1420ھ بمطابق 16 جولائی 1999ء کو بخیر و عافیت کو ہوا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مترجم: میاں ظاہر شاہ قادری
مدین سوات 14 جولائی 1999ء
بروز جمعہ 2 ربیع الثانی 1420ھ

نوٹ

ولی کی کرامت ولی کی اختیار میں ہونا ثابت ہے اور معجزہ نبی کی اختیار میں ثابت ہے کیونکہ جتنی کرامات و معجزات قرآن مقدس و احادیث نبویہ اور کتب مقدسہ اسلامیہ میں ذکر ہیں تمام کے تمام اختیاری ہے مثلاً قرآن مقدس میں آصف بن برخیا کی کرامت ذکر ہے کہ برضیائے حضرت سلیمان علیہ اسلام کو کہا آنا اسلک قبل ان یرتد الیک

Marfat.com

طرفِ عینی میں آنکھ جھپک سے پہلے یہ تخت لاؤنگا یہ اختیاری ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مادرزاد اندھوں کو بینا اور برص والے کو ٹھیک کرتا ہوں۔ اس میں معجزہ اختیار سے ہے کہ میں یہ کام کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے انبیا اور اولیاء کو یہ طاقت اور اختیار دیا ہے جب چاہے اللہ ان کے ہاتھوں سے ظاہر کر لیتا ہے۔

میاں ظاہر شاہ قادری

Marfat.com

سلیس انداز میں خلاصہ کیدانی کی شرح المسمیٰ

تشریحات ظاہریہ

شرح وترجمہ

خلاصہ کیدانیہ

مترجم وشارح: میاں ظاہر شاہ حنفی قادری
ایم اے اسلامیات

تحقیقات اسلامیہ صوبہ سرحد

Marfat.com

اخون درویزہ بابا رح

اخون درویزہ بابا کے متعلق مذہبی، تاریخی، علمی وادبی واقعات کا انسائیکلوپیڈیا

مولف

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات مولوی فاضل، منشی فاضل، فاضل تنظیم المدارس۔ فاضل درس نظامی [illegible]

مقدمہ: ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم MA. Phd.

تاثرات: ڈاکٹر حافظ عبدالغفور MA. Phd.

ناشر

مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد

۱۵۰ روپے

Marfat.com

فہرست کتب یہ

جن کے بغیر کوئی لائبریری بھی مکمل نہیں ہو سکتی۔

- فیضانِ علی .. ___ ۱۳۰ روپے
- سیرت مصطفیٰ .. ___ ۴۰ "
- روحِ کائنات .. ___ ۴۰ "
- غوثِ کائنات .. ___ ۸۰ "
- مکائدِ عثمانی .. ___ ۳۰ "
- تبلیغی جماعت علما کی نظر میں .. ___ ۳۵ "
- ولایت و کرامت .. ___ ۴۰ "
- تجلیاتِ غفوریہ ___ ۲۰ "
- عشق رسول .. ___ ۱۵ "
- تبلیغ .. ___ ۲۰ "
- ۷۳ فرقے .. ___ ۲۵ "
- باطل فرقوں کی پہچان ___ ۳۰ "
- سیرت غوثِ اعظم ___ ۲۰ "
- تعظیمِ مصطفیٰ .. ___ ۲۰ "
- مزاراتِ مقدسہ پر گنبد بنانا .. ___ ۲۰ "
- دعوتِ غور و فکر .. ___ ۱۰ "
- مسنون دعائیں و ارشادات .. ___ ۱۰ "
- دعا بعد نمازِ جنازہ .. ___ ۲۰ "
- الصواعق ربانیہ .. ___ ۲۰ "
- منع الاشارات .. ___ ۲۰ "

- نظامِ خلافت . ___ ۱۵ روپے
- اعلیحضرت صداقت کے آئینہ میں .. ___ ۲۰ "
- دعا بعد السنن والنوافل .. ___ ۲۰ "
- الدرر السنیہ پشتو .. ___ ۲۰ "
- اظہارِ حق پشتو .. ___ ۲۵ "
- شرعی پردہ .. ___ ۱۵ "
- المسئلۃ البیضاء .. ___ ۱۰ "
- حیاتِ خضر .. ___ ۱۰ "
- احسن البیان .. ___ ۲۰ "
- اذان سے قبل و بعد درود و سلام .. ___ ۳۰ "
- معجزات عقل و استدلال کی روشنی میں ___ ۱۲ "
- انوارِ محمود .. ___ ۲۵ "
- ڈاڑھی .. ___ ۱۵ "
- عصمتِ انبیاء .. ___ ۲۵ "
- شاہدِ کائنات .. ___ ۲۵ "
- نام اقدس پر انگوٹھے چومنا .. ___ ۱۵ "
- اورادِ غوثیہ .. ___ ۲۰ "
- سیف التقلید .. ___ ۲۵ "
- الجہاد پشتو .. ___ ۳۰ "
- ضیاء الصدور .. ___ ۲۵ "

دارالاخلاص دکان نمبر 3-4 صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
Ph: 2567539

Marfat.com

Marfat.com

فہرستِ کتب

جن کے بغیر کوئی لائبریری بھی مکمل نہیں ہوسکتی

فیضانِ علی ۔ — ۱۲۰ روپے	نظامِ خلافت ۔ — ۱۵ روپے
سیرتِ مصطفےٰ ۔ — ۳۰ ″	اعلیٰحضرت صداقت کے آئینہ میں ۔ — ۱۵ ″
رُوحِ کائنات ۔ — ۳۰ ″	دعا بعد السنن والنوافل ۔ — ۱۵ ″
مکاتبِ عثمانی ۔ — ۳۰ ″	الدرر السنیہ پشتو ۔ — ۱۵ ″
تبلیغی جماعت ملک کا نظریہ — ۳۵ ″	اظہارِ حق پشتو ۔ — ۲۰ ″
ولایت و کرامت ۔ — ۲۰ ″	شرعی پردہ ۔ — ″
تجلیاتِ غوثیہ ۔ — ۱۵ ″	المسئلۃ البیضاء ۔ — ۸ ″
عشقِ رسول ۔ — ۱۰ ″	حیاتِ خضر ۔ — ۶ ″
تبلیغ ۔ — ۱۰ ″	احسن البیان ۔ — ″
تبلیغی جماعت پر ایک نظر ۔ — ۶ ″	اذان سے قبل و بعد درود و سلام ۔ — ۲۵ ″
۷۳ فرقے ۔ — ۱۵ ″	معجزاتِ عقل و استدلال کی روشنی میں ۔ — ″
باطل فرقوں کی پہچان ۔ — ۲۵ ″	انوارِ محمود ۔ — ″
سیرتِ غوث الاعظم ۔ — ۱۰ ″	داڑھی ۔ — ۱ ″
معراجِ مصطفےٰ ۔ — ۱۰ ″	عصمتِ انبیاء ۔ — ۱۵ ″
تعظیمِ مصطفےٰ ۔ — ۱۲ ″	شاہدِ کائنات ۔ — ۱۲ ″
مزاراتِ مقدسہ پر گنبد بنانا ۔ — ۱۰ ″	نامِ اقدس پر انگوٹھے چومنا ۔ — ۱۲ ″
دعوتِ غور و فکر ۔ — ۶ ″	اورادِ غوثیہ ۔ — ۱۵ ″
مسنون دعائیں و ارشادات ۔ — ۶ ″	سیف التقلید ۔ — ۱۲ ″
دعا بعد نمازِ جنازہ ۔ — ۱۰ ″	الجہاد پشتو ۔ — ۵
الصواعق الربانیہ ۔ — ۱۵ ″	
منع الاشارات ۔ — ۱۰ ″	

ملنے کا پتہ :- مکتبہ غوثیہ

5186

Marfat.com